تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق

مصنف:

سلیم اللہ جندران

ناشر:

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی - پاکستان)

25-جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، پوسٹ بکس نمبر-7324، جی پی او صدر، کراچی-74400، اسلامی جمہوریہ پاکستان

فون: 2725150-21-92+ فیکس: 2732369-21-92+

ای میل: imamahmadraza@gmail.com ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

Marfat.com

Marfat.com

تعلیمی افکارِ رضا
پر تحقیق

سلیم اللہ جندران

ناشر
ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل
کراچی، پاکستان
www.imamahmadraza.net

Marfat.com

تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق

قومی اور بین الاقوامی سطح پر امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام کا اجمالی مطالعہ

ایک تاثراتی و موضوعاتی اشاریہ

مطالعہ رضویات کی ایک نئی جہت ۔۔۔۔ امام احمد رضا خان اور علم التعلیم

تعلیمی رضویات کی ترویج وارتقاء کی تاریخ ۱۹۸۰ء تا حال

تصنیف:

سلیم اللہ جندران، پی۔ایچ۔ڈی سکالر (ایجوکیشن)

انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

ایم اے (انگلش)، ایم۔ایڈ (پنجاب یونیورسٹی، لاہور)

ایم اے، ٹیچنگ آف انگلش (فارن لینگوایج) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ ہیں۔

IARIRI NO.

SUJ / 2009-150

عنوان	....	تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق
تصنیف	....	سلیم اللہ جندران
صفحات	....	176
اشاعت	....	باراول۔محرم الحرام ۱۴۳۰ھ/جنوری ۲۰۰۹ء
تعداد	....	ایک ہزار
قیمت	....	150 روپے (بیرون ملک:10$)

ناشر

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل

۲۵۔جاپان مینشن، رضا (ریگل) چوک، صدر، کراچی،

اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

فون: 2725150-21-92+ فیکس: 2732369-21-92+

موبائل:0300-2646296،0322-2175095

ای۔میل: imamahmadraza@gmail.com

ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

اسلام آباد برانچ:D-44/4، اسٹریٹ 38، سیکٹر F-6/1، اسلام آباد

فون:2825587-51-92+

Marfat.com

انتساب:

بحضور

معلّمِ کائنات محسنِ انسانیّت
محمد مصطفٰے علیہ الصّلٰوۃ والثناء

ایسا اُمّی کس لئے منّت کشِ استاد ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرَاْ رَبُّکَ الْاَکْرَمْ نہیں

(رضاؔ)

Marfat.com

عرض ناشر

انسانیت کی فلاح و بہبود اور امّت مسلمہ کی ہمہ جہت ترقی وخوشحالی کے لیے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی (پاکستان) ربع صدی (۱۹۸۰ء) سے امام احمد رضا خان کی دینی، ادبی اور سائنسی تصنیفات و تالیفات کو شائع کرنے اور بزمِ علم وفن تک پہنچانے کے لیے مصروفِ عمل ہے۔ ادارہ نے اب تک امام احمد رضا خان کی ۲۵ سے زائد تصنیفات و تالیفات شائع کی ہیں۔ اردو/عربی/ فارسی/ انگریزی/سندھی زبانوں میں امام احمد رضا خان کی علمی تحقیقات وخدمات کے حوالہ سے تقریباً سو(۱۰۰) کے قریب مقالات وکتب ادارہ ہذا کو طبع کرنے اور تقسیم کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ سالانہ ریسرچ جرنل معارف رضا (اردو) ۲۷ عدد، سالانہ ریسرچ جرنل معارفِ رضا (انگریزی) ۵ عدد، سالانہ ریسرچ جرنل معارف رضا (عربی) ۵ عدد ادارہ اب تک پیش کر چکا ہے۔ ادارہ نے گزشتہ ۲۷ سال سے تسلسل کے ساتھ سالانہ احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنسز کے موقع پر معروف علمی شخصیات کے تحقیقی مقالات کی پیشکش کا بھی اہتمام کر رکھا ہے۔ ادارہ کی ان مذکورہ بالا مطبوعات اور تحقیقی مقالات نے امام احمد رضا خان کی اسلامی فکر کو فروغِ علم کی تحریک میں جہاں دنیا کی مختلف جامعات سے ۲۲ ڈاکٹریٹ کے مقالہ جات اور ۸ ایم فل کے مقالہ جات کی تکمیل میں معاونت فراہم کی ہے وہاں مطالعہ رضویات کو ایک نوخیز شعبۂ تعلیم کی حیثیت سے اجاگر کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ فروغِ علم اور ترسیل علم کا یہ سفر ہنوز جاری ہے۔ مطالعۂ

Marfat.com

رضویات سے متعلقہ گیارہ ڈاکٹریٹ کے مقالہ جات ابھی زیر تکمیل ہیں۔ مصنفین، محققین امام احمد رضا خان کے اسلامی علمی ورثہ سے جس قدر زیادہ آشنا ہوتے جاتے ہیں اسی قدر فلاح انسانیت کے لیے فکرِ رضا کی نئی نئی جہتیں منظر عام پر آ رہی ہیں۔

گزشتہ چند سالوں سے سلیم اللہ جندران پی۔ایچ۔ڈی سکالر امام احمد رضا خان کے اسلامی تعلیمی افکار سے اہل علم اور ماہرین تعلیم کو آشنا کرنے کے لیے متعدد مقالات پیش کر چکے ہیں۔

تعلیم اور صحت کسی بھی قوم کی نشو ونما کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ امام احمد رضا خان نے ایک مسلم مفکرِ تعلیم کی حیثیت سے امت مسلمہ کی تعلیمی پسماندگی کے ازالہ کے لیے گراں مایہ نظریات پیش کیے ہیں۔ ان کے تعلیمی افکار عالمی افادیت کے حامل ہیں۔ سرکاری و نجی جامعات اور کلیات میں تعلیمی فکرِ رضا پر متعدد مقالات رقم کیے جا چکے ہیں۔ تعلیمی افکارِ رضا کے حوالہ سے متعدد جرائد و رسائل میں بھی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ سلیم اللہ جندران نے "تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق" کے عنوان سے اس سمت ہونے والے تحقیقی کام کو اب ایک موضوعاتی و مکاناتی اشاریہ (Subject & Site Index) کے تحت نہایت مربوط انداز میں پیش کر دیا ہے۔ تعلیمی افکارِ رضا پر ایڈوانسڈ ریسرچ سٹڈی کے لیے پی۔ایچ۔ڈی سکالر سلیم اللہ جندران کی یہ تصنیف و تحقیق ایک ریفرنس بک کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں امام احمد رضا کی پیش کردہ اسلامی تعلیمی فکر سے متعلقہ بنیادی و ثانوی ماخذوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ ان ماخذوں سے رہنمائی حاصل کر کے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی عین روح کے مطابق مطلوبہ

Marfat.com

اسلامی نظامِ تعلیم کی تشکیل کی جا سکتی ہے۔ مستقبل کے محققین اور پالیسی ساز ادارے اگر ان مآخذوں سے استفادہ کر کے قومی تعلیمی پالیسی تیار کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے لیے تہذیبی، ثقافتی اور عصری تقاضوں کے پیش نظر مؤثر و مددگار ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر ادارہ نے سالانہ امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس منعقدہ ۱۶ر صفر المظفر ۱۴۲۹ھ/۲۳ فروری ۲۰۰۸ء بمقام سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی کے موقع پر اسے شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ادارہ ریسرچ سکالر سلیم اللہ جندران کی اس علمی خدمت پر انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور ان کی صحت و سلامتی اور دنیاوی و اخروی کامیابی اور بلندیٔ درجات کے لیے صمیم قلب سے دعا گو ہے!

وجاہت رسول قادری

صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی (پاکستان)

Marfat.com

اظہارِ تشکّر

سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اقدس ہے:

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ ط

''جس نے لوگوں کا شکریہ نہ ادا کیا وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں''

ربّ ذوالجلال جلّ جلالہٗ کا بے شمار احسان ہے کہ اس ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ اس موجودہ کاوش کی تکمیل کی توفیق بخشی۔ میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی کا شکر گزار ہوں جن کی مسلسل تحریک و ترغیب اس تصنیف کی تکمیل کے سلسلہ میں بفضل خداوندی شاملِ حال رہی اور آج ادارہ کے تعاون سے ہی یہ کتاب متعلمین و معلمین اور ماہرین تعلیم تک پہنچ رہی ہے۔ امام احمد رضا خان کی اسلامی تعلیمی فکر کے فروغ وارتقاء کی خاطر صدرِ ادارہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، جنرل سیکرٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، جوائنٹ سیکرٹری پروفیسر دلاور خان صاحب کی کوششیں لائق تحسین ہیں۔

پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کے وہ تمام تعلیمی تحقیقی ادارے جہاں امام احمد رضا خان کی اسلامی تعلیمی فکر کی مناسبت سے تحقیقی کام ہوا ہے وہ بھی خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ معیارِ حق وصداقت وہی علم ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے لہٰذا جن اداروں نے بھی

Marfat.com

تحقیقی، تصنیفی، طباعتی سطح پر مشاہیر اسلام کی تعلیمات کے ابلاغ کے لیے خدمات انجام دی ہیں ربُّ العزت انہیں اجر وصلہ سے نوازے اور ان کی کوششوں کو فلاحِ انسانیت کی خاطر مقبولیت عطا فرمائے! (آمین)

وہ محترم مصنفین، محققین اور ممتحنین خصوصی مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اطاعت الٰہی اور حبِّ رسول ﷺ کے جذبہ سے سرشار تعلیمی فکرِ رضا کو موضوعِ سخن بنایا۔ اس تصنیف کا بنیادی مواد تو انہی کی خدمات ہیں جن کو یہاں مقامِ تحقیق، دورِ تحقیق، موضوعِ تحقیق، ہیئتِ تحقیق، رفتارِ تحقیق اور معیارِ تحقیق کے تناظر میں اجمالاً پیش کیا گیا ہے۔

مصنف کے لیے اُس کی تصنیف اُس کے بچے کی مانند ہوتی ہے جب کوئی بھی مصنف اپنی تصنیف کو عظمت اور مقبولیت پاتے دیکھتا ہے تو اسے خوشی و مسرت نصیب ہوتی ہے۔ تعلیمی تحقیقی اداروں میں سینکڑوں تحقیقی مقالات لکھے جاتے ہیں مگر ان کا ابلاغ یا استفادۂ عام بہت کم ہو پاتا ہے۔ کئی مقالات تکمیل کے بعد طاقوں میں بند ہی پڑے رہتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کتاب کی صورت میں تعلیمی فکرِ رضا پر کام کرنے والے محققین جب اپنے تحقیقی کام کا احیاء، تسلسل اور فروغ دیکھیں گے تو انہیں خوشی و مسرت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ سے دعا ہے کہ ان تمام احبابِ گرامی کو بہترین علمی و تحقیقی صلاحیتیں عطا ہوں اور انہیں اپنے مشاہیرِ اسلام کے علم و دانش کے مزید ابلاغ کی توفیق عطا ہو! یہی وہ سرمایہ ہے جس کی نسل در نسل ترسیل اسلامی تشخص کے احیاء اور ملی حریت کی بیداری کیلئے ضروری ہے۔

حصولِ علم کی موجودہ دہلیز تک پہنچنے کے لیے مجھے اپنے اساتذہ کرام کا ہمیشہ سایۂ

Marfat.com

شفقت میّسر رہا۔ سکول سے یونیورسٹی کے درودیوار تک رَہ میں جن جن علمی ہستیوں نے ضوفشانی عطا کی راقم ان سب کا نیازمند ہے اور اپنے قارئین کی بزم میں ان سب کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا گو ہے۔ امام احمد رضا خان کی تعلیمی فکر کا یہ ابتدائی پیغام ہے ''استاد کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مقدم رکھے اور جس نے اسے اچھا علم سکھایا اگرچہ ایک ہی حرف پڑھایا ہو اُس کے لیے تواضع کرے اور لائق نہیں کہ کسی وقت اس کی مدد سے باز رہے۔ اپنے استاد پر کسی کو ترجیح نہ دے۔ اگر ایسا کرے گا تو اُس نے اسلام کی رسیّوں سے ایک رسی کھول دی۔''

سکول سے یونیورسٹی تک بعض کلاس رومز میں بعض اساتذہ کرام ایسے بھی ملے جن کی تدریسی لگن اور اثر آفرین تدریس نے بڑے ہی نمایاں اثرات مرتّب کیے۔ ان میں سکول کے سائنس کے استاد محمد نذیر صاحب، ریاضی کے استاد (ایس وی ٹیچر) چوہدری محمد اسلم وڑائچ (مرحوم)، کالج کے انگریزی کے اساتذہ، اسسٹنٹ پروفیسرز شمشیر احمد گوندل، محمد شکیل خان صاحبان، ایم ایڈ کے استاد، اسسٹنٹ پروفیسر جناب محمد ارشد بندھیشہ صاحب اور ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب کے اساتذہ پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی خان، پروفیسر ڈاکٹر نیّر رضا زیدی اور پروفیسر ڈاکٹر مہر محمد سعید اختر صاحبان کے نام خصوصی طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

میرے محسن اساتذہ کرام کی فہرست میں ایک ممتاز نام!

جن کے حضور ہدیۂ تشکّر ادا کیے بغیر یہ نامۂ تشکّر مکمل نہیں ہوسکتا وہ ڈاکٹر محمد سعید شاہد (ایسوسی ایٹ پروفیسر، ادارہ تعلیم و تحقیق، جامعہ پنجاب، لاہور) ہیں۔ موصوف

Marfat.com

میرے ڈاکٹریٹ درجہ کے ریسرچ پروجیکٹ کے سپروائزر بھی ہیں۔ جس حسن و شائستگی، تواتر و تسلسل، باریک بینی اور کمال خندہ پیشانی سے موصوف میری نگرانی و رہنمائی فرما رہے ہیں وہ انہی کا خاصا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اس مسوّدہ کو ملاحظہ فرماتے ہوئے مجھے جو مبارکباد کا تحریری پیغام عنایت فرمایا اس سے میری بڑی حوصلہ افزائی ہوئی۔ راقم ان کی خصوصی نوازشات کا کھلے دِل سے معترف ہے۔ اور اُن کی خاطر خالقِ کائنات کے حضور نہایت عجز و انکساری سے دست بدعا ہے کہ انہیں بارگاہِ ایزدی سے ''ذریۃ طیبہ'' کی نعمت بھی عطا ہو! سمی الدعاذات کے ہاں کس شے کی کمی ہے! رحمٰن و رحیم اور قادرِ مطلق رب اپنے رحمۃ اللعالمین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ میری یہ التجا ان کے حق میں قبول فرمائے! (آمین)

اس کتاب کے مسودہ کی تیاری کا سلسلہ گاہے گاہے گزشتہ پانچ چھ سال سے جاری تھا۔ تصنیف و تالیف کے لیے گھر پر موافق وسازگار ماحول اور فرصت نصیب ہونا نعمت سے کم نہیں اس ضمن میں میرے والدِ گرامی محمد حسین صاحب انگلش ٹیچر اور میرے بھائیوں عظیم اللہ جندران، کلیم اللہ جندران، تسلیم اللہ جندران نے میری ہر ممکن ضرورت اور سہولت کا خیال رکھا۔ اہلیہ محترمہ نے بھی حتی المقدور ایثار و رواداری کا رویہ پیش کیا۔ سینہ میں موجزن جذبے اور دماغ میں رواں فکر و تحریک کو الفاظ کا جامہ پہنانے کے لیے مصنف کو جس پُرسکون ماحول کی ضرورت ہوتی ہے میرے والدین اور اہلِ خانہ نے اسے بہم پہنچایا ربُّ العزت انہیں صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیکی سے نوازے! (آمین)

Marfat.com

میرے قلمی مسوّدہ کو محترم دوست وسیم مصطفیٰ صاحب نے کمپوز کیا ان کی محنت قابلِ ستائش تھی۔ کمپوز شدہ مواد کی نظر ثانی اور ترتیب میں برادرِ مکرّم اسسٹنٹ پروفیسر مجیب احمد صاحب اور لیکچرار محمد افضل صاحب نے خوب معاونت فرمائی۔ ان کی خصوصی خدمات کا شکریہ ادا کیا جانا بھی ضروری ہے۔ خداوند قدوس انہیں بلندی درجات عطا فرمائے! (آمین)

سلیم اللہ جندران

Marfat.com

اداریہ

قوموں کی خوشحالی اور ترقی کا راز تعلیم میں مضمر ہے۔صحیح اور موزوں تعلیم (Right and sound education) کسی بھی معاشرے کے استحکام اور بقاء کیلئے بنیادی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے۔درست اور موثر نظام تعلیم کی تشکیل اور بحالی سے ہی کسی بھی ملک کی ترقی وخوشحالی کا خواب شرمندہ تعبیر کیا جاسکتا ہے۔امت مسلمہ کا آج سب سے اہم مسئلہ ''تعلیم کی پسماندگی'' ہے۔''تعلیم سب سے پہلے اور سب کیلئے''۔۔۔اس سلوگن پر آج ہمیں عمل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔امام احمد رضا خاں نے امت مسلمہ کی تعلیمی ترقی اور فلاح کیلئے گراں مایہ افکار پیش کئے ہیں اگر ان پر عمل کیا جائے تو تعلیمی ترقی کی منزل قریب تر ہوسکتی ہے۔آپ کے تعلیمی افکار پر عمل سے مروجہ تعلیمی خامیوں کا تدارک کیا جاسکتا ہے۔آپ کی تعلیمی فکر کے بنیادی نکات یہ ہیں کہ ''حصول علم کو دولت جمع کرنے کا ذریعہ نہ بنایا جائے کیونکہ رزق علم میں نہیں رزق تو رزّاق مطلق کے پاس ہے''۔''علم کے حصول کا بنیادی مقصد خدا رسی اور رسول شناسی ہونا چاہیے''۔آپ وضاحت کرتے ہیں کہ سائنس اور مفید علوم عقلیہ کی تحصیل مضائقہ نہیں مگر ہئیت اشیاء کی معرفت سے زیادہ خالق اشیاء کی معرفت ضروری ہے آج جو ہمارے تعلیمی نظام میں رجحان نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ تعلیم کے حصول کا بنیادی مقصد نوکری (ملازمت) بن کر رہ گیا ہے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو جب جاب نہیں مل پاتا تو معاشرتی انتشار حتی کہ خودکشی کے واقعات رونما ہوتے نظر آتے ہیں۔امام احمد رضا خان کی اس تعلیمی فکر کے فروغ

Marfat.com

سے معاشرتی استحکام کو فروغ ملے گا۔آپ اپنے فتاوٰی رضویہ میں بیان کرتے ہیں" تاجر تجارت، مزارع زراعت، اجیر اجارے غرض یہ شخص جس حالت میں ہے اسکے متعلق احکامِ شریعت سے واقف ہونا فرض عین ہے" یعنی آپ کے نزدیک وہ علم فرض عین ہے جو کسی استاد، ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، صنعتکار، صحافی کو اپنے پیشہ وارانہ فرائض کو دین اسلام کے احکام کی روشنی میں ادا کرنے کیلئے درکار ہے اگر تمام پیشوں سے متعلق علوم کی نصاب سازی کرتے وقت نصاب ساز ادارے یہ ترجیح پیش نظر رکھیں کہ نصاب میں ان مہارتوں کی ادائی کیلئے اسلامک گائیڈ لائنز کو بنیادی نصاب (Core-curriculium) کے طور پر شامل کردیں تو اس سے فارغ التحصیل افراد کے قول و فعل اور پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی میں انقلابی تبدیلی بپا ہوسکتی ہے،اس سے تمام پیشوں میں کرپشن سے نجات ملے گی۔کارکردگی پر بہتر اثرات منتقل ہونگے۔تعلیم میں ٹیوشن مافیاء سے نجات ملے گی۔استاد شاگرد کے شکستہ رشتہ کو پھر سے تقویت و تقدس نصیب ہوگا۔آپ (Need-Based Curriculum) یعنی افادیت پر مبنی نصاب کے حق میں بیان کرتے ہیں:۔"وہ بے سود تضیع اوقات تعلیمیں جن سے کچھ کام دین تو دین، دنیا میں بھی نہیں پڑتا صرف اس لئے رکھی گئی ہیں کہ لڑکے ایں وآں مہملات میں مشغول رہ کر دین سے غافل رہیں کہ ان میں حمیت دینی کا مادہ ہی پیدا نہ ہو وہ یہ جانیں ہی نہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہمارا دین کیا....؟"

تمام زبانوں سے متعلقہ علوم کی حیثیت آپ کے نزدیک آلاتی علوم (Instruments) کی سی ہے آپ کے نزدیک صرف نحو، گرامر کی تعلیم کا حصول فی نفسہ اصل مقصد نہیں بلکہ اصل مقصد کے حصول کے لئے ایک ذریعہ (Means) کی سی ہے اِن زبانوں

Marfat.com

پر عبور حاصل کر کے امت مسلمہ کی ثقافتِ اسلامیہ کو پوری دنیا تک لیجانا چاہیئے۔ زبانوں سے متعلقہ علوم کی تحصیل کو منزل (End) نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ انکو ذریعہ ترسیل بنا کر اعلیٰ مقاصد حاصل کرنے چاہئیں۔ تا کہ پوری دنیا میں عالمگیر اسلامی فکر ابھر کر سامنے آسکے۔

امام احمد رضا خان تدریسی عمل میں وقار، سکون اور خوشگوار ماحول کے متقاضی ہیں اس کی خاطر آپ اطاعت الٰہی اور محبت رسول ﷺ کا خوب پرچار کرتے ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں کہ ''امام احمد رضا خان کی شخصیت کا سب سے امتیازی وصف جوان کے دوسرے تمام فضائل و کمالات سے بڑھ کر ہے وہ جذبہ ''عشق رسول ﷺ ہے''۔ تعلیمی افکارِ رضا کی ترویج وارتقاء جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر محبت رسول ﷺ کا جذبہ زیادہ پروان چڑھے گا۔ اور یہ رحمت عالم ﷺ کی محبت تعلیمی ماحول سے تشدد (Extremism) کو دور کرنے میں سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوگی۔ اس سے رواداری (Tolerance) کا جذبہ اُجاگر ہوگا۔

تعلیمی عمل کی کامیابی کیلئے آپ اہل استاد کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ ''استاد کو صرف استاد ہونا چاہیئے اور امت مسلمہ کی تعلیم و تربیت کا آفاقی تصور اسے ذہن نشین ہونا چاہیئے'' ایک جگہ حدیث مبارکہ کا حوالہ دیتے ہیں کہ ''جب نااہل کو کام سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو''۔ آپ اساتذہ کرام کیلئے یہ ہرگز روا نہیں قرار دیتے کہ شاگردوں سے کسی قسم کی مالی منفعت حاصل کی جائے یا نابالغ طلباء سے کوئی ذاتی کام ان بچوں کے ولی یا سرپرست کی اجازت کے بغیر لیا جائے۔ آپ تحریر کرتے ہیں کہ اساتذہ کو تنخواہیں ان کی کارکردگی (Performance-based)

Marfat.com

کے مطابق دی جائیں۔

پاکستانی نظام تعلیم کو جو درپیش اہم مسائل ہیں ان میں کم شرح خواندگی، سالانہ بجٹ میں تعلیم کی خاطر مختص شدہ جی ڈی پی کی کم شرح، طبقاتی نظام تعلیم، کنٹریکٹ تقرری کا نظام، کارکردگی کی بنیاد پر معروضی مشاہرے کا نظام، تدریسی عمل میں سکون اور وقار کا فقدان، استاد شاگرد کے درمیان وقار و احترام کے رشتہ میں شکست وریخت، طبقاتی نصاب تعلیم، ناقص معیارِ تعلیم، تعلیم میں نظریاتی سمت کا فقدان، تربیت اساتذہ اور جائزہ ونگرانی کے مؤثر عمل کی عدم دستیابی وغیرہ قابلِ توجہ ہیں امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار میں ان تمام خامیوں کے سدباب کیلئے رہنما خطوط موجود ہیں۔

اس کتاب میں ۱۹۸۰ء سے لے کر ۲۰۰۷ء تک امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کے جن زاویوں پر تحقیق کی گئی ہے اس کا موضوعاتی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس تصنیف کے آخر میں عصر حاضر کے اہم تعلیمی مسائل کے حوالہ سے آپ کے تعلیمی افکار کے جن زاویوں پر ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے ان کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس تصنیف کے ذریعے گذشتہ تعلیمی تحقیق کو منظر عام پر لائے کی گئی ہے تاکہ تعلیمی دنیا اس سے استفادہ کر سکے۔ وہاں (Future vision) کے تحت امت مسلمہ کی بھلائی کیلئے مطلوبہ تحقیقی منصوبوں کا بھی فریم ورک دیا گیا ہے تاکہ Repetition کی بجائے نیا تخلیقی وتحقیقی کام آشکار ہو۔ امید کی جاتی ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ امام احمد رضا خاں اور علم التعلیم یا تعلیم اور رضویات کے موضوع پر کام کرنے والے اس کتاب کو مفید پائیں گے۔

راقم الحروف نے اپنے محدود وسائل کے پیش نظر حتی المقدور کوشش کی ہے کہ امام احمد

Marfat.com

رضا خاں کے تعلیمی افکار پر تکمیل شدہ جاری تحقیقی کام کا موضوعاتی احاطہ کیا جائے۔ اس ضمن
میں اندرون ملک، بیرون ملک جامعات، کلیات، مدارس دینیہ اور صحافتی میدان میں پیش
کئے گئے تعلیمی افکار رضا پر تحقیق کی جھلک پیش کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں خادم حسین و محمد
اشرف کا ماسٹر لیول مقالہ ''مولانا احمد رضا خان بریلوی کی اصلاحی و تعلیمی خدمات''
سر فہرست ٹھہرتا ہے جو ۱۹۸۰ء میں ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب لاہور میں مکمل ہوا
تھا۔ ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۷ء تک تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کا یہ عددی گراف بھی دیا گیا ہے:

تعلیمی افکار رضا پر لکھے گئے اردو مضامین (۱۹۸۰ـ۲۰۰۷ء)	=	۴۶
تعلیمی افکار رضا پر لکھے گئے انگریزی مضامین (۱۹۸۰ـ۲۰۰۷ء)	=	۶
تعلیمی افکار رضا پر تحریر شدہ ماسٹر لیول تھیسز (۱۹۸۰ـ۲۰۰۷ء)	=	۱۷
تعلیمی افکار رضا پر رقم کی گئی مطبوعہ کتب (۱۹۸۰ـ۲۰۰۷ء)	=	۳
تعلیمی افکار رضا پر شائع شدہ مختصر کتابچے (۱۹۸۰ـ۲۰۰۷ء)	=	۶
امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنسز (۱۹۸۰ـ۲۰۰۷ء)	=	۱
تعلیمی افکار رضا پر مبنی جرائد و رسائل کے خصوصی نمبرز (۱۹۸۰ـ۲۰۰۷ء)	=	۲

یہ مستقبل کی اہم ضرورت کہ اب کوئی اس تحقیقی کام کو بروئے کار لاتے ہوئے
اسلامی ممالک کیلئے اس کے عملی نفاذ کی ممکنہ مؤثر صورت مرتب کردے کیونکہ ڈاکٹر
عبدالنعیم عزیزی لکھتے ہیں کہ اصل مسئلہ امام احمد رضا خاں کے تعلیمی نکات کے نفاذ کا
ہے بہر حال مسلمانوں کی اجتماعی سوچ کو ایک نقطۂ نظر پر مرکوز کرنے کیلئے امام احمد رضا
کے تعلیمی افکار کی ترویج اور تحقیق نہایت ضروری ہے تاکہ ہر مسلمان تک پیغام رضا

Marfat.com

جائے اور تمام اہل اسلام تعلیم کی خاطر متحد ہو جائیں۔

وہ تمام مصنفین اور محققین لائق تحسین میں جنہوں نے اب تک امام احمد رضا خاں کے تعلیمی افکار پر اپنی تحقیق مکمل کی ہے ان تمام ممتحنین اور سپر وائزر صاحبان کی خدمات بھی قابل تعریف میں جنہوں نے مذکورہ بالا تحقیقی کام کی نگرانی فرمائی۔

اسی طرح وہ ناشرین بھی خراج تحسین کے مستحق ہیں جن کے تعاون سے یہ تحقیقی نگارشات طبع ہو کر تعلیمی دنیا کے استفادہ کیلئے مارکیٹ میں دستیاب ہوئی ہیں اور علمی اضافہ کا سبب بنی ہیں کیونکہ علم کا وہی خزانہ مفید ثابت ہوتا ہے جس سے دوسرے لوگ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

اداریے کے اختتام سے قبل اس چیز کا ذکر کرنا میں یہاں ضروری سمجھتا ہوں کہ راقم ابھی تحقیق کا ادنی طالب علم ہے اس موضوع پر مرتب شدہ زیر نظر موضوعاتی اشاریے میں محترم قارئین کہیں بھی کوئی ترمیم واضافہ ضروری سمجھیں تو اپنے گراں مایہ مشورہ سے ضرور نوازیں انشاء اللہ اس کتاب کے اگلے ایڈیشن میں ان آراء کو مدنظر رکھا جائے گا۔

سلیم اللہ جندران

(سینئر ہیڈ ماسٹر)

بھوآحسن براستہ قادر آباد

تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

پنجاب (پاکستان)

(۰۹۲_۰۵۴۶_۶۲۲۰۱۱)

sujundran66@yahoo.com

Marfat.com

ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب، قائداعظم کیمپس لاہور

تاریخ: یکم فروری ۲۰۰۸ء

پیغام

عزیزی سلیم اللہ جندران خصوصی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک ایسے موضوع پر قلم اٹھایا ہے جس کی دورِ حاضر میں اشد ضرورت تھی مغربی افکار کے غلبہ نے ملّتِ اسلامیہ کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ وہ اپنے مشاہیر کے افکارِ عالیہ پر غور و فکر کر کے اپنے لئے موزوں لائحہ عمل کا انتخاب کر سکیں۔

اس کتاب میں فاضل مصنّف نے اپنے اکابر و اسلاف کی تعلیمی تحقیقات اور تصنیفات کو مستقبل کی نسل تک پہنچانے کی مؤثر سعی و کاوش کی ہے۔ میری نظر میں یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر اہلِ علم کے ہاتھوں میں پہنچے تاکہ فکری نقد و تبصرہ کی راہیں کھلیں اور ذہنوں کو جِلا نصیب ہو! آمین۔

ڈاکٹر محمد سعید شاہد
چیئرمین شعبہ ایلیمنٹری ایجوکیشن
ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب، لاہور

Marfat.com

تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق

فہرست موضوعات

نمبر شمار	افتتاحیہ	صفحات
۱۔	انتساب	4
۲۔	عرضِ ناشر	5
۳۔	اظہارِ تشکر	8
۴۔	اداریہ	13
۵۔	پیغام	19

باب اول

تعارف

۱۔ رضا شناسی پر تحقیق	25
۲۔ تعلیم و تعلم کے موضوع سے امام احمد رضا خان کی شناسائی	28
۳۔ تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کے مطالعہ کی ضرورت و اہمیت	31

Marfat.com

۴۔بیان مسئلہ 36

۵۔مقالہ کے مقاصد 37

۶۔مقالہ کا اندازِ تحریر و تحقیق 37

باب دوم

سرکاری جامعات و کلیات میں تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق

۱۔انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی لاہور 38

۲۔ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان (پنجاب یونیورسٹی لاہور) 47

۳۔ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اینڈ ایجوکیشنل ٹریننگ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور 47

۴۔علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد 48

۵۔گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (لوئر مال) لاہور 50

۶۔گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (فارویمن) لاہور 51

۷۔گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد 53

۸۔وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کراچی 59

۹۔گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیڈرل بی ایریا کراچی 60

۱۰۔جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن ملیر کراچی 64

۱۱۔بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، انڈیا 65

Marfat.com

باب سوم

غیر سرکاری اداروں میں تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق

۱۔ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل) کراچی (پاکستان) 37

۲۔پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد (پاکستان) 75

۳۔اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی (پاکستان) 77

۴۔مجلس المدینۃ العلمیۃ، دعوتِ اسلامی، کراچی (پاکستان) 78

۵۔رضا دارالاشاعت لاہور (پاکستان) 78

۶۔ادارہ منہاج القرآن لاہور (پاکستان) 80

۷۔کنزالایمان سوسائٹی، صدر بازار، لاہور کینٹ، پنجاب (پاکستان) 81

۸۔انجمن اساتذہ پاکستان، لاہور، پنجاب (پاکستان) 82

۹۔جامعہ محمدی شریف جھنگ، پنجاب (پاکستان) 85

۱۰۔دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف (سرگودھا) 85

۱۱۔انٹرنیشنل غوثیہ فورم، انوارِ رضا لائبریری، جوہر آباد، خوشاب، پنجاب (پاکستان) 86

۱۲۔جامعہ فریدیہ ساہیوال، پنجاب (پاکستان) 86

۱۳۔مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) نعمانیہ بلڈنگ ٹیکسالی، لاہور، پنجاب (پاکستان) 87

۱۴۔ادارہ عرفات، جامعہ نعیمیہ، لاہور، پنجاب (پاکستان) 87

۱۵۔علمی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور، پنجاب (پاکستان) 88

۱۶۔ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور 88

Marfat.com

۱۷۔ادارہ مظہرِ اسلام، لاہور 88

۱۸۔ادارۂ کنز الایمان، دہلی (انڈیا) 89

۱۹۔نوری مشن، مالیگاؤں (انڈیا) 90

۲۰۔ایجوکیشنل اکیڈمی اسلام پورہ، جلگاؤں (انڈیا) 90

۲۱۔رضا اکیڈمی، بمبئی (انڈیا) 91

۲۲۔رضا اکیڈمی، اسٹارک پورٹ (انگلینڈ) 92

باب چہارم

تجزیاتی جائزہ

۱۔امام احمد رضا خان بریلوی کی تصانیف سے استفادہ کے حوالہ سے مقالہ نگاران کو درپیش مشکلات کا جائزہ 95

۲۔تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق سے متعلقہ حاصل شدہ تحقیقاتی مواد کی درجہ بندی اور تجزیہ 99

باب پنجم

نتائج

۱۔اہم مباحث اور حاصلات و نتائج 104

۲۔سفارشات 111

۳۔افکارِ رضا پر تحقیق کیلئے چند بنیادی اور اہم موضوعات 116

Marfat.com

۴۔ تعلیمی افکارِ رضا کے چیدہ چیدہ اقتباسات 121
۵۔ تعلیمی افکارِ رضا: تاثرات 131
۶۔ حوالہ جات 140

ضمیمہ (مصنف مذکور کی دیگر تصانیف)

۱۔ مطالعۂ رضویات سے متعلقہ شائع شدہ اردو مضامین ومقالات 146
۲۔ مطالعۂ رضویات سے متعلقہ شائع شدہ انگلش آرٹیکلز 153
۳۔ دیگر تعلیمی موضوعات پر شائع شدہ اردو مضامین ومقالات 154
۴۔ دیگر تعلیمی موضوعات پر شائع شدہ انگلش آرٹیکلز 161
۵۔ مطبوعہ انگریزی نظموں کی فہرست 163
۶۔ بطور شریک مصنف شائع شدہ اردو/انگلش آرٹیکلز 168
۷۔ تحقیقی مقالات برائے جزوی تکمیل شرائط سند (غیر مطبوعہ) 171
۸۔ مطبوعہ کتب 171
۹۔ نمایاں اعزازات واسنادِ فضیلت 172

Marfat.com

تعارف

رضا شناسی (رضویات) پر تحقیق کی رفتار

امام احمد رضا خان بریلوی (۱۸۵۶-۱۹۲۱ء) پر تحقیقی کام کا آغاز ۱۹۶۸ء میں ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا میں پھیلتا چلا گیا اس وقت براعظم ایشیاء، براعظم امریکہ، براعظم افریقہ، اور براعظم یورپ کی تقریباً بیس سے زیادہ یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ پاکستان، فرانس، اردن، ایران سے شائع ہونے والے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں آپ پر مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ کولمبیا یونیورسٹی سے ڈاکٹر اوشا سانیال نے امام احمد رضا اور ان کی تحریک پر ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ (احمد، ۲۰۰۰ء)، (احمد، ۲۰۰۱ء)، (مالک، ۲۰۰۰ء)

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی نے مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس (۱۹۹۴ء) میں آپ کی دینی، فقہی، ادبی، اصلاحی، سیاسی اور تاریخی خدمات پر ڈاکٹریٹ کرنے والے آٹھ سکالرز کی فہرست شائع کی وہاں مطلع کیا گیا کہ پی ایچ ڈی کے علاوہ سات محققین کو ملکی و غیر ملکی جامعات سے ایم فل کی ڈگری عطا کی گئی ہے۔ اکیس افراد کی پاکستان اور بھارت کی مختلف جامعات میں ''رضویات'' کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی کام کے لیے رجسٹریشن ہو چکی ہے اور ڈاکٹریٹ کا کام جاری ہے۔ قادری (۲۰۰۳ء) نے دائرہ معارف رضا کے تحت امام احمد رضا پر لکھے جانے والے دس (۱۰) پی ایچ ڈی مقالات کی فہرست شائع کی ہے۔ ایم۔اے کے

Marfat.com

مونوگراف/ ماسٹر لیول کے تھیسز کی تعداد بقول قادری سینکڑوں میں ہے۔ دنیا میں ۲۰ سے زیادہ پرائیویٹ اداروں میں امام صاحب پر تحقیقی کام ہو رہا ہے اور ۳۳ سے زیادہ عالمی جامعات میں رضا شناسی اور رضوی تحقیقات پر کام جاری ہے۔ پاکستان، ہندوستان، عالم عرب اور یورپ کی مختلف جامعات میں رضویات پر جاری تحقیقی کام کے حوالہ سے راقم کو ایک سروے کے مطابق ۲۰۰۷ء کے اوائل تک امام احمد رضا کی خدمات وتصانیف (رضویات) پر منظور شدہ، داخل شدہ، زیر تکمیل ڈی۔لِٹ، پی۔ایچ۔ڈی، ایم۔فل مقالہ جات کی بابت یہ معلومات دستیاب ہوئی ہیں:۔

ا۔	(الف)	منظور شدہ پی۔ایچ۔ڈی مقالات =	۲۲
		منظور شدہ ایم۔فل مقالات =	۸
	(ب)	زیر تکمیل ڈی۔لِٹ مقالہ =	۱
		زیر تکمیل پی۔ایچ۔ڈی مقالات =	۱۱
		زیر تکمیل ایم۔فل مقالات =	۱

(سید وجاہت رسول قادری، ذاتی رابطہ ۱۰ مارچ ۲۰۰۷ء)

امام احمد رضا خان کی تصانیف میں سوشل سائنسز کے علاوہ فزیکل اور نیچرل سائنسز پر بھی متعدد تحقیقی مباحث موجود ہیں۔ اوج (۱۹۹۷ء) نے مختلف موضوعات پر آپ کی کتب کی مکمل فہرست شائع کی ہے جس کی تعداد ۶۴۸ ہے۔ قادری (۱۹۹۱ء) لکھتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد امام احمد رضا کی ایک ہزار تصانیف کو

Bibliographical Encyclopaedia of Imam Ahmed

Marfat.com

Raza کے نام سے منظرِ عام پر لانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں اور اب تک کی تحقیق سے وہ ۸۴۸ کتابوں کے نام، سنِ طباعت، موضوع اور ناشران غرض جملہ کوائف جمع کر چکے ہیں۔

امام احمد رضا خان کے علومِ دینیہ پر تحقیقی کام کی رفتار تسلی بخش ہے مگر آپ کی وہ تصانیف جو جدید علوم مثلاً کیمیا، اقتصادیات، شماریات، ریاضیات، لسانیات، فلکیات، صوتیات، ادویات، طبیعات، ارضیات، حیاتیات، ماحولیات، نفسیات، مابعد الطبیعات، نباتات، موسمیات، اور علم الاوقات سے متعلقہ ہیں ان پر باقاعدہ تحقیقی کام ایم فل یا پی ایچ ڈی سطح پر نہیں کیا گیا۔ اگرچہ راقم کی نظر میں تیس کے لگ بھگ ملکی و غیر ملکی سائنسی ماہرین نے آپ کی سائنسی خدمات پر ریسرچ آرٹیکلز پیش کیے ہیں بہرحال آج کے سائنسی دور میں جس قدر آپ ایسے اسلامی ماہر سائنس کی خدمات و تحقیقات سے استفادہ کی ضرورت تھی اس طرف توجہ نہیں دی جا سکی۔ اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ آپ کی سائنسی تصانیف اور مباحث بھی زیادہ تر عربی اور فارسی میں ہیں ان کتب کی زبان بھی مقفع و مسجع ہے ہندی کے الفاظ بھی ان کتب میں بکثرت ملتے ہیں۔ آپ کے متعقدین، پیروکاران نے آپ کی کتب کی تر[illegible] سازی کی طرف کم توجہ دی۔ مزید یہ کہ آپ کی وہ کتب جو عقائد و نظریات سے متعلقہ تھیں ان پر نسبتاً زیادہ کام کیا گیا مگر آپ کی سائنسی تحقیقات کی طرف بہت کم توجہ دی گئی۔ سعیدی (۲۰۰۳ء) کے مطابق امام احمد رضا خان بریلوی کی تین چوتھائی سے زائد تصانیف اب تک غیر مطبوعہ ہیں۔ جناب محمد الیاس کاشمیری کی کاوش سے رضا اکیڈمی

Marfat.com

برطانیہ نے امام احمد رضا خان کی چالیس (۴۰) تصانیف کا حال ہی میں انگریزی ترجمہ کرایا ہے۔

تعلیم و تعلّم کے موضوع سے امام احمد رضا خان کی شناسائی

تعلیم و تعلّم کے موضوع پر بھی امام احمد رضا خان کا تحریر کردہ لٹریچر موجود ہے۔ تعلیمی ترقی کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے بنیادی طور پر ناگزیر ہے۔ امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار فروغِ تعلیم اور ترقی تعلیم کے لیے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام کا آغاز گزشتہ دو دہائیوں سے ہو چکا ہے۔ اگرچہ آپ اپنی زندگی کے کسی حصہ میں بھی فارمل ایجوکیشن (رسمی تعلیم) میں حکومتی سطح پر شامل نہیں رہے بہر حال مدرسہ ایجوکیشن کا آپ کو وسیع تجربہ تھا۔ دار العلوم منظر اسلام بریلی (۱۹۰۴ء) کے آپ بانی تھے بعد ازاں آپ اس کے نگران و سرپرست اعلیٰ رہے۔ غیر رسمی طور پر (Informally) دنیا کے مختلف حصوں سے فاصلاتی تعلیم کے تحت طلباء و علماء آپ کی تدریس سے فیضیاب ہوتے رہے۔ سوال و جواب اور استفتاء پر مبنی ضخیم فتاویٰ رضویہ اس پر گواہ ہے۔ فتاوٰی رضویہ کی صورت میں دنیا کے مختلف برّ اعظموں اور مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے تقریباً پچاس ہزار (۵۰،۰۰۰) افراد نے فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت آپ سے علمی رہنمائی حاصل کی۔ نصف لاکھ کے قریب ان متلاشیان علم کے استفسارات فقہ، سائنس، ادب، عدلیہ، تعلیم، غرضیکہ مختلف النوع موضوعات پر مبنی تھے آپ نے ہر سوال کنندہ کے مسئلہ کا جواب اُس کی زبان میں دیا۔ عربی سوال کا جواب عربی میں، فارسی سوال کا جواب فارسی میں، انگریزی سوال کا

Marfat.com

جواب انگریزی میں، اردو نظم میں مندرج سوال کا جواب اردو نظم میں، فارسی و عربی نظم پر مبنی سوال کا جواب اُسی زبان میں اور نظم کی صنف میں ہی دیا۔ آپکا سمجھانے کا انداز بہت دلنشین، مدلّل اور محققانہ تھا۔ آپکا یہ علمی ذخیرہ آج بھی لاکھوں بلکہ کروڑوں متلاشیانِ علم کی رہنمائی کا منبع و سرچشمہ ہے۔ دینی مدارس کے نصابِ تعلیم پر آپ کا مفصل تبصرہ موجود ہے۔ آپ ندوۃ العلماء نصاب کمیٹی کے رکن بھی رہے۔ برطانوی دورِ تسلط میں مسلم ایجوکیشن کی زبوں حالی دیکھ کر آپ نے ماڈرن مسلم ایجوکیشن کے لیے دس نکاتی پلان پیش کیا تھا (ہارون، ۱۹۹۷ء)۔

آپ کے خلفاء، تلامذہ انڈیا اور پاکستان میں سینکڑوں دینی مدارس چلا رہے ہیں جہاں آج بھی آپ کی فکر اور تعلیمات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

''فتاویٰ رضویہ'' میں آپ نے علم التعلیم کے مختلف پہلوؤں اور عالم و متعلم کے حقوق و مراتب کے حوالہ سے مختلف استفسارات کے جوابات میں اسلامی تعلیمات پر مبنی الگ الگ دو ابواب رقم کیے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے عمر کے چھ مختلف مراحل کے تحت حقوق الولد (باپ پر بیٹے کے حقوق) تحریر کیے جسے بجا طور پر بچوں کی تربیت کے لیے اسلامی نفسیاتی ماڈل کا نام دیا جا سکتا ہے۔ (جندران، ۲۰۰۲ء)

''فتاویٰ رضویہ'' میں امام احمد رضا خاں نے علم التعلیم سے متعلقہ متعدد احادیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نقل کی ہیں۔ مولانا محمد حنیف خاں رضوی (۲۰۰۳ء) نے ''فتاویٰ رضویہ'' میں درج ان احادیثِ مبارکہ کو تخریج و ترجمہ کے ساتھ پیش کیا ہے اور انہیں ''جامع الاحادیث'' کے عنوان سے مرتب کیا ہے۔ علم التعلیم سے متعلقہ

Marfat.com

فرمودات نبوی ﷺ کو جامع الاحادیث، جلد دوم و ہفتم میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ امام احمد رضا خاں کے اسلامی تعلیمی نظریات کی بنیاد اُن ارشادات نبوی ﷺ پر استوار ہے۔ جامع الاحادیث کی جلد دوم میں کتاب العلم کے تحت صفحہ نمبر ۱۶۳ تا ۲۱۴ پر وہ احادیث مبارکہ درج ہیں۔ اسی طرح جلد ہفتم میں علمِ کتابت کے حوالہ سے صفحہ نمبر ۲۴۲ تا ۲۸۴ پر احادیث مبارکہ بیان کی گئی ہیں۔

والدین، زوجین، شاگرد، استاد کے حقوق پر مبنی آپ کی تصنیف ''مشعلۃ الارشاد فی حقوق العباد'' خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ (افضل، چوہدری، ۱۹۹۱ء) آپ کی تصنیف ''شرح الحقوق لطرح العقوق'' میں بھی استاد کے حقوق کا ذکر موجود ہے۔ (اوج، ۱۹۹۷ء)۔

ہر تعلیمی فلسفے کے پیچھے کوئی نہ کوئی عمومی فلسفۂ زندگی بھی کارفرما ہوتا ہے۔ امام احمد رضا خان کے فلسفہ تعلیم کی مکمل تفہیم کے لیے فلسفہ اور منطق کے موضوع پر لکھی جانے والی آپ کی تصانیف مثلاً ''فوز مبین در ردِ حرکت زمین'' (اردو)، ''الکلمۃ الملہمہ فی الحکمۃ المحکمۃ'' (اردو)، ''معین مبین بر دور شمس و سکونِ زمین'' (اردو)، ''حاشیہ ملا جلال میر زاہد'' (عربی) ''حاشیہ شمس بازغہ'' (عربی)، ''حاشیہ اصولِ طبعی'' (اردو)، (اوج، ۱۹۹۷ء) کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ فلسفۂ حقیقت تعلیمی فلسفے کا بنیادی جز ہے فلسفۂ حقیقت کے بارے آپ نے عقیدہ اولیٰ، ثانیہ، ثالثہ، رابعہ، خامسہ، سادسہ، سابعہ، ثامنہ، تاسعہ اپنی تصنیف ''اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفےٰ والآل والاصحاب'' (۱۲۹۸ھ) میں پیش کیا ہے (پروین، ۱۹۹۷ء)۔

Marfat.com

امین (۲۰۰۱ء) نے پاکستان کے موجودہ نظامِ تعلیم کے بحران اور ناکامی کے اہم اسباب یہ بیان کیے ہیں:

۱۔ نظریاتی سمت کا فقدان ۲۔ تعلیمی ثنویت ۳۔ کم شرح خواندگی

۴۔ ناقص معیار ۵۔ مغربی فکر و تہذیب کا غلبہ

امام احمد رضا خان کے نظریۂ تعلیم میں ان خرابیوں کے تدارک کے لیے بہترین لائحہ عمل موجود ہے۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ''کوالٹی ایجوکیشن کا حصول'' آج کل اہم تعلیمی ایشو کی حیثیت سے خوب زیرِ بحث ہے۔ امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار اگرچہ تقریباً ایک صدی قبل پیش ہوئے ہیں بہرحال ان میں موجودہ دور کے اکثر تعلیمی مسائل کے حل کے لیے قابلِ عمل لائحہ عمل موجود ہے۔ عصرِ حاضر میں تعلیمی افکارِ رضا کی افادیت مسلّمہ ہے۔ کوالٹی ایجوکیشن کے حصول کے لیے آپ کے تعلیمی افکار رہنما اصول کی حیثیت رکھتے ہیں جن کی وسیع اشاعت فروغِ تعلیم، معیارِ تعلیم کی بہتری اور اصلاحِ تعلیم کے لیے مدد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ کے پیش کردہ مقاصدِ تعلیم، تصورِ تعلیم، نصابِ تعلیم، طریق تدریس، تصورِ طالب علم، تصورِ معلم مطلوب پر متعدد محققین تحقیق پیش کر چکے ہیں جس کی تفصیل آنے والے صفحات میں دی جا رہی ہے۔ یہ تحقیقی کام ملک کی مختلف جامعات اور اساتذہ کے تربیتی اداروں میں ہوا ہے۔

اُن سے استفادہ کیا جانا چاہیے۔

تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کے مطالعہ کی ضرورت و اہمیت:

حکیم محمد سعید (۱۹۹۸ء) لکھتے ہیں کہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کا مقصد

Marfat.com

حیات علم وحکمت کا فروغ تھا ان کے افکار میں رفعت تھی۔ عقائد کی صحت پر کامل اور غیر متزلزل ایمان و ایقان ان کا وہ ممتاز وصف تھا جو ان کی دعوتِ تبلیغ کے ہر گوشے خاص کر تبلیغی مساعی میں نمایاں اور روشن ہوتا تھا۔ علم وحکمت کی صدہا تصانیف سے ان کی انفرادیت نمایاں ہے۔

امام صاحب کی اس خصوصیت کے پیش نظر ان کے تعلیمی افکار پر تحقیق سے علم و حکمت کو فروغ ملے گا۔ عقائد صحیحہ کی اشاعت ہوگی۔

حرص وہوس اور جاہ وجلال کی طلب تعلیم کے مقدس مشن کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔ امام احمد رضا خان نے زندگی بھر للّٰہیت کے جذبہ کے تحت تعلیم و تدریس اور تصنیف و تحقیق اختیار کی وہ مسند افتاء پر اپنے آبائے کرام کی سوسالہ مسند نشینی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اِس نوکم سو برس میں کتنے ہزار فتوے لکھے گئے، بارہ مجلدات تو صرف اس فقیر کے فتاویٰ ہیں بحمد للہ تعالیٰ یہاں کبھی ایک پیسہ نہیں لیا گیا، نہ لیا جائے گا، بعونہ تعالیٰ ولہ الحمد، معلوم نہیں کون لوگ ایسے پست فطرت دنی محبت ہیں جنہوں نے یہ صیغۂ کسب اختیار کر رکھا ہے جس کے باعث دور دور کے ناواقف مسلمان پوچھ چکے ہیں کہ فیس کیا ہوگی بھائیو!

ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العالمین

''میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو سارے جہاں کے پروردگار پر ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ قدیم، جلد ۳، ص: ۲۴۰)

Marfat.com

طلبہ سے ذاتی کام کاج کروانے کے بارے اساتذہ کرام کے لیے لکھتے ہیں۔

شاگرد سے خدمت لینا درست ہے "اس کی مرضی سے اگر وہ بالغ ہے ورنہ اس کے ولی کی رضا سے اگر وہ بچہ ہے" کیونکہ بچہ اپنی منفعت کے لیے بھی اپنے مال میں ولی کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا۔ بہرحال آپ اساتذہ کو بچوں سے ذاتی کام لینے سے گریز کی ہی ترغیب دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام کسائی کا گزر ایک گلی سے ہوا۔ آپ پیاسے تھے تو ایک گھر سے پانی طلب کیا پھر انہیں یاد آیا کہ انہوں نے اس گھر کے کچھ لوگوں کو پڑھایا ہے چنانچہ آپ نے پانی واپس کر دیا اور پیاسے ہی وہاں سے گزر گئے۔ (رحمانی، ۱۹۹۵ء)

تعلیم و تدریس کے ضمن میں مادیت پرستی کے تدارک کے لیے آپ حدیث مبارکہ کا بھی حوالہ دیتے ہیں کہ جس شخص نے علم کو جلب مال کا ذریعہ بنایا اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو مسخ فرما دیتا ہے اس کو ایڑیوں پر پھیر دیتا ہے اور آگ اس کے لیے بہت لائق ہے۔

لہٰذا تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق سے تطہیر تعلیم کا سامان دستیاب ہوگا۔ اخلاقی گراوٹ کے حالات میں آج کل تطہیر تعلیم کی اشد ضرورت ہے۔

امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار میں جدّت کا عنصر نمایاں ہے ان کے تعلیمی افکار پر تحقیق سے جدید تعلیمی نکات تک رسائی ہوگی۔ مثال کے طور پر آپ کے تعلیمی افکار سے یہاں ایک نکتہ پیش کیا جاتا ہے جو آپ نے اساتذہ کی تنخواہ کے تعین کے ضمن میں بیان کیا۔ آپ لکھتے ہیں کہ اساتذہ کو تنخواہ بیش بہا دی جائے مگر ان کی کارروائی

Marfat.com

(کارکردگی) کے مطابق اس کا تعین کیا جائے۔ یہ Performance Based Pay Structure کا تصور آج اکیسویں صدی میں تعلیمی حلقوں میں جدید تصور مشاہرہ کے طور پر زیر بحث ہے۔

اسی طرح آج اکثر تعلیمی حلقوں میں Inter-Disciplinary Approach کا خوب چرچا ہے۔ قلندر (۲۰۰۰ء) بیان کرتے ہیں کہ تقسیم ہند سے پہلے ہندوستان میں علامہ امام احمد رضا بریلوی دینی پلیٹ فارم پر غالباً واحد شخصیت نمودار ہوئے جنہوں نے نرے تخصص (Specialization) کی رَوَش سے ہٹ کر علوم وفنون کے بارے انٹرڈسپلنری (بین الشعبہ جاتی) (جامع) نقطہ نظر کو فروغ دیا جو مشرق کے قدیم سائنسدانوں، فلسفیوں، علما، فقہا کا وطیرہ اور معمول رہا ہے۔ امام صاحب کو علوم کثیرہ پر دسترس حاصل تھی۔ ان کی شخصیت، ان کی تصانیف اور ان کے افکارِ تعلیم پر تحقیق سے Inter-Disciplinary Approach اور Unified Concept of Knowledge کی تشہیر ہو گی جس کی اپنی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔

تعلیم میں تحقیق کی اگرچہ ہر دور میں ہی نمایاں ضرورت رہی ہے موجودہ سائنسی ترقی کے دور میں تعلیمی میدان میں تحقیق کی ضرورت اور بھی ابھر کر سامنے آ رہی ہے۔ امام احمد رضا خان کا فن تدریس، فن تصنیف، فن استفتاء، معلم و متعلم کو تحقیق کی بھرپور ترغیب دیتا ہے مثلاً ظفر الدین بہاری ''حیات اعلیٰحضرت'' جلد ا، ص: ۱۳۸ (مندرجہ قادری، ستمبر۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء) میں لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا کی تحریر کا امتیازی وصف یہ

Marfat.com

ہے کہ اس میں حوالہ جات کی کثرت ہوتی ہے آپ کے اکثر فتاوٰی اعلیٰ ترین تحقیقی مقالات ہوتے ہیں جن میں بیک وقت ڈیڑھ ڈیڑھ سو دو دو سو ماخذ سے رجوع کیا گیا ہے۔

امام صاحب اپنی رائے کا اظہار بہت غور وفکر اور جزئیات پر عبور حاصل ہونے کے بعد کرتے ہیں مثلاً اس سوال پر کہ کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں؟ اس پر آپ نے وہ پانی جس سے وضو جائز ہے اس کی ایک سو ساٹھ (۱۶۰) قسمیں بیان کیں اور وہ پانی جس سے وضو ناجائز ہے اس کی ایک سو چھیالیس (۱۴۶) قسمیں بیان کیں۔ (قادری، ستمبر۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء)

تفہیم مسئلہ کا یہ تحقیقی اور دقیق انداز معلم و متعلم ہر دو کو دعوتِ تحقیق دیتا ہے کہ امام صاحب تحقیق کے کام میں Patch-work کے قائل نہیں بلکہ آپ محقق و مفتی کے لیے لازم قرار دیتے ہیں کہ وہ اپنی رائے بھی آخر میں صادر کرے مثلاً بقول قادری آپ نے فتاوٰی رضویہ (قدیم) (جلد اول، ص ۳۸۱) میں لکھا ہے کہ مفتی کے لیے یہی کافی نہیں کہ وہ مختلف اقوال کو نقل کر دے بلکہ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مختلف میں تمیز کر کے ایک کو دوسرے پر ترجیح دے سکے اور قول فیصل صادر کر سکے۔ امام احمد رضا کے فتاوٰی میں یہ خوبی موجود ہے۔ مثلاً گز کی شرعی تحقیق پر ابتدائی عمر کا ایک فتویٰ جس میں ائمہ کرام کے تین (۳) اقوال بیان کیے پھر قولِ اوّل کی تائید میں ۱۳ کتب فقہ کے ۲۲ حوالے پیش کیے اور اس کے بعد اقولُ کہ کر ایک قول کو قول فیصل صادر کیا اور لفظ اقول (میں کہتا ہوں) کے بارے امام صاحب لکھتے ہیں:

Marfat.com

''میں خوب جانتا ہوں کہ مقلد کے لیے کب روا ہوتا ہے کہ وہ یہ کہیں کہ میں کہتا ہوں۔''

یہ مثال تعلیم و تعلم کے مسائل و استفسارات کی تفہیم و تحلیل کے لیے پبلک و پرائیویٹ سیکٹر کے تعلیمی مفتیانِ عظام کو تحقیق و تخلیق کا ایک مؤثر رخ پیش کرتی ہے۔ تعلیمی ترقی تحقیق کے بغیر ناممکن ہے۔ امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر تحقیق رضوی فنِ تحقیق سے شناسائی کا موجب بنے گی۔ رضوی اسلوبِ تحقیق منفرد بھی ہے ممتاز بھی!

بنیادی طور پر امام احمد رضا خان ''تعلیم برائے تفہیم دین'' کے نظریہ کے قائل ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ

تعلیم کا مقصد خدارسی و رسول شناسی ہونا چاہیے نیز ہیئت اشیاء کی نسبت خالقِ کائنات کی معرفت زیادہ ضروری ہے۔ ان کے تعلیمی نظریات پر تحقیق سے ''تعلیم برائے تفہیم دین'' کے تصور پر مزید تحقیقی کام ہوگا دینی تعلیمات پر عمل کی ترغیب ملے گی خالقِ کائنات کی معرفت اور رسول اکرم ﷺ کی محبت کا درس ملے گا اسی میں انسان کی دینی و دنیاوی فلاح مضمر ہے۔

بیان مسئلہ

اس مقالہ میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کے تعلیمی افکار و نظریات پر تحقیقی کام کا مختصر تعارف و جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

Marfat.com

مقالہ ہذا کے مقاصد

۱۔ اس مقالہ کے تحت امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر ہونے والی تحقیق کی رفتار، مقدار اور معیار کا مختصر جائزہ لینا مطلوب ہے۔

۲۔ امام احمد رضا خان کے افکارِ تعلیم پر لب تک مکمل ہونے والی تحقیق کے بارے مستقبل کے محققین کو آگاہ کرنا تاکہ انہیں لٹریچر ریویو میں آسانی رہے، گزشتہ تحقیقی کام تک ان کی باآسانی رسائی ہو سکے اور اس کام کو بنیاد بنا کر مزید تحقیقی کام اس سمت میں عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق آگے بڑھایا جا سکے۔

مقالہ کا اندازِ تحریر و تحقیق

بیانیہ صورت میں یہ مقالہ دستاویزی تحقیق پر مبنی ہے۔ حاصل شدہ تحقیقی کام کے معیار کے جائزہ کے متعلق غیر رسمی ملاقات کی صورت میں امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر لکھے گئے تحقیقی مقالہ جات کے بعض نگران اساتذہ سے بھی آراء حاصل کی گئی ہیں۔ نیز اس میں متعلقہ تحقیقی کام کا ذاتی اور مختصر مشاہدہ بھی شامل ہے۔ اس تحقیق کے لیے درکار متعلقہ خاصیتی اور مقداری مواد (Data) مختلف جامعات وکلیات کے تعلیمی و تحقیقی اور تاریخی ماخذوں (Archival Record) سے حاصل کیا گیا ہے۔

Marfat.com

باب دوم

جامعات و کلیات میں
تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق

انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب لاہور میں متعدد مقالہ نگاران امام احمد رضا خان کے تعلیمی نظریہ پر اپنی تحقیقی کاوش پیش کر چکے ہیں۔ ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب میں ایم اے (ایجوکیشن) / ایم ایڈ / پی ایچ ڈی ایجوکیشن کے پروگرامز جاری ہیں۔ ادارہ ہذا سے ایم اے سطح کے مندرجہ ذیل مقالہ جات امام احمد رضا خان کے تعلیمی تصورات سے متعلق ہیں:

نمبر شمار	مقالہ نگاران	عنوان مقالہ	مقالہ نمبر
۱۔	خادم حسین و محمد اشرف (۱۹۸۰ء)	مولانا احمد رضا خان بریلوی کی اصلاحی و تعلیمی خدمات	۲۰۱۹
۲۔	عبدالوحید گل و رشید احمد (۱۹۸۴ء)	مولانا احمد رضا خان بریلوی کے تعلیمی نظریات و افکار	۲۵۳۸
۳۔	محمد اسلم و اصغر علی (۱۹۸۸ء)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کے افکار کی روشنی میں تصورِ تعلیم و نصاب	۳۴۴۳

Marfat.com

۴۔	چوہدری محمد یعقوب و محمد حفیظ کمبوہ (۱۹۹۰ء)	مولانا احمد رضا خان بریلوی اور مولانا مودودی کے تعلیمی نظریات و تصورات کا تقابلی جائزہ	۳۹۰۷
۵۔	محمد افضل و عبدالقیوم چوہدری (۱۹۹۱ء)	مولانا احمد رضا خان بریلوی کے تعلیمی نظریات وافکار	۴۶۸۳
۶۔	ایس شاہد علی نورانی (۱۹۹۲ء)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی علمی خدمات	۴۷۹۶
۷۔	حافظ ذوالفقار علی، غلام احمد (۱۹۹۹ء)	امام احمد رضا خان بریلوی کے تعلیمی نظریات کا جائزہ	---

مندرجہ بالا مقالات میں سے ایس شاہد علی نورانی (۱۹۹۲ء) کے مقالہ پر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (۱۹۹۳ء) تقدیم بھی پیش کر چکے ہیں جسے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے شائع کیا ہے۔ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۹ء تک کے تکمیل شدہ مقالات کی فہرست سے عیاں ہے کہ ادارہ تعلیم و تحقیق، جامعہ پنجاب، لاہور میں تعلیمی افکار رضا پر تحقیقی کام تسلسل سے جاری ہے۔ مذکورہ بالا مقالہ جات میں سے سیریل نمبر ۱، ۲، ۴ والے تھیسز اس وقت آئی ای آر لائبریری میں بوجوہ دستیاب نہ ہیں۔ بہرحال لائبریری میں دستیاب مذکورہ بالا تھیسز مقدار اور معیار لحاظ سے قابل تعریف ہیں۔ مقالہ نگاران نے تعلیمی تحقیق کے مروجہ اصولوں، ریسرچ ڈیزائن، تھیسس سٹینڈرڈ Format کو اپنانے کی معقول حد تک کوشش کی ہے۔ ان مقالات کے مشترکہ مندرجات میں امام

Marfat.com

احمد رضا خان کا فکری نقطہ نگاہ، تصور علم، علم کی اقسام بلحاظ ملکیت، فائدہ وضرر، نظریہ و کسب اور اہمیت وضرورت وغیرہ، تصور تعلیم، تصور معلّم و متعلّم، تصوّرِ نصاب، حکمتِ تدریس مرکزی اہمیت کے حامل ہیں۔

علی واحد (۱۹۹۹ء) نے اپنے مقالہ نمبر ۷ میں امام احمد رضا خان کے افکار کی روشنی میں تعلیم کی یہ تعریف پیش کی ہے:

''تعلیم ایک ایسا معاشرتی عمل ہے جس میں انسان کی قوتِ نظریہ وعلمیہ کو فساد سے محفوظ اور فضائل سے مزیّن کر کے حق و باطل کی صحیح پہچان کے بعد حصول رضائے الٰہی کے لیے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے قابل بنایا جاتا ہے تاکہ وہ اخری فلاح سے ہمکنار ہو۔'' (ص:۵۰)

فتاویٰ رضویہ میں امام صاحب نے علم کی یہ تعریف بیان کی ہے:

''علم وہ نور ہے جو شے اس کے دائرہ میں آ گئی منکشف ہوگئی اور جس سے متعلق ہوگیا اس کی صورت ہمارے ذہن میں مرتسم ہوگئی۔'' (علی واحد، ۱۹۹۹، ص: ۳۸)

محمد افضل وعبدالقیوم چوہدری (۱۹۹۱ء) کے مقالہ ''مولانا احمد رضا خان بریلوی کے تعلیمی نظریات وافکار'' سے ''معارفِ رضا'' ۲۰۰۲ء کے سالانہ ایڈیشن میں ایک آرٹیکل بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس تھیس (مقالہ) کی تیاری میں مقالہ نگاران نے ۳۵ ماخذوں سے استفادہ کیا ہے۔ مقالہ ۱۴۰ صفحات اور چار ابواب پر مشتمل ہے۔ تصور حقیقت، تصور قدر، تصور علم، طریق تدریس، غیر ملکی امداد اور تعلیم کے بارے امام صاحب کی رائے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ غیر ملکی امداد اور تعلیم کے بارے افضل

Marfat.com

چوہدری امام صاحب کی یہ رائے پیش کرتے ہیں کہ تعلیم کو عام کرنے، ہر فرد کو تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے لیے اگر اپنے وسائل ناکافی ہو جائیں تو چند شرائط کے ساتھ ایسی امداد قبول کرنا جائز ہے:

۱۔ ''امداد خلافِ شرع کاموں کے لیے نہ ہو۔

۲۔ مخالف شرع کاموں کی ترغیب کے لیے نہ ہو۔

۳۔ امداد کو کسی قومی مفاد پر ترجیح نہ دی جائے۔'' (۱۲۳۔۱۲۴)

سید شاہد علی نورانی (۱۹۹۲ء) کے مقالہ ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی علمی خدمات'' پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی نے تقدیم شائع کی ہے۔ تقدیم میں احمد (۱۹۹۳ء) لکھتے ہیں کہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ کئی سکالرز اس یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں امام احمد رضا پر تحقیقی مقالات پیش کر چکے ہیں اور کچھ کام کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر منیر الدین چغتائی صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ امام احمد رضا پر کام کے لیے فضلاء کی ہمت افزائی فرما رہے ہیں اور شعبہ تعلیم و تحقیق کے ڈاکٹر احسان اللہ صاحب لائق صد تبریک ہیں کہ ان کے شعبے سے سید شاہد علی نورانی نے امام احمد رضا پر تحقیقی مقالہ قلم بند کیا..... مقالے کو مندرجہ ذیل چار ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے:

باب اوّل: تعارف، موضوع، پس منظر

باب دوم: امام احمد رضا کی مختصر سوانح اور تاثرات وغیرہ

باب سوم: امام احمد رضا کی علمی خدمات اور عربی دانی

Marfat.com

باب چہارم: خلاصہ، نتائج، سفارشات وغیرہ"۔

احمد (۱۹۹۳ء) نے مقالہ نگار کی سفارشات کے ضمن میں اپنی طرف سے ان مندرجہ ذیل سفارشات کا اضافہ کیا ہے کہ:۔

۱۔ پاکستان کی تمام یونیورسٹیز میں امام احمد رضا چیئر قائم کی جائے۔

۲۔ امام احمد رضا پر کام کے لیے تحقیقی اداروں کو فنڈز مہیا کیے جائیں تاکہ وہ وظائف جاری کر سکیں۔

۳۔ ہر یونیورسٹی میں امام احمد رضا کی تصانیف اور امام احمد رضا پر شائع ہونے والے لٹریچر کے لیے الگ سیکشن قائم کیا جائے۔

۴۔ ریسرچ سکالرز کو کھلے دل سے ہر یونیورسٹی میں امام احمد رضا کی تصانیف پر ڈاکٹریٹ کرنے کی اجازت دی جائے۔

۵۔ عدالت عالیہ کے ججز کے لیے "فتاویٰ رضویہ" کا مطالعہ لازمی قرار دیا جائے۔

۶۔ قانون کے امتحانات میں امام احمد رضا پر ایک پرچہ کا اضافہ کیا جائے۔

۷۔ سائنس کے نصاب میں علوم عقلیہ میں امام احمد رضا کے آثار کا ذکر کیا جائے اور اس سے کماحقہٗ استفادہ کیا جائے۔

حافظ ذوالفقار علی و غلام احمد (۱۹۹۹ء) کا مقالہ پانچ ابواب اور ۸۲ صفحات پر مشتمل ہے مقالہ کی تیاری میں ۳۷ کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ۱۵ بنیادی ماخذ شامل ہیں جو کہ امام احمد رضا کی اپنی تصانیف ہیں۔ باب چہارم میں امام احمد رضا کے نظریۂ تعلیم کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

Marfat.com

یہاں ریگولر تھیسس کے علاوہ بعض طلبہ نے فلسفہ و تاریخ التعلیم کے ایم ایڈ کورس کے لیے اسلامی مفکرین تعلیم کے حوالہ سے امام احمد رضا خان کے فلسفہ تعلیم پر اسائنمنٹس بھی ضمنی طور پر جمع کروائی ہیں جو کہ طلبہ کے تحقیقی کام کا حصہ ہوتی ہیں۔ مثلاً سیشن (۲۰۰۳ء) کے لیے ماسٹر پروگرام ارلی چائلڈ ہڈ (Early Childhood) ایجوکیشن کے طالب علم محمد صادق نے کورس فلسفہ و تاریخ التعلیم کے لیے امام احمد رضا خان کے فلسفہ تعلیم پر اپنی اسائنمنٹ پیش کی ہے۔ سال ۲۰۰۵ء کے دوران انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور میں پی۔ ایچ۔ ڈی اسکالر محمد شبیر علی نے Philosphical Foundations of Education کے کورس کے لئے اپنے سپروائزر پروفیسر ڈاکٹر مہر محمد سعید اختر صاحب سے اپنے ٹرم پیپر کے لئے مندرجہ ذیل موضوع کی منظوری حاصل کی اور اسی پر اپنا ٹرم پیپر لکھا:

"Educational Thoughts of Imam Ahmad Raza Khan"

تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کے حوالہ سے بہر حال یہ ایک ابتدائی سطح کا ہی کام تھا۔

فیکلٹی آف ایجوکیشن، یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور سے شائع ہونے والے ریسرچ جرنل *Journal of Research in Education (JORIE)* میں شائع ہونے والے ایک آرٹیکل میں امام احمد رضا خان کی ان نصابی ترجیحات کا ذکر موجود ہے جو انہوں نے بچوں کے لئے اچھی شاعری کے انتخاب کے پیشِ نظر بیان کی ہیں ملاحظہ ہو:

Brailvi (1988 and 2003) states that children should

Marfat.com

be inspired to read good poetry. He priorities some most desirable poetry for the development of children's personalities. According to him. children should be motivated to read the poems centered around following topics:

1. Poems based upon God Gracious' glorification, i.e., Hamds (Hymns):
2. Poems extolling the Prophethood (*Sallallah-o -Alaih-i-Wa Alihee Wasallum*), i.e., Na'ats, the Prophet's Encomiums;
3. Poems in praise of the kith and kin of the Prophet Hazrat Muhammad (*Sallallah-o-Alaih-i-Wa Alihee Wasallum*), i.e.. Manqabuts for the Prophet's Aal-o-Ashaab (relatives & friends);
4. Poems paying homage or tributes to Ulama-i-Din (religious intellectuals) i.e. Manqabuts for the savants of religion.

Brailvi adds that other poems revolving around the theme of death and the events of life hereafter or to come may be selected for the children's reading material. However. he warns that poems oriented in the theme of debauchery or flirtation should not be taught to children. According to

Marfat.com

him, only such poetry is permissible and desirable for children whose objectives are solely in consonance with the teaching of Sharia. According to him, it is the duty of parents and teachers as well to make available appropriate poetry to the children.

Brailvi has focused upon benefiting from poetry for its moral and reformative aspects. He has prioritized ideological, social and religious aspect of poetry.

In the terminology of English poetry, Hamds, Na'ats and Manqabuts can be classified as epic or lyric poetry. They can take any form. They can adopt any technique through the entire range of rhythmical expression. Such poetry will be very useful for building learners language capacity and character.

REFERENCE:

Dr. Shahid, Muhammad Saeed & Jundran, Saleem Ullah. (2006). Building learners Language Capacity and Character in EFL Class room through Poetry- Lessons. *Journal of Research in Education, 1(1)*, 59-60.

Marfat.com

اس جرنل (JORIE) کے چیف ایڈیٹر جناب پروفیسر ڈاکٹر نیّر رضا زیدی ہیں اور جناب ڈاکٹر محمد سعید شاہد (ایسوسی ایٹ پروفیسر) نے اسے بحیثیت ایڈیٹر مرتّب کیا ہے۔

جامعہ پنجاب کے اسسٹنٹ پروفیسر آف ہسٹری محمد اقبال چاولہ صاحب نے ۱۸ جون ۱۹۹۸ء کو امام احمد رضا خان کے فلسفہ تعلیم کے ایک مسودہ پر راقم کو اپنی یہ قلمی رائے دی تھی:

"امام احمد رضا خان کے نزدیک حصولِ تعلیم کا مدعا خداشناسی اور خدارسی ہے۔ تفہیمِ مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور احترامِ مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر آپ کی تعلیم کا محور ہے۔ مادی مقاصد کے حصول کے لیے تعلیم بے کار اور لاحاصل ہے جب تک اس میں روحانیت کا درس نہ ہو۔ علم دین اس قدر سیکھنا کہ مذہب سے آگاہی ہو تو یہ فرضِ عین ہے۔ معلم کے لیے لازم ہے کہ وہ خوش مزاجی اور نرمی سے تعلیم دے۔ استقرائی، استخراجی اور سائنسی اندازِ فکر کے تحت بچوں کو تعلیم دی جانی چاہیے۔ تعلیم کے فروغ کے لیے مستند اساتذہ کو امام احمد رضا سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ حضرت احمد رضا خان کے تعلیمی فلسفہ کو نہ صرف انیسویں صدی کے آخری حصے اور بیسویں صدی کی ابتدائی دھائیوں میں پسند کیا گیا بلکہ مدارس میں نصاب کے طور پر بھی رکھا گیا۔ آج بھی ان کے نظریات اور بتائے ہوئے نصاب کو مختلف تعلیمی اداروں میں پڑھایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صرف ان کے مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ ہی ان کے نظریات کو پسند کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو ان کے مذہبی نظریات سے اختلاف

Marfat.com

رکھتے ہیں ان کے تعلیمی فلسفہ سے استفادہ کرتے ہیں۔"

ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان (یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور)

ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان، پنجاب یونیورسٹی لاہور نے تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کی مناسبت سے مندرجہ ذیل مقالہ شائع کیا ہے:۔

سلیم اللہ جندران (۲۰۰۵ء)، امام احمد خان کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام کا اجمالی مطالعہ، *جرنل آف دی ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان، جلد نمبر xxxxII، شمارہ نمبر 1،* صفحات ۲۲۷۔۲۸۱۔

اس مضمون میں پاکستان کی مختلف جامعات اور ایجوکیشن کالجز میں امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر کئے گئے تحقیقی کام کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ اندرونِ ملک، بیرونِ ملک متعدد غیر سرکاری، مذہبی و تحقیقی اداروں کے تحت شائع ہونے والے تعلیمی افکارِ رضا سے متعلقہ کام کا بھی تعارف پیش کیا گیا ہے۔اس مضمون کے آخر میں تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کے لئے سولہ (۱۶) نئے موضوعات بھی درج کئے گئے ہیں تاکہ مستقبل کے محققین امام احمد رضا خان کی تعلیمی فکر کے ان اہم گوشوں پر مزید تحقیقی کام کر سکیں۔نیز بارہ (۱۲) سفارشات بھی درج ہیں۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

(ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن و ایجوکیشنل ٹریننگ)

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ایجوکیشن و شعبہ ایجوکیشنل ٹریننگ میں امام

Marfat.com

احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر حال ہی میں تحقیقی کام کا آغاز ہوا ہے۔ رانا محمد دلشاد، لیکچرر ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۲ء منعقدہ کراچی کے لیے ریسرچ آرٹیکل

Imam Ahmed Raza's Concept of a Teacher تحریر کیا تھا جسے ادارہ تحقیقات احمد رضا نے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ اسے بجا طور پر ایک معیاری کاوش کہا جا سکتا ہے۔

ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشنل ٹریننگ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں عظیم اللہ جندران کا مندرجہ ذیل مقالہ (ایم ایڈ) سیشن ۲۰۰۲ء چیئرمین شعبہ، اسسٹنٹ پروفیسر جناب محمد وحید صاحب کی زیرِ نگرانی مکمل ہوا:

عنوان مقالہ: ''امام احمد رضا خان اور علامہ محمد اقبال کے تعلیمی نظریات کا تقابلی جائزہ''

مستقبل میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (انٹرنیشنل) کراچی مختلف جامعات کے شعبہ اقبالیات اور اقبال اکادمی لاہور کے تعاون سے رضا شناسی اور اقبال شناسی کے مشترکہ پراجیکٹس پر بھی تحقیقی کام شروع کروا سکتا ہے بلکہ یہ تقابلی مطالعہ احمد رضا اور اقبال شناسی کی بہتر تفہیم کے لیے زیادہ کارآمد رہے گا۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ تحقیق و جائزہ نے اپنے ششماہی جریدے ''علم کی روشنی'' میں امام احمد رضا خان کے فلسفۂ تعلیم کے ایک اہم اور بنیادی پہلو کے حوالہ سے راقم کا یہ مضمون شائع کیا ہے۔

Marfat.com

سلیم اللہ جندران (۲۰۰۰ء)، علمیات: امام احمد رضا خان کی نظر میں، **علم کی روشنی** ۲۰۰۰ء، جلد۲، شمارہ۲، صفحات ۳۲۔۴۵

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد کے جریدہ میں تعلیمی افکارِ رضا کی مناسبت سے مندرجہ ذیل مضمون بھی شائع ہو چکا ہے:

عظیم اللہ جندران (۲۰۰۴ء)، معلّم و متعلّم: فکرِ رضا کی روشنی میں، علم کی روشنی ۲۰۰۴ء، جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۲، صفحات: ۸۳۔۹۲

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے شعبہ اقبالیات میں امام احمد رضا خان اور علامہ محمد اقبال کے نظریاتِ تعلیم کے تقابلی جائزہ پر تحقیقی کام کی بھرپور ضرورت اور گنجائش ہے۔ دونوں شخصیات قادر الکلام شاعر ہیں۔ نعت گوئی، عشق رسول ﷺ دونوں مفکرین ملت کا مشترک اثاثہ رہا ہے۔ دو قومی نظریہ کا احیاء، بیداریٔ ملّت، اتحادِ امت، پیرویٔ اسلاف، تہذیب مغرب سے بیزاری، روحانی تربیت و محبت اولیاء، مذہب اور سائنس متعدد ایسے مشترک پہلو ہیں جن پر مستقبل کے محققین کو کام کرنا چاہیے۔ کلامِ رضا اور کلامِ اقبال کے روحانی پہلو پر آج مسلم دنیا کو متحد کرنے کی اشد ضرورت ہے یہ پیغام مؤثر انداز میں تعلیم کی صورت میں ہی دیا جا سکتا ہے۔

پروفیسر دلاور خاں (نومبر ۲۰۰۶ء) نے رضا ہائر ایجوکیشنل ریسرچ پراجیکٹ کے تحت مندرجہ ذیل عنوان پر ایک جامع ریسرچ پلان پیش کیا ہے:

"علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کے افکار میں ذہنی و تحقیقی روابط کا تحقیقی مطالعہ"

ڈاکٹریٹ سطح کے اس ریسرچ پلان میں ایک باب "علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کے

Marfat.com

تعلیمی افکار میں ذہنی روابط" کے نام سے بھی مختص کیا گیا ہے۔ اس مفصل پلان کو ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی نے اپنے ماہنامہ "معارفِ رضا" (نومبر ۲۰۰۶ء) میں شائع کیا ہے۔

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لوئر مال، لاہور

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لوئر مال لاہور میں محمد امین جنجوعہ نے ایم ایڈ (سیکنڈری) کی ڈگری کے حصول کے لیے جزوی تکمیل کے طور پر مندرجہ ذیل مقالہ تحریر کیا ہے:

"احمد رضا خان بریلوی کے افکار کی روشنی میں تصورِ تعلیم"۔

یہ مقالہ نمبر 98-M-46 ایک سو اڑتالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ پانچ ابواب پر مبنی ہے۔ ابواب کے عنوانات یہ ہیں:

باب اول:	تعارف
باب دوم:	حالاتِ زندگی
باب سوم:	تصورِ حقیقت
باب چہارم:	تعلیم کا مفہوم
باب پنجم:	خلاصہ، حاصلات، سفارشات

اس مقالہ کی تیاری میں ۲۴ ماخذوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان ۲۴ ماخذوں میں سے آٹھ (۸) تصانیف امام احمد رضا خان کی اپنی تحریر کردہ شامل ہیں۔ بقیہ دیگر مصنفین کی ہیں۔ ابواب کی دی گئی ترتیب تعلیمی تحقیقی مقالہ کی مروجہ ترتیب سے مختلف ہے کیونکہ تعلیمی تحقیقی مقالہ جات میں باب دوم لٹریچر ریویو (متعلقہ ادب کا مطالعہ) اور باب سوم طریق تحقیق (Research Methodology) سے متعلق ہوتا ہے۔

Marfat.com

فاضل مقالہ نگار (جنجوعہ ۱۹۹۸ء) نے مقالہ کی تیاری کے دوران مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''احمد رضا خان بریلوی کی اکثر کتب عربی اور فارسی زبان میں ہیں اس لیے زیادہ منظر عام پر نہ آسکیں۔ عربی و فارسی پر مکمل عبور نہ ہونے کی وجہ سے تمام کتب سے استفادہ مشکل ہے اس لیے ان کے تراجم اور اردو کی کتب پر اکتفا کیا گیا۔'' (ص:۱۱)

موصوف نے اپنے مقالہ کے آخر میں احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کی روشنی میں کلاس اول تا ہشتم مختلف درسی کتب کے لیے اصلاحات/اطلاقات (صفحہ ۹۹۔۱۰۲) پیش کی ہیں وہ خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ مقالہ ہذا کی سپروائزری کمیٹی کے چیئرمین پروفیسر چوہدری مقصود احمد تھے اور پروفیسر سید توقیر محمود ممبر مقالہ تھے۔

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فار ویمن لاہور

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فار ویمن لاہور میں ایم اے ایجوکیشن (ایلیمنٹری) سیشن ۲۰۰۱۔۱۹۹۹ء کے دوران یہ تحقیقی مقالہ تحریر کیا گیا:

نگران مقالہ	تحقیق کنندگان
محترمہ کوثر تسنیم ایسوسی ایٹ پروفیسر	۱۔ غزالہ سعید
	۲۔ توصیف زمان

عنوان: امام احمد رضا خان بریلوی کے تعلیمی تصورات کا تحقیقی جائزہ

یہ مقالہ ۱۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ محققین نے اس مقالہ کی تیاری میں ۲۳ کتب اور چھ (٦) اخبارات و جرائد سے استفادہ کیا ہے۔ سات بنیادی ماخذوں یعنی امام

Marfat.com

صاحب کی اپنی تصانیف سے متعلقہ مواد لیا گیا ہے۔مقالہ کی حدودِ کار یہ رکھی گئیں:

۱۔امام احمد رضا کا فلسفۂ حیات

۲۔تصورِ علم

۳۔تصورِ تعلیم

۴۔نصابِ تعلیم

۵۔ذریعۂ تعلیم

۶۔طریقۂ تدریس

۷۔امام احمد رضا خان کا طریقہ تحقیق

محققین نے اس مقالہ کی تیاری میں دستاویزی طریقہ تحقیق اختیار کیا ہے۔ مقاصدِ تحقیق کے ساتھ چھ مفروضات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ بہرحال بیان کردہ چھ مفروضات کو مرحلہ وار تحقیق کی رُو سے درست یا غلط ثابت نہیں کیا گیا۔مزید مقالہ کے ابواب کی ترتیب بھی تعلیمی تحقیق کے مقالہ جات کی مروجہ ترتیب سے ہٹ کر ہے۔ حدودِ کار کے پیشِ نظر محققین نے متعلقہ مواد بہتر پیش کیا ہے جو کہ قابلِ تعریف کاوش ہے۔بعض مقامات پر متعلقہ موضوعات کے نکات ثابت کرنے کے لیے مثالیں دی جانی چاہئیں تھیں ان کی کمی ہے۔حوالہ جات کا انداز اصلاح طلب ہے۔امام احمد رضا کے طریقہ تحقیق کا ذکر اس مقالہ میں خوبصورت اضافہ ہے۔

اپنے تربیتی کالج کی حدود سے باہر واقع متعلقہ لائبریریز تک رسائی کے لیے طالبات کی مشکلات۔ اور متنوع متعلقہ مواد کی عدم دستیابی، کالج میں تحقیقی مقالہ کی

Marfat.com

تیاری ورہنمائی کے لیے محدود وقت اور دیگر مالی مسائل کے پیش نظر ایم اے سطح کی یہ کوشش اوسط درجہ سے یقیناً بہتر ہے۔

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد

اکیڈمک سیشن ۲۰۰۰۔۱۹۹۸ء کے دوران رجسٹرار ماسٹر فیکلٹی آف ایجوکیشن، اسسٹنٹ پروفیسر عبدالغفار گوہر نے سمسٹر سسٹم کے تحت ایم ایڈ کورس کے پرچہ فلسفہ تاریخ التعلیم کی کورس آؤٹ لائن میں اسلامی مفکرین تعلیم کی فہرست میں امام احمد رضا خان کا نام بھی شامل کیا ہے۔ موصوف نے گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد کے سالانہ مجلّہ ''الاستاذ'' ۹۸۔۱۹۹۷ء گولڈن جوبلی نمبر کے لیے ''امام احمد رضا خان کے تعلیمی نظریات'' پیش کیے جو کہ مذکورہ ایڈیشن میں شائع ہو چکے ہیں۔ گوہر صاحب کا یہی مضمون بعد ازاں روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ ۲۰۰۱ء میں ''معارفِ رضا'' کے دارالعلوم منظر اسلام بریلی نمبر میں بھی اس کی اشاعت ہوئی ہے۔ اسی کالج کے شعبہ ایم ایڈ سے مندرجہ ذیل تھیسس بھی پیش کیے جا چکے ہیں:

۱۔ خالدہ پروین (مقالہ نگار)، مولانا احمد رضا خان بریلوی کے تعلیمی افکار ونظریات کا جائزہ، (۱۹۹۷ء)

۲۔ ایس ایم وارث (مقالہ نگار)، اصلاحِ معاشرہ کے لیے امام احمد رضا خان کی سعی وکاوش کا جائزہ (۱۹۹۹ء)

خالدہ پروین نے اپنا مقالہ اسسٹنٹ پروفیسر مسز فوزیہ اکرام کی زیر نگرانی تحریر کیا تھا جبکہ ایس ایم وارث کے مقالہ کے نگران اسسٹنٹ پروفیسر نذیر احمد کھوکھر تھے۔

Marfat.com

خالدہ پروین کا مقالہ ۵ ابواب اور ۸۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ ابواب کی ترتیب یہ ہے:

باب اول: تعارف

باب دوم: سوانحی خاکہ و علمی مقام و مرتبہ

باب سوم: اعلیٰحضرت احمد رضا بریلوی اور نظریۂ تعلیم

(فصل اول: فلسفۂ حقیقت، فصل دوم: تصور قدر، نصابِ علم)

باب چہارم: اصلاحِ رسوم

(قبور اور مزاروں پر حاضری، مزاروں پر چراغ جلانا، میّت پر رونا، انگوٹھے چومتے وقت منہ سے آواز نکالنا وغیرہ)۔

باب پنجم: امام احمد رضا بریلوی اور دوسرے مسلم مفکرین کے تعلیمی نظریات کا تقابلی جائزہ

خلاصہ، نتائج، سفارشات

(مقالہ کے آخر پر کتابیات میں ۵۰ ماخذ درج کیے گئے ہیں جبکہ ۹ اخبارات و جرائد کی فہرست الگ دی گئی ہے)

سفارشات میں خالدہ پروین نے امام بریلوی کی تعلیمات کی روشنی میں چند تبدیلیوں کی سفارش کی ہے اور تحقیق کنندگان کو مزید اعلیٰحضرت کے معاشی نکات، ریاضی کی خدمات اور اعلیٰحضرت کی دوقومی نظریہ کے احیاء کے لیے کی گئی کوششوں کے تحریک پاکستان پر اثرات کا جائزہ لینے کی بھی سفارش کی ہے۔

Marfat.com

جناب ایس۔ایم۔وارث نے اپنے مقالہ میں اعلیٰحضرت کی اصلاحِ معاشرہ کی خاطر کی گئی کوششوں کو موضوع بنایا ہے اور امام صاحب کی برصغیر میں معاشرتی برائیوں اور بدعات کے تدارک وسدباب کے لیے کی گئی کاوش کو پیش کیا ہے۔

امام صاحب مخلوط نظامِ تعلیم کے حق میں نہیں ہیں مثلاً استاد سے لڑکی کے پردہ کے بارے امام صاحب کی رائے بڑی واضح ہے۔ امام احمد رضا خان بریلوی (۱۹۸۸ء) موضوع ٹاہ ضلع بریلی کے محمد خان صاحب کے سوال کہ ''لڑکی کا پردہ استاد سے بعد بلوغ ہونا چاہیے یا قبل بلوغ بھی/محررہ ۱۲ رجب ۱۳۱۳ھ'' کے جواب میں اپنی یہ رائے پیش کرتے ہیں:

''(رہا) پردہ اس میں استاذ و غیر استاذ، عالم و غیر عالم، پیر، سب برابر ہیں۔ نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو سب غیر محارم سے پردہ واجب اور نو سے پندرہ سال تک اگر آثار بلوغ ظاہر ہوں تو واجب اور نہ ظاہر ہوں تو مستحب خصوصاً بارہ برس کے بعد بہت مؤکد کہ یہ زمانہ قرب بلوغ وکمال اشتہا کا ہے۔ ومن لم یعرف اهل زمانه فهو جاهل نسأل الله العفو والعافیة والله تعالیٰ اعلم''۔(ص:۱۲۳)

ایم اے ایجوکیشن سیشن (۲۰۰۰۔۱۹۹۸ء) وایم ایڈ سیشن (۱۹۹۹ء) کے پیپر فلاسفی آف ایجوکیشن سمسٹر فرسٹ (فائنل ٹیسٹ) میں مندرجہ ذیل سوال بھی سیٹ کیا گیا تھا۔

Q. Write up educational views of any one of the following Muslim thinkers:

a) Imam Ahmed Raza

Marfat.com

b) Maulana Sayyed Maudoodi

مزید برآں 'بزمِ تحقیق' گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد نے محترم انچارج بزم تحقیق اور محترم رجسٹرار ایم۔ایڈ فیکلٹی کی وساطت سے ۱۹۹۸ء میں پرنسپل صاحب گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد سے مندرجہ ذیل قرارداد کی منظوری حاصل کی تھی:

"The inclusion of Imam Ahmed Raza Khan's educational thoughts and contribution in the subject of education, respectively, at inter, degree and master levels."

بعد ازاں اس مکمل قرارداد کی نقول بزمِ تحقیق گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد نے وفاقی وصوبائی وزارتِ تعلیم کی نصاب ونگ کو بھجوائی تھیں۔قرارداد کے متن میں بنیادی طور پر یہ جواز پیش کیا گیا تھا کہ پاکستان کی مختلف جامعات میں بی ایڈ/ ایم ایڈ کورسز اور ایم۔اے سطح کے ایجوکیشن سبجیکٹ میں اسلامی مفکرین تعلیم کی حیثیت سے امام غزالی، علامہ ابن خلدون، شاہ ولی اللہ، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے تعلیمی نظریات شاملِ نصاب ہیں۔امام احمد رضا خان کے فلسفۂ تعلیم کو بھی ان کے ہمعصر اور بعد کے مفکرین وفلاسفرز نے علمی لحاظ سے گراں مایہ قرار دیا ہے اور اسلامی فلسفۂ تعلیم کے فروغ کے حوالہ سے ممد ومعاون اور امتیازِ فکر کا حامل قرار دیا ہے۔مسلمانوں کی تعلیمی ترقی اور موجودہ تعلیمی نظام کی اصلاح کے لیے امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کی اپنی افادیت ہے۔ان میں عصر حاضر کے متعدد تعلیمی مسائل کا حل موجود ہے۔لہذا انہیں بھی بی ایڈ/ ایم ایڈ کورسز کے مضمون فلسفہ و تاریخ

Marfat.com

تعلیم اور انٹر، ڈگری، ایم اے سطح پر ایجوکیشن کے مضمون میں شامل کیا جائے۔

اس قرار داد کے ضمن میں مصنف یہ تبصرہ ضروری سمجھتا ہے کہ کسی بھی مفکر کے نظریات وخدمات کی نصاب میں شمولیت سے پہلے یہ ضروری ہے کہ وہ مربوط انداز میں معیاری طور پر یکجا دستیاب ہوں متعلقہ سطح کے طلباء واساتذہ کے لیے قابل فہم ہوں اگر چہ امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کی گہرائی، وسعت، جامعیت اور افادیت و بلاغت سے انکار ممکن نہیں مگر وہ آپ کی مختلف عربی، فارسی کتب اور فتاویٰ کے ابواب کی صورت میں بکھرے ہوئے ہیں۔ چند ایک محققین نے اس سمت بنیادی کام کیا ہے (اس کا ذکر آگے موجود ہے)۔ ان سے صحیح استفادہ کے لیے اورینٹل لینگوایجز کے ایکسپرٹس اور ماہرین تعلیم کی مزید خدمات کی اس سمت ابھی اشد ضرورت ہے اور سب سے اہم کام ترجمہ سازی کا ہے۔ وہاں عربی، فارسی اور ہندی کا بکثرت استعمال موجود ہے۔ مزید برآں آپ کے مواد کی طوالت بھی حائل ہے مثلاً آپ کی تصانیف میں تقریباً زیادہ تر تحقیقی انداز پایا جاتا ہے کئی مقامات پر ایک ایک نکتے کو ثابت کرنے کے لیے ایک ایک سو سے زیادہ دلائل، شواہد اور حوالہ جات دیئے گئے ہیں (آپ کے ایسے اندازِ تحقیق کا ذکر سعید، زمان (۲۰۰۳ء) کے مقالہ سے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے)۔ اس قدر وسیع مواد مطالعہ وتجزیہ کے لیے بھرپور وقت اور مہارت کا بھی تقاضا کرتا ہے۔

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، فیصل آباد میں ایم۔ایڈ کے طالبعلم محمد افضل صدیقی نے اسسٹنٹ پروفیسر عبدالغفار گوہر صاحب کی زیرِ نگرانی مندرجہ ذیل موضوع پر تحقیقی مقالہ پیش کیا ہے:

Marfat.com

A Comparative Study of Modern Educationists Thougths
VS
Ahmad Raza Hanfi's Educational Thoughts

ایم ایڈ سیشن ۰۵۔۲۰۰۴ء کا یہ مقالہ ۲۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ پانچ ابواب پر مبنی ہے۔اس کے دوسرے باب مین امام احمد رضا خان حنفی کے تعلیمی نظریات کا موازنہ، روسو، ڈوئیؔ اور پستالوزی کے تعلیمی نظریات سے پیش کیا گیا ہے۔اس تھیسس کے صفحات ۲۲ تا ۱۰۱ پر امام احمد رضا خان کی حیات وخدمات کو رقم کیا گیا ہے۔
اسی باب میں محقق نے مندرجہ ذیل موضوع پر بھی متعلقہ ادب پیش کیا ہے:

Impact of A'la Hazrat Imam Ahmad Raza Khan on the world today. اس سٹڈی کی تکمیل کیلئے ۲۷ آئیٹمز پر مبنی ایک سوالنامہ (Questionnaire) تیار کیا گیا تھا۔فیصل آباد سٹی کے پندرہ مردانہ اور پندرہ زنانہ تعلیمی اداروں سے پچاس مرد اور پچاس خواتین اساتذہ کا convenient sampling کے ذریعے انتخاب کیا گیا۔ٹیچرز کی لسٹ رینک آرڈر کے تحت تیار کی گئی تھی اور مذکورہ سوالنامے پر اُن کی آراء حاصل کی گئیں۔اہم حاصلات یہ تھیں کہ پچاسی فی صد اساتذہ نے رائے دی کہ امام احمد خان کے تعلیمی نظریات کے مغربی ماہرین تعلیم سے مختلف ہیں۔بانوے فیصد اساتذہ کی یہ رائے تھی کہ امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار عصرِ حاضر کے تعلیمی نظام کیلئے قابل عمل اور مفید ہیں۔نوے فی صد اساتذہ نے یہ رائے پیش کی کہ امام احمد رضا خان کے تعلیمی نظریات نفسیاتی اصولوں پر مبنی ہیں۔سو فی صد اساتذہ کی یہ متفقہ رائے تھی کہ تعلیمی افکار رضا اسلامی طرز زندگی کو

Marfat.com

اُجاگر کرتے ہیں۔ چورانوے فی صد اساتذہ نے سوالنامہ کے ایک آئیٹم پر اپنی یہ رائے پیش کی تھی کہ مغربی ماہرین تعلیم مغربِی طرز زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ اِس سٹڈی کے اہم نتائج اور اطلاقات یہ تھے کہ اسلامی ماہرین تعلیم اسلامی طرزِ زندگی اپنے افکار سے اجاگر کرتے ہیں جبکہ مغرب کے مفکرین تعلیم کے افکار سے تہذیب مغرب اور مغربی طرز زندگی جھلکتا ہے۔ اسلامی مملکت پاکستان کو مسلم مفکرین تعلیم کے افکار ونظریات کو ترویج دینی چاہیے۔

تعلیمی افکارِ رضا پر تحریر کردہ تحقیقی مقالات میں سے محمد افضل صدیقی صاحب کا یہ مقالہ اس حوالہ سے منفرد ہے کہ یہ انگریزی زبان میں تحریر کیا گی ہے، اسلوبِ بیان نہایت شائستہ اور موزوں ہے۔ نگران مقالہ جناب عبد الغفار گوہر (اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، فیصل آباد) کی رہنمائی میں مکمل ہونے والی یہ تحقیقی کاوش قابلِ تحسین ہے۔ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد کو آجکل یونیورسٹی آف ایجوکیشن فیصل آباد کیمپس کا نام دے دیا گیا ہے۔

وفاقی گورنمنٹ اردو کالج، کراچی:

وفاقی گورنمنٹ اردو کالج، کراچی سے سید صابر حسین شاہ نے ۱۹۹۱۔۱۹۹۲ء میں مندرجہ ذیل مقالہ تحریر کیا ہے:

''اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں کا نظریۂ تعلیم اور اس کا اطلاقی پہلو''

اس مقالہ کے نگران اعجاز احمد (حال اسسٹنٹ پروفیسر، فیکلٹی آف ایجوکیشن،

Marfat.com

وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی) تھے۔ یہ اسٹڈی فیلڈ ریسرچ پر مبنی تھی، مقالہ نگار نے پانچ ابواب، ایک سو پانچ صفحات میں اسے مکمل کیا۔ خلاصہ ونتائج مقالہ کے صفحہ ۸۴ تا ۸۹ پر محیط ہیں۔ مقالہ کے آخر میں اڑتیس ریفرینسز درج ہیں۔ اس مقالہ کی ایک کاپی ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی میں بھی موجود ہے۔

وفاقی گورنمنٹ اردو کالج، کراچی کے مرکزِ تحقیق و مذاکرات، شعبۂ تعلیم وفاقی گورنمنٹ اردو کالج، کراچی سے مندرجہ ذیل آرٹیکل بھی شائع ہو چکا ہے:

ارم ناز (۱۹۹۶ء)، احمد رضا خاں کا نظریۂ تعلیم، مجلّہ **تعلیمات**، صفحہ ۸۹ تا ۱۰۷

مجلّہ ''تعلیمات'' کے مدیر اعلیٰ اعجاز احمد ہیں۔ اس آرٹیکل کے آخر میں امام احمد رضا خاں صاحب کے نظریۂ تعلیم کے عملی اطلاق کے لئے گیارہ سفارشات دی ہوئی ہیں اور آخر میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر امام احمد رضا خاں صاحب کے نظریۂ تعلیم کو نافذ کیا جائے تو ہمارے نظامِ تعلیم کی تمام تر خامیوں کو دور کرنا ممکن ہے۔

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، فیڈرل بی ایریا، کراچی ۳۸

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، فیڈرل بی ایریا، کراچی سے مقالہ نگار محمد عارف نے سیشن ۱۹۹۷ء۔ ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ ذیل عنوان سے تحقیقی مقالہ برائے جزوی تکمیل شرائط سند ایم۔ ایڈ، یونیورسٹی آف کراچی کے لئے جمع کرایا:

''امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیمی نظریات وافکار کا تحقیقی جائزہ''

یہ مقالہ پروفیسر رؤف احمد خاں، پرنسپل، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، فیڈرل

Marfat.com

بی ایریا، کراچی کی زیرِ نگرانی لکھا گیا۔ یہ پانچ ابواب، ایک سو پچیس صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں صفحہ ۱۰۱ پر محقق ''امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم ہی کیوں؟'' کے ذیلی عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ:

امام صاحب کے نظریۂ تعلیم کی بنیادی خصوصیات یہ ہیں کہ علم کا سر چشمہ ذاتِ باری تعالیٰ ہے، تعلیم کا بنیادی مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہے، روحانی تعلیم کو اہم مقام حاصل ہے، معیارِ صداقت کا پیمانہ شریعت مطہرہ ہے، فاعلِ کُل ذاتِ باری تعالیٰ ہے، نظریۂ تعلیم کی بنیاد اسلامی نظریۂ حیات ہے۔

محقق مزید لکھتے ہیں کہ امام صاحب کے نظریۂ تعلیم میں متوازن تعلیم کا تصور موجود ہے۔ رضوی نظریۂ تعلیم میں مسلم سائنس کا تصور پایا جاتا ہے۔ رضوی نظریۂ تعلیم طبیعات اور مابعد الطبیعات پر بحث کرتا ہے۔

اس تھیسس میں چوتھا باب بالخصوص ''اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیمی افکار کا جائزہ'' پر مشتمل ہے۔ اس کے آغاز میں امام صاحب کے تصورِ الٰہ، تصورِ کائنات، تصورِ انسان، علم کی حقیقت اور مقصدِ تعلیم پر بحث کی گئی ہے۔

یہاں سے سال ۲۰۰۰۔۱۹۹۹ء کے دوران ولی محمد ترک نے انفرادی مطالعہ (Individual Study) کے تحت ''مولانا احمد رضا خان بریلوی اور ان کے تعلیمی افکار و نظریات'' کے موضوع پر یہ مقالہ تحریر کیا ہے۔ یہ مقالہ بقول ترک (۲۰۰۳ء) محمد شکیل احمد استاد جامعہ ملیہ کراچی کی نگرانی میں لکھا گیا ہے (بہر حال مقالہ کے ٹائٹل پر نگرانِ مقالہ کا نام رقم نہیں ہے) اسے گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیڈرل بی ایریا

Marfat.com

کراچی سے برائے جزوی تکمیل سند ایم ایڈ، یونیورسٹی آف کراچی میں پیش کیا گیا تھا۔

جامعہ کراچی کے شعبہ ایجوکیشن اور اس سے ملحقہ کالجز آف ایجوکیشن میں ایم ایڈ تھیس کا انداز (Pattern) جامعہ پنجاب کے شعبہ ایجوکیشن اور ملحقہ ایجوکیشن کالجز سے کچھ مختلف ہے مثلاً فاضل مقالہ نگار نے یہ مقالہ ''انفرادی مطالعہ'' کے تحت لکھا ہے۔ یہ سو (۱۰۰) نمبر کا ہے۔ ایم ایڈ تھیس (ریسرچ سٹڈی) اس کے علاوہ ہے جو دو سو نمبر (۲۰۰) کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک سو نمبر (۱۰۰ نمبر) کا یہ انفرادی مطالعہ اٹھاون (۵۸) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ انفرادی مطالعہ ابواب کی بجائے عنوانات کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے۔ ابواب بندی موجود نہیں ہے۔ عنوانات کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ حالات

۲۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی کا نظریۂ تعلیم

۳۔ اسلامی تعلیم

۴۔ تعلیم میں نظریاتی اقدامات

۵۔ تعلیم سے متعلق اکابر ماہرین تعلیم کے نظریات

۶۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی کے اہم نظریات

۷۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی کا مقیاس ذہانت

۸۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی بحیثیت ایک عظیم ماہر تعلیم

۹۔ الارشاد (تعلیمی نظریات)

۱۰۔ تصنیفات

Marfat.com

۱۱۔ تبصرہ

۱۲۔ کتابیات

اس مقالہ کی تحریر میں کل آٹھ کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کے لیے مقالہ نگار نے ثانوی ماخذ ۔"امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم" از جلال الدین قادری، سے ہی زیادہ استفادہ کیا ہے۔ بنیادی ماخذ فتاویٰ رضویہ کے علم التعلیم سے متعلق فتاویٰ کو نہیں دیکھا گیا۔ اگرچہ انفرادی مطالعہ کی حیثیت سے کراچی کی سطح پر یہ ایم ایڈ انفرادی سٹڈی ایک بہتر آغاز ہے مگر ایم ایڈ تھیس ہونے کی حیثیت سے اس میں امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات پر بالخصوص جزئیات کے تحت کم لکھا گیا ہے۔ اجمالی انداز میں امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات کو پیش کیا گیا ہے۔ اگر فکرِ رضا کی روشنی میں مقاصدِ تعلیم، نصابِ تعلیم، طریق تدریس، تعلیم و تربیت، جائزہ جیسے موضوعات کو بھی مختصراً زیر بحث لایا جاتا تو موضوع کی مناسبت سے یہ ایک جامع انفرادی مطالعہ ہوتا۔

محقق مذکور نے یہ قلمی مقالہ (Hand written paper) نہایت خوش خط تحریر کیا ہے جس کے لیے وہ خراجِ تحسین کا مستحق ہے۔

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، فیڈرل بی ایریا، کراچی کے ہی ایک تحقیق کنندہ دلاور خاں نے ۲۰۰۳۔۲۰۰۴ء کے دوران "اسلامی فلسفۂ علم کا تحقیقی مطالعہ" کے عنوان سے ایم۔ایڈ کا مقالہ تحریر کیا ہے۔ مقالہ نگار نے اس میں علمیات کے موضوع پر مسلم مفکرِ تعلیم علامہ احمد رضا خاں کی تحقیقات بھی صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۸ پر پیش کی ہیں مثلاً

Marfat.com

۱۔ علم کے ذرائع

۲۔ علم کی اقسام بلحاظ اہمیت وضرورت

۳۔ علم کی اقسام بلحاظ ملکیت

۴۔ علم کی اقسام بلحاظ ذریعۂ علم

۵۔ علم کی اقسام بلحاظ نفع و نقصان

۶۔ علم کی اقسام بلحاظ حقیقتِ علم

۷۔ علم کی اقسام بلحاظ نظریہ وکسب

کے متعلق امام احمد رضا خاں کی فکر کو وضاحت کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، ملیر، کراچی

جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، ملیر، کراچی میں مندرجہ ذیل انفرادی مطالعہ ۲۰۰۵۔۲۰۰۶ء سیشن میں مکمل ہوا ہے۔

عنوان مقالہ:

''امام احمد رضا خاں بریلوی کے افکار ونظریات کا انفرادی مطالعہ''

مقالہ نگار: منور سلطانہ

رہنمائی: پروفیسر شوکت علی خانزادہ

یہ مقالہ ۹۹ صفحات پر مبنی ہے۔ اس میں امام احمد رضا خاں کے سائنسی و تعلیمی نظریہ وفکر کو صفحات ۷۵ تا ۷۸ پر بیان کیا گیا ہے۔

مزید برآں دو تحقیقی مطالعات زیرِ تکمیل ہیں:

Marfat.com

۔ عنوان مقالہ:

''جدید ماہرینِ تعلیم اور احمد رضا حنفی کے تعلیمی نظریات کا تقابلی مطالعہ''

مقالہ نگار:

عابدہ شاہین، طالبہ ایم۔ایڈ سیشن ۲۰۰۶۔۲۰۰۷ء

زیر نگرانی:

پروفیسر دلاور خان (پرنسپل، جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، ملیر کراچی)

۲۔ عنوان مقالہ:

''جامعہ منظر الاسلام کا ارتقاء، خدمات و اثرات کا تحقیقی مطالعہ''

مقالہ نگار:

محسن، متعلم ایم۔ایڈ، سیشن ۲۰۰۶۔۲۰۰۷ء

زیر نگرانی:

پروفیسر دلاور خان (پرنسپل، جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، ملیر کراچی)

بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، انڈیا

بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، انڈیا سے مکمل ہونے والے ایک مقالہ ڈاکٹریٹ میں امام احمد رضا خان کے تعلیمی نظریات کا اجمالی ذکر ملتا ہے۔

طیب علی رضا انصاری نے اپنے تحقیقی مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی:

''امام احمد رضا خان: حیات اور کارنامے'' (۱۹۹۸ء)

میں تیسرے باب: 'اہم نظریات' کے تحت امام صاحب کے تعلیمی نظریہ کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

مذکورہ مقالہ میں محقق نے صفحہ ۱۳۶ تا ۱۴۴ پر مولانا احمد رضا خان کے تعلیمی نظریہ
کے ان عنوانات پر مختصر بحث کی ہے:

(۱) ابتدائی تعلیم

(۲) نصابِ تعلیم

(۳) ماہرِ تعلیم

(۴) نظریۂ تعلیم

(۵) افادیتِ تعلیم

(۶) نظریۂ تعلیمِ نسواں

(۷) غیر ملکی امداد و تعلیم

یہ تحقیقی مقالہ ڈاکٹر قمر جہاں پروفیسر شعبۂ اردو کی زیرِ نگرانی تحریر کیا گیا تھا۔ مستقبل میں اگر کوئی محقق بالخصوص شعبۂ تعلیم سے امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ پیش کرے تو اس کی افادیت تعلیم کے حوالہ سے نمایاں اور ممتاز ہوگی۔

Marfat.com

باب سوم

غیر سرکاری اداروں میں تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق سے متعلقہ کام کی ترویج و اشاعت:

ا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل، کراچی)

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ۲۵/ جاپان مینشن، ریگل چوک صدر، کراچی ۷۴۴۰۰ کا قیام ۱۹۸۰ء میں عمل میں آیا اور ادارہ کی رجسٹریشن ۱۹۸۶ء میں ہوئی۔ ادارہ ہر سال امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کرتا ہے جس میں قومی و بین الاقوامی سطح کے سکالرز سے امام احمد رضا خان کی شخصیت و خدمات کے مختلف پہلوؤں پر لیکچرز، ریسرچ پیپرز پیش کرانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ امام احمد رضا خان کی شخصیت، خدمات، آثار و احوال پر پی ایچ ڈی کرنے والے محققین کو ہر طرح کی ممکن سہولیات بہم پہنچاتا ہے بلکہ ان کے لیے بعض نقد انعامات اور گولڈ میڈلز کا اعلان بھی کرتا ہے۔ (جیلانی، ۲۰۰۱ء)

یہ ادارہ باقاعدگی سے سالانہ جرنل ''معارفِ رضا'' اور ''مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس'' شائع کرتا ہے اس کے علاوہ رضویات کے موضوع پر اردو، انگریزی، عربی اور علاقائی زبانوں میں بھی کتابیں شائع کر رہا ہے۔ جنوری ۲۰۰۰ء سے ادارہ نے سالنامہ ''معارفِ رضا'' کو ماہنامہ ''معارفِ رضا'' میں تبدیل کر دیا ہے اور سالانہ کانفرنس کے موقع پر سالنامے کے طور پر خصوصی نمبر ''معارفِ رضا'' بھی شائع کیا جا

Marfat.com

رہا ہے۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (انٹرنیشنل) کراچی نے **معارفِ رضا** کے مختلف سالناموں اور ماہناموں میں امام احمد رضا کے تعلیمی افکار پر مندرجہ ذیل آرٹیکلز شائع کیے ہیں:

۱۔ شبیر حسین رضوی (۱۹۹۳ء)، امام احمد رضا اور علوم عقلیہ، **معارفِ رضا** ۱۹۹۳ء، جلد ۱۳، (صفحات: ۱۲۱۔۱۲۸)

شبیر حسین رضوی نے اس مضمون میں امام احمد رضا خان کی پیش کردہ علم کی تعریف اور انسان کی تعریف پر بحث کی ہے۔ امام احمد رضا خان کہتے ہیں "فلاسفہ نے جو کہا کہ علم صورت حاملہ عند العقل کا نام ہے یہ غلط ہے، ان سفہا نے اصل وفروع میں فرق نہ کیا۔ علم سے ہمارے ذہن میں معلوم کی صورت حاصل ہوتی ہے نہ کہ حصول صورت سے علم۔ علم وہ نور ہے جو شے اس کے دائرے میں آ گئی منکشف ہوگئی اور یہ جس سے متعلق ہوگیا اس کی صورت ہمارے ذہن میں مرتسم ہوگی۔ جب فلاسفہ اپنے علم کو نہ پہچان سکے تو علم الٰہی کو کیا جانیں گے؟"

انسان کی تعریف کے متعلق امام احمد رضا نے بہت سارے فلاسفہ کی تعریف "الانسان ھو حیوان ناطق" کو رد کیا ہے اور لکھا ہے "حق یہ ہے کہ انسان روح متعلق بالبدن کا نام ہے اور روح امر ربّ سے ہے اس کی معرفت بے معرفت ربّ نہیں ہو سکتی۔ اس لیے اولیاء فرماتے ہیں من عرف نفسہٖ فقد عرف ربّہٗ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے ضرور اپنے ربّ کو پہچان لیا یعنی معرفت نفس اسی وقت حاصل ہوگی جب

Marfat.com

معرفت رب ہو لے"۔
تصور انسان اور تصور علم فلسفۂ تعلیم کے بنیادی موضوعات ہیں۔

۲۔ محمد عنایت احمد نجمی (۱۹۹۳ء)، امام احمد رضا کا فلاسفہ سے اختلاف اور ان کے نظریات پر تنقید، **معارف رضا** ۱۹۹۳ء، جلد نمبر ۱۳، (صفحات ۱۲۹۔۱۳۳)

۳۔ محمد مسعود احمد (۱۹۹۶ء)، محدث بریلوی کے اہم مشاغل علمیہ اور نظریات، **معارف رضا** ۱۹۹۶ء، جلد نمبر ۱۶، صفحات ۶۱۔۶۹

۴۔ سلیم اللہ جندران، (۱۹۹۹ء)، مقاصدِ تعلیم امام احمد رضا کی نظر میں، **معارف رضا** ۱۹۹۹ء، جلد ۱۹، صفحات ۱۳۶۔۱۴۷

۵۔ سلیم اللہ جندران (۱۹۹۹ء)، فاضل بریلوی کے نظریۂ تعلیم کی خصوصیات، **سالانہ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس** ۱۹۹۹ء، صفحات ۶۹۔۷۱

۶۔ محمد مسعود احمد (۲۰۰۰ء)، فاضل بریلوی کا امتیازِ فکر، ماہنامہ **معارف رضا** جنوری ۲۰۰۰ء، شمارہ نمبر ۱، صفحات ۱۵۔۱۶

Marfat.com

۷۔ سلیم اللہ جندران، (۲۰۰۱ء)، اسلامی فلسفۂ تعلیم کا بنیادی موضوع۔ بانی منظر اسلام (احمد رضا خان) کی تعلیمات کی روشنی میں، ماہنامہ **معارفِ رضا** جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱ء، شمارہ نمبر ۳۸۔۴۰، صفحات ۳۷۔۵۱

۸۔ سلیم اللہ جندران، (۲۰۰۱ء)، منظرِ اسلام کا تاریخی تناظر میں آغاز وارتقاء اور ہمہ جہت کردار کا جائزہ، ماہنامہ **معارفِ رضا** جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱ء، شمارہ نمبر ۳۸۔۴۰، صفحات ۸۰۔۹۷

۹۔ عبدالغفار گوہر، (۲۰۰۱ء)، امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم، ماہنامہ **معارف رضا** جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱ء، شمارہ نمبر ۳۸۔۴۰، صفحات ۲۰۸۔۲۰۹

۱۰۔ اقبال احمد اختر القادری، (۲۰۰۱ء)، بانی منظر اسلام (امام احمد رضا خان) کا معیارِ تحقیق، ماہنامہ **معارفِ رضا** جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱ء، شمارہ نمبر ۳۸۔۴۰، صفحات ۲۷۵۔۲۸۰

۱۱۔ سلیم اللہ جندران، (۲۰۰۲ء)، تعمیر شخصیت اور تربیتِ اولاد کا اسلامی نفسیاتی ماڈل، **سالانہ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس** ۲۰۰۲ء، صفحات ۲۶۔۳۳

Marfat.com

۱۱۔ انوار احمد زئی، (۲۰۰۲ء)، منصبِ تعلیم اور تعلیماتِ رضا، ماہنامہ **معارفِ رضا**، مئی ۲۰۰۲ء، شمارہ ۴۸، صفحات: ۹۔۱۴

۱۲۔ مولانا محمد افروز قادری (۲۰۰۴ء)، اسلام میں استاذ کا مقام: فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں، ماہنامہ **معارفِ رضا** کراچی، اگست ۲۰۰۴ء، شمارہ نمبر ۷۵، صفحات ۲۴۔۲۸

۱۴۔ عظیم اللہ جندران (۲۰۰۵ء)، فکرِ رضا کی روشنی میں معلم و متعلّم مطلوب، **معارفِ رضا** ۲۰۰۵ء، جلد نمبر ۲۵، صفحات: ۲۷۱۔۲۷۹

۱۵۔ دلاور خان (۲۰۰۶ء)، الشیخ احمد رضا حنفی اور سماجی علوم کا اسلوبِ تحقیق: رضا ریسرچ ماڈل، **مجلہ امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس** ۲۰۰۶ء، ص: ۹۳

(یہ پیش کردہ رضا ریسرچ ماڈل تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کرنے والوں کے لئے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اگر اس کے مصنف تصانیفِ رضا سے اس کی کچھ مثالیں بھی ساتھ شامل کردیں تو اس کی افادیت مزید بڑھ جائے گی۔)

۱۶۔ محمد غلام مصطفیٰ رضوی (جنوری ۲۰۰۷ء)، محدثِ بریلوی اور تعلیم و تعلّم، ماہنامہ **معارفِ رضا**، صفحات: ۲۰۔۲۵، جلد: ۲۷، شمارہ نمبر ۱۔

Marfat.com

۱۷۔ طیب علی انصاری (۲۰۰۷ء)، امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات، سالنامہ معارف رضا، جلد ۲۷، شمارہ ۲۔۴، صفحات: ۱۶۱۔۱۶۸

۱۸۔ عظیم اللہ جندران (۲۰۰۷)، امام احمد رضا خان کے طریقہ تدریس کی امتیازی خصوصیات، سالنامہ معارف رضا، جلد ۲۷، شمارہ ۲۔۴، صفحات: ۱۶۹۔۱۸۰

19- Muhammad Haroon, Dr. (1997). The Importance of Imam Ahmed·Raza's Ten-Point Plan for Modern Muslim Education. *Ma'arif-e-Raza 1997, Vol.XVII*, pp. 22-29

20- Hameed Raza Khan Yazdani (Trans.). (2005). Imam Ahmad Raza Khan Barailvi's Theories on Education. *Ma'arif-e-Raza 2005, Vol. XXV*, PP.53-111

تعلیماتِ رضا کے حوالہ سے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کی خصوصی اشاعتیں

تعلیماتِ رضا کے حوالہ سے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل) کراچی کی مندرجہ ذیل تین خصوصی اشاعتیں قابلِ ذکر ہیں:

وجاہت رسول قادری، مجید اللہ قادری و اقبال احمد اختر القادری (مدیران) (۲۰۰۱ء) *معارفِ رضا: صد سالہ جشن دارالعلوم منظر اسلام بریلی نمبر*، شمارہ نمبر ۳۸ تا ۴۰، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، انٹرنیشنل، کراچی۔

Marfat.com

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے اپنے ریسرچ جرنل ''معارفِ رضا'' میں شائع ہونے والے مختلف آرٹیکلز کے علاوہ امام احمد رضا خان کے قائم کردہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی ۱۹۰۴ء کے صد سالہ جشن کے حوالہ سے **معارفِ رضا** دارالعلوم منظر اسلام بریلی نمبر (۲۰۰۱ء) بھی شائع کیا ہے اس خصوصی نمبر میں ۴۴ محققین کے آرٹیکلز شامل ہیں اور یہ ۳۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس خصوصی نمبر میں شامل مضامین میں سے فاضل بریلوی کے تعلیمی نظریات، منظرِ اسلام کا تاریخی تناظر میں آغاز وارتقاء اور ہمہ جہت کردار کا جائزہ، منظر اسلام: برصغیر میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا علمبردار، امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم، بانی منظر اسلام کا معیارِ تحقیق نہایت اہم مضامین ہیں۔

۲۔ محمد مسعود احمد، وجاہت رسول قادری (۲۰۰۱ء)، **دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی**، کراچی: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل)

یہ کتابچہ دو اجزاء پر مشتمل ہے اولین حصہ میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے امام احمد رضا خان کے نظریۂ تعلیم کے گیارہ (۱۱) اہم نکات بیان کیے ہیں دوسرے حصہ میں وجاہت رسول قادری نے دارالعلوم منظر اسلام بریلی۔ جنوبی ایشیاء میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا علمبردار کے عنوان سے اپنا تحقیقی مقالہ قلمبند کیا ہے۔

3. Rana Muhammad Dilshad(2002). *Imam Ahmed Raza's Concept of a Teacher.* Karachi: Idara Tehqeeqat-e-Imam Ahmed Raza.

Marfat.com

یہ کتابچہ پندرہ صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں تعلیماتِ رضا کی روشنی میں استاد کی پندرہ بنیادی خصوصیات کا مفصل ذکر موجود ہے۔

امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس ۲۰۰۶ء میں تعلیمی افکارِ رضا کی مناسبت سے مقالہ کی شمولیت:

۲۵ رمارچ ۲۰۰۶ء کو ریجنٹ پلازا، کوہِ نور ہال، کراچی میں ۲۶ ویں سالانہ امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں راقم الحروف نے مندرجہ ذیل موضوع پر ملٹی میڈیا کے ذریعے شرکائے کانفرنس کے سامنے پیپر پیش کیا:

Imam Ahmad Raza Khan's Reflections upon Education and its Relevance Today."

اس مقالہ کی پریزنٹیشن مندرجہ ذیل سلائیڈز پر مشتمل تھی:

1. Introduction
2. Pakistan's Position in the Realm of Education
3. Muslim Umma's Position in the Realm of Education
4. Government of Pakistan's Appreciable steps for the Promotion of Education
5. Purpose of Knowledge as stated by Imam Ahmad Raza Khan
6. Curriculum: Imam Ahmad Raza's Point of View
7. Teacher: Imam Ahmad Raza's Concept
8. Teaching Learning Process: Imam Ahmad Raza's Instruction
9. An Overview of Research upon Imam Ahmad Raza's Educational Ideas (1980-2006)
10. Need for the Propagation of Imam Ahmad Raza's Educational Relfections and Instructions

Marfat.com

11. Suggestions for the Promotion of Imam Ahmad Raza's Educational Thoughts

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی نے اس پریزینٹیشن کی سلائیڈز کو
نہ کانفرنس ۲۰۰۶ء کے تحت اپنی ویب سائٹ www.imamahmadraza.net پر
استفادہ کے لئے نشر کردیا تھا۔ اب یہی پیپر معارفِ رضا جرنل انگریزی
XXVII (۲۰۰۷ء)، ۷۰۔۷۹ میں شائع ہو چکا ہے۔

ستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن

اک ۳۳، گرین پلازہ، المرکز جی نائن) اسلام آباد

پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن قومی سطح کی معروف غیر سرکاری فلاحی تعلیمی تنظیم کی
یت سے کافی عرصہ سے ٹیچر ایجوکیشن، ٹیچر ویلفیئر اور ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ
بلیشنز کے شعبہ جات میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے۔ ''پاکستانی
میات'' کے حوالے سے اس کا جاری کردہ تحقیقی و علمی مجلہ سہ ماہی ''تعلیمی زاویے''
ی و تحقیقی حلقوں میں ممتاز مقام رکھتا ہے۔ ''تعلیمی زاویے'' اپنے قارئین کے لیے
ی مختلف جلدوں میں امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کے حوالہ سے مندرجہ ذیل
ضامین شائع کر چکا ہے۔

سلیم اللہ جندران، (۱۹۹۹ء)، امام احمد رضا خان کے نظریہ تعلیم کی چیدہ چیدہ
صوصیات، **تعلیمی زاویے**، جولائی ۱۹۹۹ء، جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۲، صفحات ۹۱۔۹۸

- سلیم اللہ جندران، (۲۰۰۰ء)، امام احمد رضا خان کا طریقہ تدریس، **تعلیمی**

Marfat.com

زاویے ، جولائی ۲۰۰۰ء، جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۲، صفحات ۷۰۔۷۶

۳۔ انوار احمد زئی، (۲۰۰۲ء)، منصبِ تعلیم (تعلیماتِ امام احمد رضا خان کی روشنی میں)، **تعلیمی زاویے** ، اکتوبر ۲۰۰۲ء، جلد نمبر ۱۳، شمارہ نمبر ۳، صفحات ۵۵۔۶۰

۴۔ غلام مصطفیٰ رضوی (۲۰۰۷ء) معلم و متعلم اور علم کے اسلامی تصورات: تعلیمات امام احمد رضا کی روشنی میں، تعلیمی زاویے ، جنوری ۲۰۰۷ء، جلد نمبر ۱۷، شمارہ نمبر ۴، صفحات: ۲۷۔۳۳۔

پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سہ ماہی مجلہ ''تعلیمی زاویے'' کے مدیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد ابراہیم خالد ہیں۔ ''سب سے پہلے تعلیم'' کا نعرہ اُنہی کی تخلیق ہے۔

پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن تربیتِ اساتذہ، تعلیم و تدریس، افکارِ مشاہیر تعلیم، قومی تعلیمی مسائل، استاد۔ معمارِ قوم، اسلامی نظامِ تعلیم، نصابِ تعلیم پر اپنی مطبوعات پیش کر چکی ہے۔ اسے برصغیر پاک و ہند کے مختلف مکاتب فکر کے نامور مذہبی پیشواؤں کے نظریاتِ تعلیم پر مرتبہ بھی کوئی ایڈیشن پیش کرنا چاہیے کیونکہ مذہبی رہنماؤں کی تعلیمات کو ان کے پیروکار نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس پر عمل کے لیے بھی قلبی و جذباتی لگاؤ کی وجہ سے کوشاں رہتے ہیں۔

امام احمد رضا خان بریلوی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، ڈاکٹر علی شریعتی وغیرہ کے تعلیمی نظریات و افکار کے مشترک نکات پر مشتمل اگر تحقیقی کاوش سامنے آ جائے تو اس سے اسلامی فلسفۂ تعلیم کی عملی صورت کو مزید ترویج ملے گی۔ علاوہ ازیں ایسا کام اتحاد بین المسلمین کو بھی فروغ دے

Marfat.com

گا کیونکہ تمام مذہبی رہنماؤں کے تعلیمی نظریات کا بنیادی ماخذ زیادہ تر قرآن وسنت ہی ہے۔ اختلافِ رائے رحمت کا باعث ہوتا ہے۔ دنیا کے کسی بھی معاشرہ میں مذہب کو ہاں کے نظامِ تعلیم سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سربلندی کا از بھی اس کے اسلامی نظامِ تعلیم کے احیاء اور استحکام میں ہی مضمر ہے۔ برصغیر پاک و ہند اور عالمِ اسلام کے ممتاز مسلم مفکرین تعلیم کے نظریات کی اشاعت، تشہیر اور اس پر عملدرآمد کے لیے قابل عمل لائحہ عمل کی دستیابی سے ہی اس مقصد کا حصول سہل بن سکتا ہے۔ (اختر، ۱۱ستمبر ۲۰۰۳ء)

کیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ، آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی ۷۴۶۰۰ (ا۔ ج ۱۰/۴۵۔ ناظم آباد)

آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی گزشتہ نصف صدی سے فعال ہے۔ اس کے شعبہ اکادمی آف ایجوکیشنل ریسرچ نے درجنوں تعلیمی کتب شائع کی ہیں بعض بین الاقوامی معیاری تعلیمی کتب کو انگریزی سے اردو ترجمہ کروا کر بھی شائع کیا گیا ہے۔ ۱۹۵ ء سے اسی فورم سے ''العلم'' سہ ماہی جاری ہے۔ (بریلوی: ۲۰۰۲ء)

سہ ماہی 'العلم' کے ادارتی بورڈ نے امام احمد رضا خان کے نظریاتِ تعلیم کے حوالہ سے یہ مضمون شائع کیا ہے:

۔ محمد مسعود احمد (۲۰۰۲ء)، اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان فاضل بریلوی کے تعلیمی نظریات، **العلم** جولائی تا ستمبر ۲۰۰۲ء، شمارہ نمبر ۳، جلد ۵۱، صفحہ ۴۹

Marfat.com

اسی شمارہ کے صفحہ (۱۲۲) پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کے صدر سیّد وجاہت رسول قادری صاحب کا لیٹر شائع ہوا ہے جنہوں نے 'العلم' کے لیے ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا مندرجہ بالا مضمون فراہم کیا تھا۔

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)، شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی، باب المدینہ، کراچی

مجلس مدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) کراچی نے امام احمد رضا خاں کے ایک منفرد رسالے ''الحقوق لطرح العقوق'' کی تسہیل و تخریج بنام ''والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق'' شائع کی ہے۔ یہ پیشکش ۱۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں اُستاد کے فضائل و مراتب کا تعین کیا گیا ہے نیز استاد کے حقوق کے انکار پر وعید بھی درج کی گئی ہے۔ سالانہ ورلڈ ٹیچرز ڈے کے موقع پر اخبارات و جرائد اور الیکٹرونک پرنٹ میڈیا کو اس تسہیل و تخریج شدہ رسالہ سے متعلقہ اقتباسات پیش کرنے چاہئیں۔ اس رسالہ کے صفحات ۵۱ تا ۱۱۸ تعلیم و تعلّم، شاگرد، استاد، علمِ دین، عالم، علمِ فلسفہ، علمِ منطق کے متعلقات پر مشتمل ہیں۔ تعلیمی افکارِ رضا پر کام کرنے والے محققین کے لئے یہ رسالہ بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

رضا دارالاشاعت لاہور

رضا دارالاشاعت لاہور (پاکستان) نے الگ طور پر امام احمد رضا خان کا نظریۂ

Marfat.com

تعلیم شائع کیا ہے۔ یہ نظریۂ تعلیم مولانا محمد جلال الدین قادری کا تحریر کردہ ہے۔ رسالہ کی تقدیم علامہ ارشد القادری نے لکھی ہے۔ کتاب کل ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے جس میں امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم صفحات ۵۶ تا ۱۲۲ پر محیط ہے۔ ابتداء میں تعلیم سے متعلق دیگر اکابرین تعلیم کے نظریات بھی صفحات ۳۶ تا ۵۵ پر درج ہیں کتاب کا نام و پتہ یہ ہے:

جلال الدین قادری (سن ندارد)، **امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم**،

رضا دارالاشاعت: ۲۵ نشتر روڈ، لاہور

اس کتاب میں امام احمد رضا خان کو عظیم ماہر تعلیم کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے اوران کے نظریۂ افادیت، نظریۂ حکمت، نظریۂ عظمت، نظریۂ حرمت، نظریۂ مہابت، نظریہ للّٰہیّت، نظریۂ روحانیت، نظریۂ شعروادب، نظریۂ ابتدائی تعلیم، نظریۂ تعلیم نسواں، ذریعۂ تعلیم وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔

یہ کتاب محمد جلال الدین قادری نے آج سے کئی سال قبل تحریر کی تھی ابتدائی طور پر یہ کام حوصلہ افزاء ہے اور خصوصی اہمیت کا حامل ہے بہرحال اب اسی کتاب کے Revised Edition کی ضرورت ہے۔ رضا دارالاشاعت لاہور کی یہ پیشکش قابلِ تعریف ہے اور تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیقی کام کرنے والوں کیلئے معاون ہے۔

Marfat.com

ادارہ منہاج القرآن، مرکزی سیکریٹریٹ، ۳۶۵، ایم ماڈل ٹاؤن، لاہور (پاکستان)

امام احمد رضا خان کے علمی نظم سے متعلق ادارۂ منہاج القرآن لاہور نے مندرجہ ذیل کتابچہ شائع کیا ہے:

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری (۱۹۸۸ء)، **حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کا علمی نظم**، ادارہ منہاج القرآن لاہور

یہ کتابچہ ۳۲ (بتیس) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں موصوف مصنف پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں کہ علم کا وجود نظم کے بغیر ممکن نہیں لیکن شومئ قسمت کہ حیات ملی کے اکثر شعبوں میں زوال کے باعث ہمارا سارا علمی نظام بغیر کسی نظم کے چل رہا ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہم جو کچھ اپنی نوجوان نسل کو منتقل کرنا چاہتے ہیں وہ ہو نہیں پاتا۔ اس تناظر میں جب ہم اعلیٰ حضرت کے علمی و تحقیقی نظم و ضبط پر نظر ڈالتے ہیں تو بلا مبالغہ یہ حقیقت لبوں پر آجاتی ہے کہ جو ربط اور نظم و ضبط یہاں نظر آتا ہے وہ کئی سو سالہ علمی ذخیرے میں بھی نہیں ملتا۔

اس کتابچہ میں امام احمد رضا کی حکمِ شرعی کے اقسام و مدارس میں نظم پیدا کرنے کی مہارت کو متعدد مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری اس تصنیف میں بیان کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے امر کے مدارجِ خمسہ کے مقابلہ میں نہی کے بھی مدارجِ خمسہ بیان کئے۔ تعلیم و

Marfat.com

فلسفہ کے طلبہ کے لئے اس تصنیف کا مطالعہ نہایت سودمند ثابت ہوگا۔

کنزالایمان سوسائٹی، لاہور کینٹ، پنجاب (پاکستان)

ماہنامہ ''کنز الایمان'' محمد نعیم طاہر رضوی کی ادارت میں کنزالایمان سوسائٹی دہلی روڈ صدر بازار لاہور کینٹ سے شائع ہو رہا ہے۔ حکومتِ پنجاب کے سرکلر نمبر SO(A-IV)/ 4-05-1996 کے تحت یہ سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہے۔

کنز الایمان سوسائٹی، لاہور کینٹ نے اپنے اس ماہنامہ میں مندرجہ ذیل مضامین شائع کیے ہیں:

۱۔ محمد اسحاق رحمانی، (۱۹۹۵ء)، خدمتِ اساتذہ کا تصور اور امام احمد رضا، ماہنامہ **کنز الایمان**، جولائی ۱۹۹۵!ء، جلد ۵، شمارہ ۵، صفحات ۲۷۔۲۸

محمد اسحاق رحمانی (۱۹۹۵ء) نے اس مضمون میں خدمت اساتذہ کے حوالہ سے امام احمد رضا خان کا یہ نقطۂ نظر پیش کیا ہے کہ استاد کے لیے نابالغ بچے سے اس کے سرپرست/ والدین کی اجازت کے بغیر ذاتی کام لینا ناجائز ہے۔ بالغ طلباء سے بھی کسی قسم کی خدمت اور صلہ کے حوالہ سے امام صاحب وَمَا اَسئَلُکُم عَلَیهِ مِن اَجرٍ اِن اَجرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ العٰلَمِین کے نظریہ کے قائل ہیں۔

۲۔ سلیم اللہ جندران، (۲۰۰۰ء)، تعلیم میں لادینیت کی مدافعتی تدابیر: تعلیماتِ امام احمد رضا کی روشنی میں، ماہنامہ *کنز الایمان*، جون ۲۰۰۰ء، جلد ۱۰، شمارہ ۹، صفحات ۲۹۔۳۰

Marfat.com

انجمن اساتذہ پاکستان، پنجاب، لاہور

ماہنامہ نوائے اساتذہ، انجمن اساتذہ پاکستان (رجسٹرڈ) کا ترجمان تعلیمی رسالہ ہے۔ محققین کے لیے ''نوائے اساتذہ'' کے شمارہ جات دفتر نوائے اساتذہ، ۹۱۔جی، سبزہ زار اسکیم، ملتان روڈ، لاہور سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ پروفیسر محمد یعقوب کی زیرِ ادارت شائع ہو رہا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل مضمون شائع ہوا ہے:

۱۔ سلیم اللہ جندران، (۱۹۹۹ء)، امام احمد رضا خان کا تجویز کردہ ابتدائی تعلیم کا نصابِ تربیت، ماہنامہ **نوائے اساتذہ**، جنوری ۱۹۹۹ء، جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱، صفحات ۲۰۔۲۱

۲۔ عظیم اللہ جندران (۲۰۰۴ء)، بچوں کی تعلیم و تربیت: فکرِ رضا کی روشنی میں، ماہنامہ **نوائے اساتذہ**، اکتوبر ۲۰۰۴ء، شمارہ نمبر ۱۰، جلد نمبر ۱۵، صفحات: ۲۳۔۲۹

۳۔ ماہنامہ **نوائے اساتذہ** *امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس نمبر ۲۰۰۳ء*

۱۰ جون ۲۰۰۳ء کو لاہور میوزیم ہال میں انجمن اساتذہ پاکستان (صوبہ پنجاب) کے زیرِ اہتمام اور ڈائریکٹر لاہور میوزیم ڈاکٹر لیاقت علی نیازی کے تعاون سے امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس میں صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری (صدر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی)، پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، ڈاکٹر لیاقت علی نیازی، پروفیسر محمد کمال بٹ، سید صابر حسین بخاری، پیر محمد اطہر القادری اور راقم نے تعلیم اور امام احمد رضا کی مناسبت سے اپنے اپنے مقالات پیش کیے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد احسان ملک (پنجاب یونیورسٹی لاہور) نے اپنے اختتامی

Marfat.com

خطاب میں کہا کہ فاضل مقالہ نگاران کے خطاب سے یہ واضح ہوا ہے کہ امام احمد رضا خان نے آج سے ایک صدی قبل جن تعلیمی اصلاحات کو روشناس کرانے کی کوشش کی انہیں اساتذہ کرام کی کارکردگی کی پیمائش اور کوالٹی ایجوکیشن کے ضمن میں غیر ممالک میں تو اپنایا جا چکا ہے مگر ہم ایک صدی بعد بھی تقاریر پر ہی اکتفا کر رہے ہیں مشاہیر کی تعلیمات کو Implement نہیں کر سکے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم مشاہیر کے افکار کو تقریری صورت میں بیان کرنے سے ایک قدم آگے بڑھیں اور اُنہیں عملی صورت میں نافذ کریں۔

ماہنامہ ''نوائے اساتذہ'' لاہور نے اپنی ستمبر/اکتوبر ۲۰۰۳ء کی اشاعت کو خصوصی طور پر امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس نمبر سے منسوب کیا ہے۔ ''نوائے اساتذہ'' کی اس خصوصی اشاعت میں امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس کے حوالہ سے مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں:

۱۔ امام احمد رضا کا اسلوب تحقیق و تحریر۔۔ سید وجاہت رسول قادری

۲۔ مولانا احمد رضا خان اور احترام استاذ۔۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

۳۔ فروغ تعلیم میں امام احمد رضا بریلوی کا کردار۔۔ سید صابر حسین شاہ بخاری

۴۔ امام احمد رضا ایک تاریخ ساز شخصیت۔۔ محمد اطہر القادری

۵۔ اعلحضرت بریلوی کی تعلیمی خدمات۔۔ پروفیسر محمد الیاس اعظمی

۶۔ میکالے اور امام اہلسنت احمد رضا بریلوی کے تعلیمی افکار اور دورِ حاضر۔۔
پروفیسر حافظ محمد کمال بٹ

Marfat.com

۷۔ اعلیٰحضرت کے تعلیمی نظریات ۔۔ پروفیسر عابد میر قادری

۸۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا کی سائنسی خدمات ۔۔ پروفیسر حافظ محمد اعتبار خان

۹۔ دو قومی نظریہ اور اعلیٰحضرت فاضل بریلوی ۔۔ خان محمد علی خان ہوتی

۱۰۔ امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس ۲۰۰۳ء ۔۔ پروفیسر محمد احمد اعوان

۱۱۔ Imam Ahmed Raza Khan's Concept of a Teacher -- Rana Muhammad Dilshad

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ امام احمد رضا خان بریلوی کے یومِ وصال کے حوالہ سے ہر سال صفر المظفر میں متعدد مذہبی تنظیمیں امام احمد رضا کی یاد میں کانفرنسز، سیمینارز، فورمز کا انعقاد کرتی ہیں مگر امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس ۲۰۰۳ء کی خصوصیت یہ تھی کہ اس کا اہتمام تعلیمی حلقہ کی طرف سے کیا گیا تھا اور اس میں امام احمد رضا خان اور تعلیم کا موضوع ہی زیر بحث تھا۔ جہاں اس کانفرنس سے ''تعلیم'' کی اہمیت اجاگر ہوئی وہاں محققین نے امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کے نئے نئے پہلوؤں کو آشکار کیا۔

اِس امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس ۲۰۰۳ء کی روداد روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۶ جون ۲۰۰۳ء کے تعلیم و صحت کے ایڈیشن میں بھی شائع ہو چکی ہے مزید برآں پروفیسر محمد احمد اعوان صاحب کی طرف سے اس کی مرتّب کردہ رپورٹ کو ماہنامہ معارفِ رضا کراچی اگست ۲۰۰۳ء (صفحہ ۳۸) سے بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

جامعہ محمدی شریف، جھنگ

ماہنامہ ''الجامعہ'' جامعہ محمدی شریف جھنگ کا ترجمان جریدہ ہے۔اس شمارے کے اندرونی سرورق پر پیشانی کے طور پر یہ قطعہ بطور ماٹو (Motto) درج ہے:

ماہنامہ الجامعہ۔اتحاد عالم اسلام کا نقیب و پاکستان میں اسلامی نظامِ تعلیم کا اولین علمبردار

اللہ بخش سعید اس کے مدیر ہیں۔اس میں مندرجہ ذیل مضامین شائع ہو چکے ہیں:

۱۔ سلیم اللہ جندران، (۱۹۹۹ء)، مقاصدِ تعلیم امام احمد رضا خان کی نظر میں، ماہنامہ **الجامعہ**، ستمبر و اکتوبر ۱۹۹۹ء، صفحات ۳۴۔۳۹

۲۔ سلیم اللہ جندران، (۱۹۹۹ء)، درس نظامی کے نصاب میں شامل فلسفہ و منطق پر امام احمد رضا کا تبصرہ و تنقید، ماہنامہ الجامعہ، دسمبر ۱۹۹۹ء، صفحہ ۳۶

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف (سرگودھا، پنجاب)

''ضیائے حرم'' دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف (سرگودھا) کا ترجمان ماہنامہ ہے۔آج کل یہ پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب کی زیر ادارت شائع ہو رہا ہے۔اس میں مندرجہ ذیل مضامین شائع ہو چکے ہیں:

۱۔ سلیم اللہ جندران، (۲۰۰۱ء)، امام احمد رضا کے نظریۂ تعلیم کی چیدہ چیدہ

Marfat.com

خصوصیات، ماہنامہ ضیائے حرم، اگست ۲۰۰۱ء، جلد نمبر ۳۱، شمارہ نمبر ۱۱، صفحات ۲۹۔۷۵

۲۔ عظیم اللہ جندران (۲۰۰۴ء)، معلم مطلوب متعلّم مطلوب (فکرِ رضا کی روشنی میں)، ماہنامہ ضیائے حرم جولائی ۲۰۰۴ء، شمارہ نمبر ۱۰، جلد نمبر ۳۴، صفحات: ۴۹۔۶۰

انٹرنیشنل غوثیہ فورم، انوارِ رضا لائبریری، جوہر آباد، (خوشاب) پنجاب

جوہر آباد سے محمد محبوب الرسول قادری کی ادارت میں تنظیمی و تحریکی مجلّہ **انوارِ رضا** امام احمد رضا خان کے قائم کردہ دار العلوم منظر اسلام بریلی کے صد سالہ جشن کی مناسبت سے تاجدارِ بریلی نمبر کی صورت میں اپریل ۲۰۰۳ء میں منظر عام پر آیا ہے اس خصوصی نمبر میں امام احمد رضا خان کی تعلیمی خدمات پر بھی مضامین شامل ہیں۔ مجلّہ کا یہ خصوصی نمبر ۵۱۲ صفحات پر محیط ہے۔

جامعہ فریدیہ، ساہیوال

جامعہ فریدیہ، ساہیوال کے ترجمان رسالے میں دو قسطوں پر مبنی مندرجہ ذیل مضمون شامل ہو چکا ہے:

عظیم اللہ جندران (اکتوبر۔نومبر ۲۰۰۵ء)، مقصدِ تعلیم: فکرِ رضا کی روشنی میں، ماہنامہ **انوار الفرید**، شمارہ نمبر ۱۰، ۱۱۔ جلد نمبر ۲۴

Marfat.com

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) لاہور، پنجاب، پاکستان

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ)، نعمانیہ بلڈنگ، ٹیکسالی، لاہور، پنجاب، (پاکستان) کے ترجمان شمارے ''جہانِ رضا'' میں حال ہی میں امام احمد رضا خان کی تعلیمی فکر کے حوالہ سے یہ مضمون شامل ہوا ہے۔

محمد حسین امام (جنوری ۲۰۰۶ء)، تکریمِ اساتذہ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی کی نظر میں، (صفحات: ۲۸۔۳۳)، ماہنامہ **جہانِ رضا**، لاہور، جلد نمبر ۱۴، شمارہ نمبر ۱۳۱

ادارہ عرفات، جامعہ نعیمیہ، لاہور، پنجاب، پاکستان

جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، پنجاب، لاہور، (پاکستان) کے ترجمان جریدے ''عرفات'' نے امام احمد رضا خاں کے تعلیمی افکار کے حوالہ سے مندرجہ ذیل مضامین پیش کیے ہیں:

۱۔ طاہر داؤد قادری جیلانی (اکتوبر ۲۰۰۶ء)، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریۂ تعلیم، ماہنامہ **عرفات**، جلد نمبر ۴۸، شمارہ نمبر ۱۰، صفحات: ۲۱۔۲۵

اسی ماہنامہ کے تنظیم المدارس نمبر میں فروغِ اہلِ سنت کے لئے امام اہلِ سنت (امام احمد رضا خاں) کا دس نکاتی تعلیمی پلان شائع ہو چکا ہے۔ یہ پلان اس جریدہ کی جلد نمبر ۴۷، شمارہ نمبر ۹، ستمبر ۲۰۰۵ء کی اشاعت میں صفحہ ۴ پر درج ہے۔ یہ خصوصی نمبر کُل چھیانوے (۹۶) صفحات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

علمی پبلشرز، داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور، پنجاب

علمی پبلشرز، داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور، پنجاب کے ترجمان
شمارے میں تعلیمی فکرِ رضا کے حوالہ سے یہ مضمون حال ہی میں شامل ہو چکا ہے:
حافظ محمد وسیم قادری (ایڈیٹر) (جنوری ۲۰۰۶ء)، فروغِ اسلام کے لئے امامِ اہلسنت
کا دس نکاتی تعلیمی پروگرام، ماہنامہ **امیر اہلِ سنت**، لاہور،
(صفحات: ۳۔۹، اداریہ)، جلد نمبر ۱، شمارہ نمبر ۱۲

ضیاالقرآن پبلی کیشنز، لاہور

ضیاالقرآن پبلیکیشنز، داتا دربار روڈ لاہور نے ''حقوقِ والدین'' کے عنوان
سے امام احمد خان بریلوی کا تصنیف کردہ ایک کتابچہ اگست ۲۰۰۴ء میں شائع کیا
۶۳ صفحات پر مشتمل ہے اس کتابچے میں امام صاحب کی تصنیف شرح الحقوق لطرح
العقوق سے بھی حقوق استاد کے تحت مختصر انتخاب شامل ہے۔

ادارہ مظہرِ اسلام، لاہور

ادارہ مظہر اسلام، مجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور (پاکستان) نے شعبان المعظم
۱۴۲۳ھ/ اکتوبر ۲۰۰۲ء میں صد سالہ تقریبات دارالعلوم منظر اسلام بریلی (انڈیا) کی
مناسبت سے امام احمد رضا اور دارالعلوم منظر اسلام کے عنوان سے سولہ (۱۶) صفحات
پر مبنی ایک کتابچہ شائع کیا ہے۔اس کے مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ہیں۔ کتابچہ
کے آغاز میں ماہ وسال کے آئینہ میں حیاتِ امام احمد رضا علیہ الرحمہ بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد مثالی دار العلوم کے بانی کی حیثیت سے امام احمد رضا کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اس کے اندر مزید عنوانات...... امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات، تعلیم کے اہداف، طلبہ کی تربیت، وقت کی قدر و منزلت اور آمدن و خرچ کے معاملہ میں کمال احتیاط کے حوالہ سے بڑے مؤثر اور دل نشین انداز میں بات کی گئی ہے۔

ادارہ کنز الایمان دہلی، ۴۳۲۔ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

ادارہ کنز الایمان دہلی نے مندرجہ ذیل مضمون شائع کیا ہے:

ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی (ستمبر ۲۰۰۶ء) ''امام احمد رضا کے جدید تعلیمی نظریات''،

ماہنامہ **کنز الایمان**، دہلی (صفحات ۲۸۔۳۱)

ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، محمد قمر الدین رضوی کی زیرِ ادارت جاری ہے۔ اس ماہنامہ کی ستمبر ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی نے اپنے مذکورہ بالا مضمون کے آخر میں امام احمد رضا کے تعلیمی منصوبہ کے نفاذ کے مسئلہ پر اپنی صائب رائے پیش کی ہے۔ اس ضمن میں اہم درپیش مسائل کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ موصوف مزید لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا کا تعلیمی منصوبہ مسلم و غیر مسلم ممالک مین مسلم کمیونٹی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ابتداء میں مسلم کمیونٹی کو اپنی افادیت کو اسٹیٹ کے سامنے تسلیم کرانا ہے۔ اس کے لئے کمیونٹی کا اتحاد، دیگر اقوام سے رواداری کا برتاؤ اور حکومت سے دوستانہ رویہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

ادارہ کنز الایمان دہلی کا ای میل ایڈریس اور فون یہ ہے:

(فون: 23264524 ای۔میل: kanzuliman@hotmail.com)

Marfat.com

نوری مشن، مالیگاؤں (انڈیا)

نوری مشن، مالیگاؤں (انڈیا) بھی امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کے فروغ کے لئے حتی المقدور اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ وہاں سے غلام مصطفیٰ رضوی راقم کو اپنے ایک مکتوب محررہ ۱۸ جنوری ۲۰۰۵ء میں بیان کرتے ہیں کہ وہاں مقامی ہفت روزہ میں رضویات کے حوالہ سے مستقل کالم لکھا جارہا ہے۔ اس میں چار پانچ ہفتے تک امام احمد رضا خان کے تعلیمی نظریات پر بھی تبصرہ کیا گیا۔

نوری مشن، مالیگاؤں، انڈیا سے ہی سلسلۂ اشاعت نمبر ۲۵ کے تحت مندرجہ ذیل رسالہ شائع کیا گیا:

غلام مصطفیٰ رضوی (۲۰۰۷ء)، **امام احمد رضا اور تصور تعلیم** نوری مشن مالیگاؤں

یہ کتابچہ ۱۶ (سولہ) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں دار العلوم منظرِ اسلام کا قیام اور درس وتدریس، فرضِ عین علم، تصورِ نصاب، ابتدائی تعلیم کا نصابِ تربیت، استاذ کا مقام اور ادب واحترام، استاذ کے لئے بعض شرائط، تعلیمی ادارے کا ماحول، علومِ عقلیہ و سائنس کی تحصیل، کالج کی تعلیم جیسے موضوعات پر معلومات مہیا کی گئی ہے۔

نوری مشن، مالیگاؤں (انڈیا) کا ای میل ایڈریس یہ ہے:

noori_mission@yahoo.com

مکتبہ آموزگار، ۳۷۔ بھوانی پیٹھ جلگاؤں انڈیا / ایجوکیشنل اکاڈمی اسلام پورہ، جلگاؤں انڈیا

مرحوم پروفیسر اکبر رحمانی ڈائریکٹر ایجوکیشنل اکادمی، اسلام پورہ جلگاؤں

Marfat.com

(انڈیا) ہندوستانی مسلمانوں کی تعلیم وتربیت کے لیے گزشتہ دو دہائیوں سے علمی مجلہ "آموزگار" شائع کرتے رہے ہیں۔ "آموزگار" بھارت کا اردو زبان میں واحد علمی مجلہ ہے اس مجلّہ میں امام احمد رضا خان کے نظریۂ تعلیم پر یہ مضمون شائع ہو چکا ہے۔

سلیم اللہ جندران (۲۰۰۰ء مئی)، امام احمد رضا خان کے نظریۂ تعلیم کی چیدہ چیدہ خصوصیات، **آموزگار**، مئی ۲۰۰۰ء، صفحات ۰۴۔۱۱

راقم الحروف کو "تعلیمی زاویے" کے اسسٹنٹ ایڈیٹر کرم حسین صاحب کی وساطت سے آموزگار کی متعلقہ کاپی موصول ہوئی اور موصوف نے بتایا کہ "تعلیمی زاویے" بھارت میں بھیجا جاتا ہے اور آموزگار کے لیے یہ مضمون "تعلیمی زاویے" سے ہی لیا گیا تھا۔

اسی مضمون کو بمبئی (انڈیا) کے سہ ماہی جریدے "افکارِ رضا" نے جلد ۸، شمارہ ۲ (۲۷۔۲۸) جنوری تا جنون ۲۰۰۲ء (صفحات ۳۰۔۳۶) کی اشاعت میں بھی شائع کیا ہے۔ جریدہ "افکارِ رضا" کی اشاعت اس پتے سے ہوتی ہے۔

Tehreek-e-Fikr-e-Raza,
167, Dimtimkar Road, Ha-pada,
Mumbai- 400 008 INDIA
Tel: 3439863
email: editor@fikreraza.net

رضا اکیڈمی، ۲۶۔کامبیکر اسٹریٹ، بمبئی (انڈیا)

رضا اکیڈمی بمبئی "یادگارِ رضا" کے نام سے ہر سال ایک دینی، علمی، اصلاحی اور ادبی مجلّہ کی اشاعت کر رہی ہے۔ غلام مصطفیٰ رضوی اس کے موجودہ مدیر ہیں۔ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء کے سالانہ شمارہ کے لئے مندرجہ ذیل مضمون منتخب ہونے کے بعد شائع ہو چکا ہے:

Marfat.com

عظیم اللہ جندران (۲۰۰۴ء)، امام احمد رضا کا تصورِ نصاب، **یادگارِ رضا بمبئ**

۲۰۰۴ء، صفحات: ۱۰۶۔۱۲۸

اس مضمون میں مصنف نے فکرِ رضا کی روشنی میں چند اہم ترجیحات کا تعین ک
ہے جو ملکی نصاب ساز اداروں کو قومی نصاب کی تشکیل سازی کے دوران پیشِ نظر رکھ
چاہئیں نیز امام احمد رضا خاں کے نقطۂ نظر کے تحت نصاب کی ان اہم خصوصیات کا بھ
ذکر کیا گیا ہے جو کہ موزوں اور متوازن نصاب کی افادیت کے لئے ناگزیر ہیں۔

رضا اکیڈمی، اسٹاکپورٹ، انگلینڈ

رضا اکیڈمی، اسٹاکپورٹ (انگلینڈ) سے ایک کتاب ''اسلام کا نظریۂ تعلیم'' کے
عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ اس کے مصنف ڈاکٹر حنیف اختر فاطمی لکھتے ہیں کہ:

''امام احمد رضا (م ۱۹۲۱ء) نے اسلامی نظریۂ تعلیم کی بہت ہی خوب تعبیر و تو
پیش کی ہے جو اس موضوع پر قرآن حکیم کی تمام آیات کی اعلیٰ ترین تفسیر ہے اور اسلا
کے قانونی، روحانی، سیاسی مادّی غرض تمام پہلوؤں کو سمجھنے کے لئے ایک بنیاد فرا
کرتی ہے۔ میری یہ تصنیف (اسلام کا نظریۂ تعلیم) جدید انگریزی میں امام احمد رض
کے ان افکار و خیالات کا خلاصہ ہے جن کی انہوں نے ''الدولۃ المکیہ'' میں وضاحت
فرمائی ہے۔'' [بحوالہ **معارف رضا**، جلد نمبر ۱۱، ۱۹۹۱ء، صفحہ ۳۰۱]

رضا اکیڈمی، ۱۳۸، نارتھ گیٹ روڈ، اسٹاکپورٹ، SK3-9 NL، انگلین
(فون: 0161-4771595) نے 2005ء میں پیر محمد الیاس قادری کشمیری کے
مرتب کردہ ''امام احمد رضا خان کے جدید اسلامی تعلیمی نظریات'' شائع کئے ہیں۔ یہ

Marfat.com

کتاب ۸۸ (اٹھاسی) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا دیباچہ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی نے لکھا ہے۔ اس کتاب میں امام احمد رضا خان کے تعلیمی نظریات پر شائع ہونے والے مضامین کو جمع کیا گیا ہے۔ باب اول اور باب دوم میں ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم کے مضمون "Imam Ahmad Raza's Educational Reform Policy" کو اردو میں مولانا محمد اسمٰعیل سے ترجمہ کرا کر شائع کیا گیا ہے۔ ان ابواب میں امام احمد رضا خان کے پیش کردہ دس تعلیمی نکات پر بحث کی گئی ہے۔ باب سوم میں پروفیسر آصف حسین کا مضمون "امام احمد رضا کا جدید اسلامی نظامِ تعلیم" پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بھی مترجم مولانا محمد اسمٰعیل ہیں۔ پروفیسر آصف حسین لکھتے ہیں کہ "امام احمد رضا نے تعلیم کے مقاصد میں اولین مقصد تقویٰ قرار دیا۔ تمام شعبہ جاتی تعلیم اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ ساتھ محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں حاصل کرنی چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات مقدسہ اور حسنِ اخلاق کو تعلیم کے مقاصد میں شامل رکھنا ضروری ہے۔" صفحات: (۵۵۔۵۶)

امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کے حوالہ سے موصوف مزید لکھتے ہیں:

"سائنس اور دیگر عصری علوم کے حصول کے ساتھ ساتھ خالقِ کائنات کے دین کا علم دیگر علوم سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ علمِ مخلوق سے زیادہ معرفتِ خالق مدنظر رکھنا از حد ضروری ہے کیونکہ صرف عصری علوم کا حصول مادی ترقی کا ذریعہ تو بن سکتا ہے لیکن انسانی اخلاقی اقدار میں علومِ اسلامی کے بغیر اصلاح ناممکن ہے۔" (ص: ۵۶)

رضا اکیڈمی، انگلینڈ کے ہی ایک جرنل

The Islamic Times Vol. 20, No.5, Safar 1426, March 2005

کی اشاعت میں A.Hussain کا مضمون Islamic Education System صفحات ۱۰ تا ۱۸ پر شائع ہوا ہے۔ وہاں مصنف رقمطراز ہیں کہ:

Marfat.com

Shaykh Imam Ahmad Raza Khan Barelvi set out some principles of Islamic Education which need to be spelled out and implemented through education. In Islamic education, if Taqwa is inculcated among the young, it automatically translates one's belief into values. The life of the Prophet (ﷺ) was based on Taqwa. That is the reason why Imam Ahmad Raza Khan states that the prime purpose of education must be piety based on the teachings of your beloved Prophet (ﷺ). The life and mission of our beloved Prophet (ﷺ) should be exemplified so that a universal truth which is Islam can be seen in a better light. Science and all other branches of knowledge must be encouraged. However, it must be understood that knowledge of the Creator is more important than knowledge of the creation.

Marfat.com

باب چہارم

تجزیاتی جائزہ

امام احمد رضا خان بریلوی کی تصانیف سے استفادہ کے حوالہ سے مقالہ نگاران کو درپیش مشکلات

امام احمد رضا خان کی تین چوتھائی سے زائد تصانیف اب تک غیر مطبوعہ ہیں (سعیدی، ۲۰۰۳ء)۔ آپ کی اکثر کتب عربی اور فارسی زبان میں ہیں۔ عربی و فارسی پر عبور نہ ہو سکنے کی وجہ سے علم التعلیم سے متعلقہ آپ کی تمام کتب سے استفادہ مشکل ہے۔ بعض کے تراجم دستیاب ہیں سب کے تراجم میسر نہیں۔ (جستجو، ۱۹۹۸ء)

مصباحی (۲۰۰۴ء) کا تجزیہ یوں ہے کہ امام احمد خان کے اکثر افادات خالص علمی و تحقیقی ہیں اُن کے بہت سارے اصلاحی نقطہ نظر سے لکھے گئے مضامین میں بھی علمی رنگ نمایاں جھلکتا ہے فارسی عبارت کا آپ ترجمہ کرتے ہی نہیں تھے کیونکہ اُسے اُردو کا درجہ دیتے تھے اس لئے کہ ان کے دور میں فارسی زیادہ رائج تھی کوئی صاحبِ علم گھرانہ فارسی سے بمشکل ہی خالی ہوتا۔

مصباحی موجودہ حالات سے موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اب دور بدلا۔ فارسی و عربی کی جگہ اردو و انگریزی نے لے لی۔ مذاق بھی علمی کی بجائے سطحی ہو گیا۔ علمی و تحقیقی کتابیں تو کجا عموماً لوگ تاریخی و ادبی کتب بھی نہیں پڑھتے۔ افسانوں اور

Marfat.com

ناولوں کی تقریباً ہر گھر میں حکومت نظر آتی ہے ماحول ہی کی حیرت انگیز تاثیر کا نتیجہ ہے کہ بیشتر علماء میں بھی وہ ذوق علم و تحقیق نہیں ملتا جو اُن کا حق ہے عوام تو خیر عوام ہی ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر فاضل بریلوی کے افادات عام کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انہیں سہل اور آسان بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔

عربی و فارسی کے علاوہ آپ کی وہ تصانیف جو اردو میں ہیں ان میں بعض کی اردو بھی بڑی مقفع اور مسجع ہے۔ مواد کو دقیق اور فلسفیانہ انداز میں تحریر کیا گیا ہے، گہرائی اور گیرائی کے لحاظ سے سنجیدگی، بلاغت اور بھاری بھرکم معنویت سے سرشار ہے جو عام قاری کے لیے سمجھنا بہت مشکل ہے۔ مثلاً پروین (۱۹۹۷ء) نے ۲۳ تا ۲۴ صفحات پر اپنے تعلیمی مقالہ میں امام احمد رضا خان کے فلسفہ حقیقت کو بیان کرتے ہوئے آپ کی تصنیف **اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفٰی والآل الاصحاب** سے ربّ اعلیٰ کے بارے آپ کا عقیدہ اولیٰ پیش کیا ہے یہاں مثال کے طور پر اس **عقیدہ اولیٰ کی اصل عبارت** (text) درج کی جاتی ہے

یہ عقیدہ اولیٰ امام احمد رضا خان بریلوی (۲۰۰۲ء) نے توحید کے متعلق پیش کیا ہے:

عقیدۂ اولیٰ (توحید)

حضرت حق سبحانہٗ وتبارک وتعالیٰ شانہٗ واحد ہے نہ عدد سے خالق ہے نہ علت سے فعال ہے، نہ جوارح سے قریب ہے نہ مسافت سے ملک بے وزیر والی بے مشیر حیات وکلام وسمع وبصر وارادہ وقدرت وعلم وغیرہا تمام صفات کمال سے ازلاً وابداً موصوف اور تمام شیون وشین وعیب سے

Marfat.com

اولاً و آخراً بری۔ ذات پاک اس کی ند وضد و شبہ و مثل و کیف و کم و شکل و جسم و جہت و مکان و امد و زمان سے منزہ، نہ والد ہے نہ مولود نہ کوئی شے اس کے جوڑ کی اور جس طرح ذاتِ کریم اس کی مناسبت و ذوات سے مبرہ اسی طرح صفات کمالیہ اس کی مشابہت صفات سے معرا، اوروں کے علم وقدرت کو اس کے علم وقدرت سے فقط ع ل م ق د ر ت میں مشابہت ہے اس سے آگے اس کی تعالیٰ و تکبر کا سراپردہ کسی کو اپنے میں بار نہیں دیتا۔ تمام عزتیں اس کے حضور پست اور سب ہستیاں اس کے آگے نیست کل شئی ہالک الا وجھہ وجود واحد موجود واحد باقی سب اعتبارات ہیں۔ ذرات اکوان کو اس کی ذات سے ایک نسبت مجھولۃ الکیف ہے جس کے لحاظ سے مَن وتو کو موجود و کائن کہا جاتا ہے اور اس کے آفتاب و جودہ کا ایک پرَتو ہے کہ ہر ذرہ نگاہِ ظاہر میں جلوہ آرائیاں کر رہا ہے اگر اس نسبت پرتو سے قطع نظر کی جائے تو عالم ایک خواب پریشاں کا نام لے ہُو کا میدان عدم بحت کی طرح سنسان۔ موجود واحد ہے نہ وہ واحد جو چند کی طرف تحلیل پائے نہ وہ واحد جو بہ تہمت حلول عینیت اوج وحدت سے حفیض اثنیت میں آئے ھو ولا موجود الا ھو آیہ کریمہ سبحنہ وتعالی عما یشرکون o جس طرح شرک فی الالوہیۃ کو رد کرتی ہے یوہیں اشتراک فی الوجود کی نفی فرماتی ہے۔

غیر تش غیر در جہاں نہ گزاشت — لاجرم عین جملہ معنی شد (صفحات ۱۰۔۱۲)

Marfat.com

مقالہ نگار نے بھی اپنے تعلیمی مقالہ میں صرف اصل عبارت ہی درج کی ہے اسے جدید سلیس انداز میں پیش نہیں کیا نہ ہی اپنا تبصرہ پیش کیا ہے۔ تفہیم کی خاطر اس مواد کی ترتیب وتہذیب کی اشد ضرورت ہے۔ فصاحت و بلاغت، جامعیت ومعنویت سے سرشار تصور توحید پر مبنی اس اقتباس کو ایک عام طالب علم کے لیے سمجھنا آسان نہیں ہے۔ مزید برآں اس چیز کا ذکر کرنا بھی یہاں ضروری ہے کہ پاکستان میں اسلاف کے علمی سرمائے سے استفادہ کے لیے جس قدر کوششیں درکار تھیں اس سطح پر کام نہیں ہوا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک سے جدید زبان میں دستیاب جدید علوم کی درآمد کے لیے خاطرِ خواہ کتب درآمد ہوتی ہیں مگر قدیم زبانوں میں موجود اسلاف کے قیمتی اسلامی ورثہ کو جدید زبان اور جدید انداز میں ڈھالنے کے لیے ابھی بہت زیادہ کام باقی ہے۔

ترک (۲۰۰۳ء) بیان کرتے ہیں کہ:۔

امام احمد رضا خان کے تعلیمی نظریات پر تحقیقی کام کرنے والوں کو یہ اہم مشکل بھی درپیش ہے کہ امام صاحب کے تعلیمی نظریات پر مارکیٹ میں بہت کم مطبوعہ مواد دستیاب ہے۔ جلال الدین قادری کی تصنیف 'امام احمد رضا خان کا نظریۂ تعلیم' کے علاوہ دیگر کوئی اور کتاب اس موضوع پر مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہے جس سے مقالہ نگاران استفادہ کر سکیں۔ مقالہ نگاران، محققین کی رہنمائی اور آسانی کی خاطر امام صاحب کے تعلیمی نظریات پر مبنی تحقیقی کام کو مطبوعہ صورت میں بڑے بڑے شہروں کے معروف بکسٹالز تک پہنچایا جائے۔

راقم کی نظر میں محقق مذکور کا یہ مسئلہ بجا ہے واقعی تا حال امام احمد رضا کے تعلیمی

Marfat.com

نظریات پر تحقیقی مضامین کو مجموعی طور پر الگ کسی جامع اور مستند کتاب کی صورت میں شائع نہیں کیا جا سکا۔ مذکورہ بالا ایک کتاب کا مطالعہ نا کافی ہے متعلقہ مواد کی با آسانی فراہمی سے مقالہ نگاران کا لٹریچر ریویو (متعلقہ ادب کے مطالعہ) کا کام سہل ہو سکتا ہے۔

تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق سے متعلقہ حاصل شدہ تحقیقاتی مواد کی درجہ بندی اور تجزیہ

(۱۹۸۰ء ـــــ ۲۰۰۷ء)

سرکاری شعبہ میں تعلیمی فکرِ رضا پر تحقیق و اشاعت

۱۔ یونیورسٹیز اور ایجوکیشن کالجز میں ایم۔اے (ایجوکیشن)/ایم۔ایڈ درجہ کے مکمل شدہ تھیسز (بزبان اردو) = ۱۶

۲۔ یونیورسٹیز اور ایجوکیشن کالجز میں ایم۔اے (ایجوکیشن)/ایم۔ایڈ درجہ کے مکمل شدہ تھیسز (بزبان انگریزی) = 1

۳۔ ایم۔اے (ایجوکیشن)/ ایم۔ایڈ درجہ کے زیر تکمیل تھیسز (بزبان اردو) = ۲

Marfat.com

۴۔ یونیورسٹیز اور کالجز کے جرنلز اور میگزینز میں شائع ہونے والے آرٹیکلز (بزبان اردو) = ۶

غیر سرکاری شعبہ میں تعلیمی فکرِ رضا پر تصنیف و تحقیق

۱۔ غیر سرکاری اشاعتی اداروں کی طرف سے طبع ہونے والی اردو کتب (۸۰ صفحات سے زائد) = ۳

۲۔ اردو کتابچہ جات (۱۶ سے ۴۸ صفحات تک) = ۵

۳۔ انگریزی کتابچہ جات (۱۶ سے ۴۸ صفحات تک) = ۱

۴۔ متعدد تعلیمی و دینی جرائد و رسائل میں شائع ہونے والے اردو آرٹیکلز = ۴۰

۵۔ جرائد و رسائل میں چھپنے والے انگریزی مضامین = ۶

۶۔ تعلیمی افکارِ رضا سے متعلقہ غیر سرکاری اداروں کے جرائد و رسائل کے خصوصی نمبرز (صفحات بالترتیب ۸۶، ۱۱۳) = ۲

۷۔ نیشنل/انٹرنیشنل امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس (تعداد خطبات ۷، تعداد مقالات تحریری ۷) = ۱

Marfat.com

تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کے حوالہ سے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے پبلک اور پرائیوٹ سیکٹر کے جن اداروں کے متعلقہ کام کا اجمالی جائزہ اس مطالعہ میں شامل ہے، ان کی فہرست یہ ہے:

(الف) پبلک سیکٹر:

(۱) انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

(۲) ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اینڈ ایجوکیشنل ٹریننگ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

(۳) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

(۴) گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (لوئر مال) لاہور

(۵) گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (فارویمن) لاہور

(۶) گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد

(۷) گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیڈرل بی ایریا کراچی

(۸) وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کراچی

(۹) جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن ملیر کراچی

(۱۰) ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان (پنجاب یونیورسٹی لاہور)

(۱۱) بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، انڈیا

(ب) پرائیوٹ سیکٹر:

(۱) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل) کراچی (پاکستان)

Marfat.com

(۲) پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد (پاکستان)

(۳) اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی (پاکستان)

(۴) مجلس المدینۃ العلمیۃ، دعوتِ اسلامی، کراچی (پاکستان)

(۵) رضا دارالاشاعت لاہور (پاکستان)

(۶) ادارہ منہاج القرآن لاہور (پاکستان)

(۷) کنزالایمان سوسائٹی، صدر بازار، لاہور، کینٹ پنجاب (پاکستان)

(۸) انجمن اساتذہ پاکستان، لاہور، پنجاب (پاکستان)

(۹) جامعہ محمدی شریف جھنگ، پنجاب (پاکستان)

(۱۰) دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف (سرگودھا)

(۱۱) انٹرنیشنل غوثیہ فورم، انوار رضا لائبریری، جوہر آباد، خوشاب، پنجاب (پاکستان)

(۱۲) جامعہ فریدیہ ساہیوال، پنجاب (پاکستان)

(۱۳) مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) نعمانیہ بلڈنگ ٹیکسالی، لاہور، پنجاب (پاکستان)

(۱۴) ادارہ عرفات، جامعہ نعیمیہ، لاہور، پنجاب (پاکستان)

(۱۵) علمی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور، پنجاب (پاکستان)

(۱۶) ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور

Marfat.com

(۱۷) ادارہ مظہر اسلام، لاہور

(۱۸) ادارہ کنز الایمان، دہلی (انڈیا)

(۱۹) نوری مشن، مالیگاؤں (انڈیا)

(۲۰) ایجوکیشنل اکیڈمی اسلام پورہ، جلگاؤں (انڈیا)

(۲۱) رضا اکیڈمی، بمبئی (انڈیا)

(۲۲) رضا اکیڈمی، اسٹارک پورٹ (انگلینڈ)

محدود وقت اور محدود وسائل کے پیش نظر راقم تعلیمی رضویات (ایجوکیشنل رضویات/ رضا ایجوکیشن اسٹڈیز) کی مناسبت انہی مندرجہ بالا اداروں کے متعلقہ تحقیقی کام تک رسائی حاصل کرسکا ہے۔ تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیقی کام کے وسیع سروے کے لیے پاکستان کے تمام ایجوکیشن کالجز اور سب یونیورسٹیز کے ایجوکیشن ڈپارٹمنٹس میں لکھے جانے والے تھیسز کے عنوانات کی فہرستوں کا سروے کیا جانا ضروری ہے۔ ممکن ہے وسیع پیمانے پر کیے گئے اس سروے سے مزید مفید مواد (Data) دستیاب ہوسکے۔

اِسی طرح انٹرنیٹ سرچنگ (Internet Searching) کے تحت بھی اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک مکمل ہونے والی تعلیمی رضویاتی تحقیق تک مزید رسائی ممکن ہے۔ یہ طریقہ کار بھی کسی حد تک مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

باب پنجم

اہم مباحث اور حاصلات و نتائج

۱۔ امام احمد رضا خان کی قرآنی، فقہی، ادبی، اصلاحی، سیاسی اور تاریخی خدمات پر باقاعدہ تحقیقی کام کا آغاز ۱۹۶۸ء میں ہوا جبکہ آپ کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام کا آغاز باقاعدگی اور تسلسل کے ساتھ ۱۹۸۰ء میں شروع ہوا چونکہ عوام میں آپ کی زیادہ پہچان مذہبی اور فقہی رہنما کی حیثیت سے ہے اس لیے آپ کی مذہبی اور دینی خدمات پر تحقیقی کام زیادہ ہوا ہے آپ کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام مقابلتاً ایک دہائی بعد شروع ہوا۔

۲۔ اس مضمون میں راقم نے پاکستان کی تین (۳) جامعات اور چھ (۶) ایجوکیشن کالجز میں ایم اے سطح کے تحقیقی کام کی تفصیل پیش کی ہے۔ جن سرکاری اداروں کے تحقیقی کام کو اس مطالعہ میں شامل کیا گیا ہے اُن میں پنجاب یونیورسٹی لاہور، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لوئر مال لاہور، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فار ویمن لاہور، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیڈرل بی ایریا کراچی، وفاقی گورنمنٹ اُردو کالج کراچی، جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن ملیر کراچی شامل ہیں۔ ایم اے درجہ پر اس سمت تحقیقی کام کی رفتار حوصلہ افزاء ہے بہرحال اس کام میں Duplication/Repetition بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ ریسرچ میں

Marfat.com

Repetition اور Duplication کی بجائے "Replication" کو پسند کیا جاتا ہے۔ نیز امام صاحب کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام مقابلتاً پاکستان میں جامعہ پنجاب کے ادارہ تعلیم و تحقیق میں زیادہ ہوا ہے۔ یہاں سے آپ کے تعلیمی افکار کے مختلف پہلوؤں پر اب تک ایم اے سطح کے سات مقالے لکھے جا چکے ہیں۔

۳۔ پاکستان میں بعض مذہبی و سماجی اور تعلیمی این جی اوز نے بھی اپنے جرائد میں امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر تحقیقی مضامین پیش کیے ہیں ان میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی سرفہرست ہے۔

اندرونِ ملک، بیرون ملک فکرِ رضا کو اجاگر کرنے کے لیے متعدد ادارے کام کر رہے ہیں مگر اکثر اداروں کی رضویات سے متعلقہ مطبوعات کے تجزیہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایسے مذہبی اداروں نے امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر بہت کم لٹریچر مہیا کیا ہے۔

۴۔ امام احمد رضا خان کی بعض تصانیف میں عربی، فارسی، ہندی زبان کے الفاظ کا بکثرت استعمال ہے۔ چونکہ امام صاحب کی تصانیف تقریباً ایک صدی قبل لکھی گئی ہیں اس وقت برصغیر میں اردو زبان میں جدیدیت اور سہل پسندی کا زیادہ رجحان نہیں پیدا ہوا تھا۔ وہاں اردو کی آمد سے پہلے ماضی قریب میں بالترتیب فارسی اور عربی زبان کا اثر و رسوخ تھا پھر امام صاحب کا جغرافیائی تعلق ہندوستان کے شہر بریلی سے تھا یہ عوامل آپ کی تصانیف میں عربی، فارسی، ہندی الفاظ کے بکثرت استعمال کا سبب ہو سکتے ہیں۔ آج پاکستان میں زیادہ رجحان انگریزی اور اردو زبان کی طرف ہے لہٰذا آپ

Marfat.com

کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام آگے بڑھانے کے لیے آپ کی ''تعلیم'' سے متعلقہ تصانیف، ابواب، خطبات، فتاویٰ، مکاتیب، اشعار کا آسان اردو/ انگریزی زبان میں ترجمہ بہت ضروری ہے۔ یہ مؤثر ترجمہ سازی کی خدمات وہی ایکسپرٹس انجام دے سکتے ہیں جنہوں نے کم ازکم ایجوکیشن اور فلاسفی ہر دو میں ماسٹر کیا ہواور اردو کے ساتھ ساتھ عربی و فارسی پر بھی انہیں دسترس حاصل ہو۔ ہندی زبان سے شناسائی اضافی ترجیحی قابلیت کے طور پر حاصل ہو۔ دینی مدارس کے طلباء واساتذہ عربی و فارسی زبان پر دسترس تو رکھتے ہیں مگر ضروری نہیں کہ وہ سب جدید ''علم التعلیم'' سے بھی بہرہ ور ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا خان کے تعلیمی نظریات کی دینی مدارس میں بھی زیادہ تشہیر نہیں ہو سکی۔ اکثر جدید ''علم التعلیم'' سے واقف احباب عربی و فارسی سے شناسا نہیں۔

۵۔ علم التعلیم سے متعلقہ امام احمد رضا خان کی تحریریں تاحال بکھری صورت میں ہی دستیاب ہیں انہیں منظم انداز میں یکجا کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید فلسفۂ تعلیم کے متعلقہ عنوانات کے تحت انہیں رقم کرنے کی ضرورت ہے۔ لٹریچر ریویو سے معلوم ہوا ہے کہ اس سمت ابھی معیاری کام ہونا باقی ہے۔

٦۔ امام احمد رضا خان کے تعلیمی نظریات پر تاحال اردو میں ہی زیادہ کام ہوا ہے آپ کے تعلیمی افکار پر ایم اے سطح کے سترہ تھیسز اور اکاون آرٹیکلز میں سے مصنف کو صرف ایک تھیسس چھ آرٹیکلز انگریزی میں دستیاب ہو سکے ہیں۔ عالمی سطح پر آپ کی اسلامی تعلیمی فکر کو اجاگر کرنے کے لیے آپ کی تعلیمی تحقیق کے انگریزی ترجمہ کی

Marfat.com

ضرورت ہے کیونکہ انگریزی بین الاقوامی اور گلوبل لینگوایج کی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔

۷۔ امام احمد رضا خان کی دینی، فقہی، ادبی، اصلاحی، سیاسی خدمات واحوال پر اب تک بائیس (۲۲) پی۔ایچ۔ڈی زہو چکی ہیں۔رضویات کے مختلف پہلوؤں پر آٹھ محققین کو ایم۔فل کی ڈگریاں دی جا چکی ہیں مگر تا حال آپ کے تعلیمی افکار پر ایم۔فل / پی۔ایچ۔ڈی درجہ کا کام نہیں ہوا ہے۔تعلیمی افکارِ رضا پر ایم۔فل/ پی۔ایچ۔ڈی درجہ کے تحقیقی کام کی گنجائش اور مواد موجود ہے۔موجودہ حالات میں اس کی ضرورت بھی ہے (اظہر، ۲۰۰۳ء)۔

۸۔ مختلف مقامات پر امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر جو تحقیقی کام ہوا ہے اس کے اجمالی مطالعہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ امام احمد رضا خان کی فارسی و عربی کتب سے بہت کم استفادہ کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ آپ کے ترجمۃ القرآن ''کنز الایمان'' سے بھی زیادہ رہنمائی حاصل نہیں کی گئی۔حالانکہ ''کنز الایمان'' کے تعلیمی اشاریہ پر کام معلمین و متعلمین کے لیے بہترین رہنمائی فراہم کر سکتا ہے مثلاً ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب میں محمد دین نقشبندی، نصر اللہ خان بٹر، خوشی محمد (۱۹۸۰ء) نے پروفیسر مشتاق الرحمٰن صدیقی کی زیرِ نگرانی ''تفہیم القرآن'' کے تعلیمی اشاریہ پر ایم ایڈ (ثانوی) کا مقالہ لکھا ہے اس مقالہ میں ''تفہیم القرآن'' کے تحت تصورِ حقیقت، تصور علم، پسندیدہ اخلاق، مقاصدِ تعلیم، نصابِ تعلیم، نفسیات و حکمتِ تدریس پر ابواب رقم کیے گئے ہیں جو ایک نہایت مفید اور معلوماتی کاوش ہے۔امام احمد رضا خان کے

Marfat.com

ترجمۃ القرآن ۔ ''کنز الایمان'' کے تعلیمی اشاریہ پر تا حال ایسا کام نظر نہیں آیا۔ ''کنز الایمان'' کے تعلیمی اشاریہ پر مستقبل کا کوئی محقق کام کرے تو اسے اس چیز کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اس کام کے لیے ابتدائی طور پر ''تفہیم القرآن'' کے اس تعلیمی اشاریہ سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

۹۔ مختلف کالجز اور یونیورسٹیز میں امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام کے چند ایک نگران اساتذہ کرام سے مذکورہ مقالہ جات کی کوالٹی/ معیار کے بارے استفسار پر غیر رسمی ملاقات، گفتگو (Informal interview/ Communication) کے دوران مندرجہ ذیل مشکلات سامنے آئیں جو کہ مقالہ جات کے معیار پر اثر انداز ہوتی ہیں:

i۔ تمام طلباء میں تحقیق کا رجحان نہیں پایا جاتا نہ ہی تحقیق کے لیے لگن اور جذبہ موجود ہوتا ہے۔ مگر اس کے باوجود تھیسس رائٹنگ تمام طلبہ کے لیے ایم ایڈ/ ایم اے ایجوکیشن میں لازمی ہے۔

ii۔ نگران اساتذہ کے پاس رہنمائی و نگرانی کے لیے وقت بہت محدود ہوتا ہے اکثر اوقات ایک وقت میں چھ سات مقالہ جات کی نگرانی جاری ہوتی ہے جس سے کوالٹی متاثر ہوتی ہے۔

iii۔ اکثر طلباء و طالبات مقالہ کو ایک بوجھ (Unavoidable burden) سمجھ کر جلد سَر سے اتار پھینکنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد فقط ڈگری کا حصول ہوتا ہے نہ کہ حقائق کی دریافت۔

Marfat.com

iv۔ طالبات کو اپنے تعلیمی اداروں سے باہر دیگر لائبریریز تک رسائی حاصل کرنا بہت دشوار ہوتا ہے اکیلے وہاں جانا اور ایوننگ ٹائمز تک وہاں رہنا طالبات کے لیے بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

v۔ متعلقہ مواد کے حصول کے لیے مختلف رسائل و جرائد کی خرید/فوٹو کاپی کا حصول اور موجودہ (Latest) کتب کے حصول/خرید کے لیے کافی اخراجات درکار ہوتے ہیں جن سے اکثر طلباء گریز کرتے ہیں۔

vi۔ مقالہ جات کے نگران اساتذہ پر مقررہ وقت کے اندر مقالہ جات کی تکمیل کے لیے ایڈمنسٹریشن کی طرف سے دباؤ ہوتا ہے جس کی وجہ سے کئی دفعہ نگرانِ مقالہ کی اپنی مرضی اور پسند کا کام نہیں ہو پاتا۔ مجبوراً انہیں غیر معیاری کام کی تکمیل پر ہی اکتفا کرنا پڑتا ہے۔

vii۔ ایسے مقالہ جات جو نگران اساتذہ کی اپنی مرضی/پسند اور مطلوبہ معیار کے مطابق مکمل نہیں ہو سکتے ان پر طلباء و طالبات کو ڈگری مل جانے کے باوجود ان مقالہ جات کے نگران (سپروائزرز) بعد میں ان کی اشاعت اور ترسیل سے ہچکچاتے ہیں نتیجتاً وہ مقالہ جات سرد خانے کی نظر ہو جاتے ہیں۔

viii۔ متعلقہ موضوع پر متعلقہ تعلیمی اداروں کی اپنی لائبریریز میں تازہ مواد (Latest Literature) دستیاب نہیں ہوتا اور اچھے جرائد و رسائل کی اکثر کمی ہوتی ہے طلبہ کو پرانی کتب پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔

۱۰۔ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی لاہور، گورنمنٹ کالج

Marfat.com

آف ایجوکیشن (فارمین) لاہور، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (فارویمن)، لاہور، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد، وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کراچی، جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن ملیر کراچی۔ان مقامات پر تحریر کیے گئے امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار سے متعلقہ مقالہ جات کے مشاہدہ کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ مجموعی طور پر (i) طریق تحقیق (Research Methodology) اور معیاری ترتیب مقالہ (Thesis Standard Format) کو ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب لاہور میں زیادہ بہتر انداز میں پیش نظر رکھا گیا ہے۔بعض مقالہ جات مواد کے لحاظ سے بھی نہایت معیاری نظر آئے ہیں مثلاً محمد افضل وعبدالقیوم چوہدری (۱۹۹۱ء) کے مقالہ میں مقالہ نگاران اور نگران اساتذہ کرام ڈاکٹر محمد حبیب اللہ، ڈاکٹر ذوالفقار علی خان کی محنت اور لگن مقالہ کے مواد اور ترتیب کے لحاظ سے قابل تعریف ہے مگر اسی ادارہ کے چند مقالہ جات میں Repetition اور Duplication کا عنصر بھی شامل ہے۔جہاں تک ادارہ تعلیم و تحقیق کے علاوہ دیگر ایجوکیشن کالجز میں امام صاحب کے تعلیمی نظریات پر لکھے گئے مقالہ جات کے معیار کا تعلق ہے ان میں مواد کافی معلوماتی ہے، متنوع بھی ہے۔ادارہ تعلیم و تحقیق لاہور کے مذکورہ مقالہ جات کے مواد سے کچھ مختلف بھی ہے اور مفید بھی ہے مگر Standard Thesis Format مروجہ معیاری ترتیب سے ہٹ کر ہے۔مثلاً وہ معلومات جو ابتدائی باب میں درکار تھیں وہ آخری ابواب میں ہیں اسی طرح کچھ غیر متعلقہ مواد بھی سمودیا گیا ہے جو کہ موضوع مقالہ سے زیادہ مناسبت نہیں رکھتا۔معیاری فنیات مقالہ کو بہت کم ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

Marfat.com

سفارشات

۱۔ امام احمد رضا خان کی علمی خدمات پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کے فروغ کے لیے سردست آپ کی ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف میں ایسی مباحث کی نشاندہی کریں جو خصوصی طور پر تعلیم کے موضوع سے متعلق ہوں تاکہ آپ کے تعلیمی افکار کو مربوط انداز میں یکجا پیش کیا جا سکے۔

۲۔ امام احمد رضا خان کی کتب کے ترجمہ کے لیے یہ بھی تجویز پیش کی جاتی ہے کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی اپنے طور پر مالی ذرائع پیدا کرے اور امام صاحب کی عربی و فارسی اور فلسفیانہ کتب کا ترجمہ ماہرین زبان سے معقول معاوضہ سے کرا لے۔ مخیر حضرات کو اس ضمن میں دست تعاون بڑھانا چاہیئے۔ امام احمد رضا خان دینی علوم کے فروغ کے حوالہ سے فتاویٰ رضویہ میں ایک استفسار کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث پاک کا حوالہ دیتے ہیں کہ آخری وقت میں دین کا کام بھی روپے پیسے کے بغیر نہ چل سکے گا۔ آج ان حالات کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ مادی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر فقط مشنری جذبہ کے تحت کام کرنے والے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں۔ اس لیے بہتر یہی ہوگا کہ معقول مشاہرہ ادا کر کے امام صاحب کی تصانیف کا معیاری جدید ترجمہ کرایا جائے۔ موزوں ہوگا کہ ادارہ تحقیقاتِ احمد رضا (انٹرنیشنل) کراچی اپنا ہی ذیلی ادارہ دارالترجمہ (Translation Cell) مستقل طور پر قائم کر لے جس میں ابتدائی طور پر کم از کم عربی، فارسی، انگریزی ہر زبان کے ایک ایک ماہر (Expert) کی خدمات حاصل کر لی جائیں اور مستقل بنیاد پر امام

Marfat.com

صاحب کی تمام کتب کا عصرِ حاضر کی زبان میں سلیس ترجمہ کروایا جائے۔ نظر ثانی شدہ ترجمہ کو بعد ازاں متعلقہ مضمون کے ماہر (Subject Expert) کے پاس بھجوایا جائے تاکہ متعلقہ مضمون کی معلومات کو موجودہ اصطلاحات (Modern Terminology) میں متعارف کرایا جائے اس کے بغیر امام صاحب کے بیش بہا علمی و تحقیقی خزانہ سے مکمل استفادہ ممکن نہیں۔

۳۔ امام احمد رضا خان بریلوی کے تعلیمی افکار پر مبنی لٹریچر کو ملک و بیرون ملک جامعات کے شعبہ تعلیم، ایجوکیشن کالجز اور انسٹی ٹیوٹس آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ میں پہنچایا جائے۔ فکرِ رضا پر تحقیقی و اشاعتی کام کرنے والے ادارے آپکے تعلیمی افکار پر مبنی مضامین قومی اردو/ انگریزی اخبارات کو وقتاً فوقتاً بھجوائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ تعلیمی حلقے مستفید ہو سکیں۔ تعلیمی افکارِ رضا کے فروغ اور مزید تحقیق میں سہولت کی خاطر ملکی سطح پر امام احمد رضا کی شخصیت واحوال پر کام کرنے والا کوئی ادارہ ''تعلیمات رضا'' کے عنوان سے سہ ماہی، ششماہی یا سالانہ جریدے کے اجراء کا اہتمام کرے جسے تعلیم و تحقیق کے پبلک پرائیویٹ اداروں تک پہنچایا جائے۔

۴۔ امام احمد رضا خان کی تصانیف شائع کرنے والے ادارے معیاری طبع شدہ تصنیفاتِ امام احمد رضا کی فہرست ہر سال تعلیمی اداروں کے سربراہان کو باقاعدگی سے بھجوایا کریں تاکہ وہ بوقتِ ضرورت اپنے وسائل کے مطابق متعلقہ کتب متعلقہ مقامات سے منگوا سکیں اور امام احمد رضا خان کے افکار سے استفادہ کر سکیں۔

۵۔ امام احمد رضا خان پر تحقیقی کام کرنے والے ادارے اپنی کانفرنسوں میں ملک کے

Marfat.com

مایہ ناز ایجوکیشنل ایکسپرٹس سے اس موضوع پر ریسرچ پیپرز پیش کرائیں بعد ازاں انہیں شائع کر کے تعلیمی اداروں میں بھجوایا جائے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل) کراچی ملک بھر میں امام احمد رضا خان کی تصانیف اور کارناموں پر کام کرنے والے تحقیقی اداروں کے تعاون سے تعلیمی افکار رضا پر تحقیق کیلئے پروفیشنل ایکسپرٹس کے پینل تشکیل دے کر ان کی باقاعدہ معاونت حاصل کرے۔

۶۔ ماہرین تعلیم اور اساتذہ کی مختلف انجمنیں سال میں کم از کم ایک بار امام احمد رضا خان ایجوکیشنل کانفرنس منعقد کریں۔ جس میں عصرِ حاضر کے نظامِ تعلیم کی کمزوریوں اور خرابیوں کا حل احمد رضا خان کی اسلامی تحقیق اور فکر کی روشنی میں پیش کیا جائے۔ امام احمد رضا خان کی اسلامی تعلیمی تحقیقات و نگارشات کو پاکستان کی تعلیمی ترقی، شرح خواندگی کے فروغ اور امت مسلمہ کی تعلیمی خوشحالی کے پیش نظر اجاگر کیا جائے یہ موجودہ حالات اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔

۷۔ دینی مدارس کے نصاب میں آپ کے نظریۂ تعلیم کو شامل کیا جائے۔ اگر دینی مدارس کے ناظم اعلیٰ اپنے دینی مدرسین کو اصولِ تدریس سے روشناس کرانے کے لیے فلسفہ و تاریخ التعلیم اور کم از کم دو تین قدیم و جدید مفکرین تعلیم کو اپنے نصاب میں شامل کرلیں تو یہ دینی مدرسین کی بطور استاد تربیت کے لیے نہایت موزوں ہے۔ اس سے امام احمد رضا خان کے نظریۂ تعلیم کی بہتر تفہیم میں بھی مدد ملے گی اور متعلقہ طلبہ و اساتذہ اپنے اسلاف کے افکارِ تعلیم کے مطالعہ سے بہرہ ور ہو سکیں گے۔ مختار احمد ندیم (۲۰۰۳ء) ریسرچ سکالر مرکز معارفِ اولیاء لاہور محکمہ اوقاف پنجاب نے راقم کو یہ

Marfat.com

تجویز پیش کی تھی کہ دینی مدارس کے نصاب میں فلسفۂ تعلیم کا لازمی مضمون شامل ک
جائے۔ دینی مدرسین کی تیاری کے لیے بھی فلسفۂ تعلیم سے شناسائی ضروری ہے
درس نظامی کے نصاب میں ہر سال کے لیے اس لازمی پرچہ کا کچھ حصہ مختص کر
جائے اس فلسفہ تعلیم کے پیپر میں معروف اسلامی مفکرین تعلیم میں امام احمد رضا خان ک
تعلیمی نظریہ بھی شامل نصاب ہونا چاہیے۔

۸۔ ماہنامہ ''معارف رضا'' کا ادارتی بورڈ اپنی ماہانہ اشاعت میں ایک مستقل ک
اصلاح و ترقی تعلیم: امام احمد رضا کے تعلیمی افکار کی روش
میں کا اجراء کرے جس میں کسی ایسے ماہر تعلیم کی خدمات حاصل کی جائیں
ایجوکیشن کے مضمون میں مہارت کے ساتھ ساتھ فلسفہ اور عربی و فارسی اور اردو زبان میں
اعلیٰ مہارت حاصل ہو اور رضویات پر بھی دسترس میسّر ہو وہ مشیر مستقل طور پر ہر ماہ کسی ا
موجودہ تعلیمی مسئلے یا خرابی کا حل امام احمد رضا کی اسلامی تصانیف کی روشنی میں پیش کریں

۹۔ وائس چانسلر محی الدین اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف (آزاد کشمیر) نے
چارٹرڈ یونیورسٹی میں امام احمد رضا چیئر کے قیام کا اعلان، امام احمد رضا کانفرنس ا
آباد (منعقدہ ۱۵ نومبر ۲۰۰۰ء) میں کیا تھا۔ یہ اعلان خوش آئند ہے موصوف کے
اعلان پر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ اس مضمون کی نظر ثانی کے دوران مجیب
(۲۰۰۵ء) استاد شعبہ تاریخ، جامعہ پنجاب، لاہور نے مصنف کو یہ تجویز بھی
کروائی کہ آج حالات کا تقاضا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر سے کوئی ٹرسٹ/آرگنائز
آگے بڑھے اور امام احمد رضا یونیورسٹی قائم کرے۔ کیونکہ اس سے تعلیمی افکارِ ر

Marfat.com

تحقیق کے امکانات و مواقع بڑھ جائیں گے اس سے تعلیمی افکارِ رضا پر ایک چھت کے نیچے وسیع تحقیقی کام کو بہتر ترویج و ارتقامل سکے گا۔

۱۰۔ امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر کام کرنے والے محققین/ مصنفین/ ناشرین کو چاہئے کہ وہ اپنی نگارشات اور تحقیقات کا ابلاغ علمی دنیا تک انٹرنیٹ (ویب سائٹس) کے ذریعے بھی کریں تا کہ دور دراز بیٹھے مقامات پر متعلقہ لوگ با آسانی تعلیمی افکارِ رضا پر مبنی لٹریچر سے جلد از جلد استفادہ کر سکیں۔

۱۱۔ امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام کرنے والے مستقبل کے محققین کے لیے یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ اس مقالہ میں پبلک سیکٹر میں سے فقط پنجاب یونیورسٹی لاہور، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹس میں مکمل ہونے والے متعلقہ تحقیقی کام کا اجمالی تعارف و جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مستقبل کے متعلقہ محققین کو چاہیے کہ وہ اپنی اعلیٰ سطحی تحقیق میں لٹریچر ریویو کے تحت پاکستان کی دیگر یونیورسٹیز کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹس سے بھی اس سمت ہونے والے تحقیقی کام پر اپنا تبصرہ و جائزہ پیش کریں نیز اس مقالہ میں فقط اجمالی تعارف اور سرسری جائزہ پیش کیا گیا ہے اس کام کو بھی مستقبل کے محققین مزید بہتر بنا سکتے ہیں اور مفصل تجزیہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں اس پیپر میں صرف چھ ایجوکیشن کالجز میں سے تعلیمی افکار رضا پر تحقیقی کام کی رفتار، مقدار و معیار کا سروے پیش کیا گیا ہے۔ ایڈوانسڈ سٹڈی کے لیے پاکستان کے دیگر ایجوکیشن کالجز سے بھی متعلقہ معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ تنظیم المدارس کے متعلقہ دینی مقالہ جات کو بھی شامل

Marfat.com

کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے علاوہ انڈیا اور دیگر ممالک میں ہونے والے تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیقی کام کو بھی شاملِ مطالعہ کیا جائے تو اِس طرح اِس مطالعہ کا دائرہ مزید بڑھ سکتا ہے۔

تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق کیلئے چند بنیادی اور اہم موضوعات:

امام احمد رضا کے تعلیمی افکار پر تحقیق کرنے والے محققین اس سمت پہلے ہونے والی تحقیق کو بنیاد بنا کر مستقبل میں فکرِ رضا کی روشنی میں مندرجہ ذیل موضوعات کو انفرادی طور پر اپنی تحقیق کا موضوع بنا سکتے ہیں۔ان چالیس (۴۰) موضوعات کا تعین امام احمد رضا خان کی تعلیمی فکر کے ارتقاء اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے:۔

i۔ تصورِ حقیقت

ii۔ تصورِ انسان

iii۔ فرد اور معاشرہ

iv۔ تصورِ کائنات

v۔ تصورِ قدر

vi۔ طریقِ تدریس/حکمتِ تدریس

vii۔ تصورِ نصاب

viii۔ مثالی دار العلوم کا تصور

Marfat.com

ix۔ تصورِ تعلیم

x۔ امام احمد رضا خان کی تعلیمی فکر

xi۔ تعلیمی افکارِ رضا کا دیگر مسلم مفکرین کے تعلیمی نظریات سے تقابلی جائزہ

xii۔ "فتاویٰ رضویہ" کے تعلیمی فتاویٰ کی جدید ترتیب و ادارت

xiii۔ تعلیمی ملفوظاتِ رضا کا انتخاب و پیشکش

xiv۔ امام احمد رضا خان اور علامہ محمد اقبال کے تعلیمی افکار کا تقابلی جائزہ

xv۔ سید علی ہجویری، مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کا تقابلی جائزہ

xvi۔ امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار کی روشنی میں قومی تعلیمی پالیسی سازی

xvii۔ اسلامی دنیا سے تعلیمی پسماندگی دور کرنے کا روڈ میپ:
فکرِ رضا کی روشنی میں

xviii۔ اسلامی تعلیمی فکر کے ابلاغ کے لئے امام احمد رضا خان کی مساعی جلیلہ
کا جائزہ

xix. The Case Study of Dar-ul-Ulum Manzar-i-Islam Braily (Estb. 1904)

xx. Imam Ahmad Raza Khan as an Educationist

xxi. Imam Ahmad Raza Khan as a Futuristic Educationist

xxii. Imam Ahmad Raza Khan as an Educational Reformer

Marfat.com

xiii. Imam Ahmad Raza Breilvi's Educational eflections: Relevance Today

xiv. A Vision of Tommorow's School in the light of Imam hmad Raza Khan's Educational Views

xv. The Responsibilities of 21st Century's Teacher: imam hmad Raza Khan's Point of View

xvi. Reflection of Rizviyyat in the Educational Curricula/ llabi: An Overview

xvii. Imam Ahmad Raza Khan's Role in the Promotion of uslim Education in India

xviii. Imam Ahmad Raza Khan's Role in the Promotion Muslim Education in Pakistan

xix. Imam Ahmad Raza Khan's Rebuttal of Faulty lucational Philosophies

xx. The Development of Rizviyyat Index in Education

xxi. Imam Ahmad Raza Khan for the Educators and lucationists

xxii. An Analytical View of Educational Philosophy of nam Ahmad Raza Khan

xxiii. Quality Education Plan in the light of Imam

Marfat.com

xxxiv. Development of Plan for the Establishment of an International University in the light of Imam Ahmed Raza's Teachings.

xxxv. Imam Ahmed Raza's Thoughts about Women Education.

xxxvi. Imam Ahmed Raza's Reflection upon the Promotion of Science Education.

xxxvii. Imam Ahmed Raza's Ideas about Technical Education.

xxxviii. Imam Ahmed Raza's Methodology of Educational Research.

xxxix. Role of Parents, Society and State for Safeguarding Children's Educational Rights: Imam Ahmed Raza's Point of View.

xxxx. The Quran and Sunnah as the Primary Source of Imam Ahmed Raza's Educational Thoughts: An Analytical Study.

ان موضوعات پر تحقیق سے امام احمد رضا خاں کی اسلامی تعلیمی فکر کے مزید نئے زاویے آشکار ہوں گے۔ طلبہ کو اپنے مسلم مفکرینِ تعلیم کے گراں مایہ نظریات سے زیادہ وابستگی اور شناسائی پیدا ہوگی۔ اسلامک ایجوکیشن اور تعلیم کی اسلامی تاریخ کی

Marfat.com

اسکیم آف اسٹڈیز کے لئے بہتر تدریسی مواد دستیاب ہوگا۔ اسلام کی ابدی اور آفاقی تعلیمات کی روشنی میں موجودہ تعلیمی نظام کی تشکیل سازی میں مؤثر رہنمائی ملے گی۔

قومی نصاب سازی کے حوالہ سے علم التعلیم کے شعبہ میں خود انحصاری کے جذبات پروان چڑھانے کے لئے اثر آفریں تحریک ملے گی۔ اسکول ایجوکیشن اور مدرسہ ایجوکیشن کے درمیان حائل خلیج پُر کرنے میں مدد ملے گی۔ تعلیم کو مستحکم اسلامی فکری بنیادیں فراہم ہوسکیں گی۔

خالقِ کائنات خداوند قدوس جَلَّ جلالہٗ اور معلّمِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی عطا کردہ تعلیمات کی روشنی میں نظامِ تعلیم استوار کرنے کے لیے جس خالص جذبہ اور شوق وعمل کی ضرورت ہے، اس لیے ان شاء اللہ العزیز یہ تحقیق ایک مہمیز کا کام دے گی۔

Marfat.com

تعلیمی افکارِ رضا کے چیدہ چیدہ اقتباسات

علم ذاتی

''علم ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اس کے غیر کیلئے محال ہے جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرّہ سے کمتر سے کمتر غیر خدا کیلئے مانے وہ یقیناً کافر و مشرک ہے۔''

رسالہ ''خالص الاعتقاد'' مشمولہ ''فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۹، صفحہ: ۴۳۶، رضا فاؤنڈیشن، لاہور]

علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم تمام جہان کے علم سے وسیع تر ہے (افاضات اعلیٰحضرت بریلوی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی وسعت

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی وسعت کا میدان اتنا وسیع ہے کہ مخلوق سے اُس کی وسعت کا اندازہ نہیں ہوسکتا صرف خالق ہی جانتا ہے کہ اُس کے محبوب کے علم کا میدان کتنا وسیع ہے''

(امام احمد رضا خان کی طرف سے عزّت مآب شریف علی پاشا گورنر مکہ مکرمہ کو ارسال کئے گئے ایک خط سے ماخوذ محررہ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء مشمولہ ماہنامہ جہانِ رضا، ص:۲، جلد نمبر ۱۵، شمارہ نمبر ۱۴۸ ستمبر ۲۰۰۷ء، شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ: لاہور)

دلالتِ مطلقہ

بندوں کو اس (اللہ عزوجل) تک وصول محال، کسی کی عقل، کسی کا وہم، کسی کا خیال، اس تک نہیں پہنچا جس کا نام اللہ وہ پاک و منزہ ہے اس سے کہ اسی تک فکر و وہم کا وصول ہو سکے۔ تمام غیر اللہ کو اللہ کی طرف جس نے دلالت کی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (المیلا دالنبویہ فی الالفاظ الرضویہ)

سختی و نرمی

''دیکھو! نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی میں ہرگز نہیں حاصل ہو سکتے۔ جن لوگوں کے عقائد

Marfat.com

مذبذب ہوں ان سے نرمی برتی جائے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں"۔(الملفوظ)

مشمولہ:

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی مصباحی (مرتب) (سن ندارد) ارشادات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، مکتبۃ المدینہ کراچی

پڑھانے سکھانے میں رفق ونرمی

"استاد پڑھانے سکھانے میں رفق و نرمی ملحوظ رکھے۔ موقع پر چشم نمائی، تہدید، تنبیہ کرے مگر کوسنا نہ دے کہ اس کا کوسنا ان کیلئے سبب اصلاح نہ ہوگا بلکہ زیادہ فساد کا اندیشہ ہے۔ مارے تو منہ پر نہ مارے اکثر اوقات تہدید و تخویف پر قانع رہے۔ کوڑا قمچی اس کے پیش نظر رکھے کہ دل میں رعب رہے۔"

امام احمد رضا خان (۱۹۸۸ء)، فتاوی رضویہ جلد دہم، ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی، ص:۴۳

استاد کا انکار

"استاد کا انکار کفران نعمت ہے اور کفران نعمت موجب سزا و عقوبت۔"

امام احمد رضا خان (۱۹۸۸ء)، فتاوی رضویہ جلد دہم، ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی، ص:۴۵۴

خالص اسلامی اداروں کیلئے گورنمنٹ کی امداد

جو مدارس ہر طرح سے خالص اسلامی ہوں ایسے مدارس کیلئے اگر گورنمنٹ اپنے پاس سے امداد کرے بلاشبہ اُس کا لینا جائز ہے اور اس کا قطع کرنا حماقت جبکہ اس قطع سے مدرسہ نہ چلے کہ اب

Marfat.com

یہ سدباب خیر تھا اور مناع للخیر و پر عید شدید وارد ہے نہ کہ جب وہ امداد بھی رعایا ہی کے مال سے ہو۔ اب دہری حماقت بلکہ دونا ظلم ہے کہ اپنے مال سے اپنے دین کو نفع پہنچانا بند کیا اور جب وہ مدارس اسلامیہ میں نہ لیا گیا گورنمنٹ اپنے قانون کے مطابق اسے دوسرے مدارس غیر اسلامیہ میں دے گی تو حاصل یہ ہوا کہ ہمارا مال ہمارے دین کی اشاعت میں صرف نہ ہو بلکہ کسی اور دینِ باطل کی تائید میں خرچ ہو کیا کوئی مسلم عاقل اسے گوارہ کرسکتا ہے؟

امام احمد رضا خان (۱۹۸۸ء)، فتاویٰ رضویہ جلد دہم، ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی، ص: ۵۶۷

متعلّم کو اسکی قابلیت کے مطابق تعلیم

''قابلیت سے باہر علم سکھانا فتنہ میں ڈالنا ہے اور نا قابل کو مباحث و مجادل بنانا دین کو معاذ اللہ ذلت کیلئے پیش کرنا ہے۔''

امام احمد رضا خان (۱۹۸۸ء)، فتاویٰ رضویہ جلد دہم، ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی، ص: ۵۹۴

عجز وانکساری کی تلقین

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا — خاکی تو وہ آدم جدِّ اعلیٰ ہے ہمارا
اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں — یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا
ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی — آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا
(رضاؔ)

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی (مرتب، سن ندارد) سخن رضا: حدائق بخشش، شیخ محمد بشیر

Marfat.com

اینڈ سنز لاہور، صفحہ ۲۴

کتاب زندگی کے ہر لمحہ کیلئے فضل خداوندی جل جلالہ اور عشق مصطفی ﷺ کی طلب:

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو　　　جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے　　　دولتِ بیدار عشق مصطفی ﷺ کا ساتھ ہو

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی (مرتب، سن ندارد) سخن رضا: حدائق بخشش، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور، صفحہ ۲،۳

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے　　　اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

(رضاؔ)

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی (مرتب، سن ندارد) سخن رضا: حدائق بخشش، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور، صفحہ ۲۳۵

رب تعالیٰ سے عقیدے کی درستی کی التجا بوسیلہ حضور علیہ الصلوٰۃ والثناء:

یہ تصورات باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل　　　تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کر خدایا

میں انہیں شفیع لایا

(رضاؔ)

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی (مرتب، سن ندارد) سخن رضا: حدائق بخشش، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور، صفحہ ۲۹۱

Marfat.com

بحیثیت شاعر امام احمد رضا خاں کا مکتبِ فکر

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا　　نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے

(رضاؔ)

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی (مرتب، سن ندارد) سخن رضا: حدائق بخشش، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور، صفحہ ۲۸۹

بارگاہ رسالت مابﷺ سے خالص وابستگی کا درس

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
یا تو یونہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
منّتِ غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

(رضاؔ)

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام　　للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

(رضاؔ)

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی (مرتب، سن ندارد) سخن رضا: حدائق بخشش، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور، صفحہ ۴۷

مکۃ المکرّمہ اور مدینہ منورہ کے ادب کا درس

آہستہ پاؤں رکھنا مدینے کی رہ رضاؔ　　دل فرش راہ ہیں نہ کوئی ٹوٹ جائے دل
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا　　ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

(رضاؔ)

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی (مرتب، سن ندارد) سخن رضا: حدائق بخشش، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور، صفحہ ۷۷، ۱۷۱

Marfat.com

خلوص عمل کے ساتھ امید و آس اور جائیت پسندی کی تاکید!

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا — شاد ہر نا کام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر — نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز — چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو — کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

اے رضا ہر کام کا اِک وقت ہے — دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

(رضا)

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی (مرتب، سن ندارد) سخن رضا: حدائق بخشش، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور، صفحہ ۳۱، ۳۲

استاد کا مقام

''پیر و استادِ علم دین کا مرتبہ ماں باپ سے زیادہ ہے وہ مربی بدن ہیں یہ مربی روح جو نسبت روح سے بدن کو ہے وہی نسبت استاد و پیر سے ماں باپ کو ہے'' (فتاویٰ رضویہ)

حروفِ تہجی کا ادب

''حروف تہجی خود کلام اللہ ہیں کہ ہود علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوئے۔ نفس حروف قابل ادب ہیں اگر چہ جدا جدا لکھے ہوں جیسے تختی یا وصلی پر''۔ (فتاویٰ رضویہ)

اصلاحِ نصاب

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپریل ۱۸۹۳ء کو ندوۃ العلماء کے جلسہ تاسیس میں ''اصلاح نصاب'' پر اپنا مقالہ پیش کیا تو وہاں تعلیمی نصاب کی تدوین کیلئے ایک یہ بھی بنیادی شرط رکھی:۔

Marfat.com

"تمام علوم کی علمی تو تیں مدحتِ صاحب لولاک ﷺ کیلئے وقف ہوں"

(رضا محمد نجم صفدر (۲۰۰۴ء) اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ بحثیت سفیر عشق رسول ﷺ، ماہنامہ عرفات شمارہ دسمبر، صفحات ۵۰-۵۹)

اہل ثروت کی مدحت وخوشامد سے گریز اور قناعت پسندی کی تلقین

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ نان نہیں

نیک عمل کی دعوت اور مؤثر منصوبہ بندی کی ترغیب:

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے   اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے
ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر   کہاں سویا مسافر ہائے کتنا لا ابالی ہے
اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا   خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے
(رضاؔ)

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی (مرتب) (سن ندارد) سخن رضا: حدایق بخشش، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، اردو بازار، لاہور، ص:۲۰۱

قلم، دوات اور کتاب سے دوستی کی آرزو!

منم و کنج خمولی کہ نگنجد در وَے   جز من و چند کتابے و دوات و قلمے (رضاؔ)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی (مرتب) (۱۹۹۷ء) حدایق بخشش، رضا اکیڈمی بمبئی، ص: ۱۳۷

ترجمہ: میں ہوں، گوشۂ تنہائی ہو، کسی اور کے مُخل ہونے کی گنجائش نہ ہو، بس میرے علاوہ چند کتابیں، قلم اور دوات موجود ہوں۔

Marfat.com

حقیقی علم شہرت کا طلبگار نہیں ہوتا

کَم عَـالِـم فِـی عَـالِـم الدُّنیـا بدَا

مَـا عِـلـمُـهُ اِلاَّ شَـقـا شِقَ قَـال

اَلـعِـلـم قَـلَّ وَ بـعـدَ فِیـهِ تـکـثّـرُ

لٰـکِـنَّ عَـلَیـکَ بِـصَـالِـحٍ لِکَمَال

(رضاؔ)

''اس دنیا میں کتنے علماء ایسے بھی ابھرے ہیں جو اونٹ کے بلبلانے کی آوازوں کے سوا نہیں جانتے (یعنی ان کے پاس زبانی جمع خرچ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا) علم کم ہو گیا ہے دعوٰی علم دور تک پہنچ گیا ہے تو تجھ پر ان کا دامن پکڑنا ضروری ہے جو کمال کے صالح ہیں''۔

احمد رضا خان: الاجازات المتینه لعلماء بکه و المدینه، ص:۱۳۰

مشمولہ: ڈاکٹر محمود حسین بریلوی (۲۰۰۶ء)، مولانا احمد رضا خان کی عربی زبان وادب میں خدمات ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان (کراچی)، (ص:۲۲۹۔۲۳۰)

دیدہ دانستہ لاعلمی (تجاہل عارفانہ)

فـان کنت لا تدری فتـک مصیـبة

وان کنت لا تدری فا المصیبة اعظم (رضاؔ)

''بے علمی ایک مصیبت ضرور ہے مگر دیدہ دانستہ لاعلم بننا تو بڑی مصیبت ہے''۔

احمد رضا خان: سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۳۰۷ھ، ص:۹۳

مشمولہ: ڈاکٹر محمود حسین بریلوی (۲۰۰۶ء)، مولانا احمد رضا خان کی عربی زبان وادب میں خدمات

Marfat.com

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان (کراچی)، (ص: ۲۲۳)

علم وتقویٰ کی ترغیب

مہ یا رضا ابن الکرام الاتقیا | یا غرس دوح العلم والاتقان
دع عنک ھذا لست اھل بطالۃ | والنھض الی ما کنت فیہ تضانی
للہ درک یا نصیح ندیمہ | ایقظتنی من غفلۃ الوسنان
مالی وللہ میات من درٍ علی | سرر و لست بعائد الاوثان

(رضاؔ)

۱۔ باز آ اے رضا! اے علم وتقوی کے فرزند! اے درخشاں علم و اتقان کے نونہال

۲۔ چھوڑ اسے کہ تم بیہودہ گو میں سے نہیں اور کھڑا ہو جا اس کیلئے جسے تم برداشت کرسکو

۳۔ تیری بھلائی رب تبارک وتعالیٰ کیلئے ہے اے ناصح دوست کہ تم نے مجھے بیدار کر دیا غفلت سے

۴۔ مجھے کیا تعلق موتیوں کی ان مورتیوں سے جو تخت پر جلوہ افروز ہوں اور میں بتوں کی عبادت کرنے والا نہیں۔

احمد رضا خان: قصیدہ تان رائعتان، ص: ۱۴، ۱۵

مشمولہ: ڈاکٹر محمود حسین بریلوی (۲۰۰۶ء)، مولانا احمد رضا خان کی عربی زبان وادب میں خدمات، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان (کراچی)، (ص: ۲۱۵)

دینی تعلیم کی ترقی اور استحکام کیلئے تجاویز:۔ امام احمد رضا خان

(۱) عظیم الشان مدارس کھولے جائیں (۲) طلبہ کو وظائف دیئے جائیں (۳) مدرسین کی تنخواہیں کارکردگی کے مطابق ہوں (۴) طلبہ کا میلان ورجحان کا ٹیسٹ لے کر ان کیلئے موزوں پیشوں کا انتخاب کیا جائے (۵) فارغ التحصیل کی باتنخواہ تعیناتی ہو (۶) نئی تصانیف کیلئے مصنفین

Marfat.com

کی مدد کی جائے (۷) عمدہ اور خوشخط لٹریچر مفت فراہم کیا جائے (۷) شہر شہر سفیر نگرانوں کی تعیناتی ہو (۸) قابل افراد سے مخصوص خدمات اور مخصوص مہارتوں کا حصول ممکن بنایا جائے (۹) مذہبی اخبارات کا باقاعدہ اجراء ہو۔

[مولانا محمد علی چشتی صدر انجمن نعمانیہ لاہور/ ناظم دارلعلوم نعمانیہ لاہور کے ایک استفتاء محررہ ۱۳۳۰ھ کا جواب مشمولہ:۔

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری (۱۹۹۶ء) امام احمد رضا اور علماء لاہور، معارف رضا، ص:۱۷۴۔۱۷۵، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی]

مدرسین بطور اجیرِ خاص:

''مدرسین وامثالہم اجیرِ خاص ہیں اور اجیر خاص پر وقت مقررہ مَعْہُود میں تسلیم نفس لازم ہے اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے اگرچہ کام نہ ہو، مثلاً مدرِّس وقت معہود پر مہینہ بھر برابر حاضر رہا اور طالب علم کوئی نہ تھا کہ سبق پڑھتا، مدرّس کی تنخواہ واجب ہوگئی، ہاں اگر تسلیم نفس میں کمی کرے، مثلاً بلا رخصت چلا گیا یا رخصت سے زیادہ دن لگائے یا مدرسہ کا وقت چھ گھنٹے تھا، اس نے پانچ گھنٹے دیے یا حاضر تو آیا لیکن وقت مقرر خدمت مُفوضہ کے سوا اور کسی اپنے ذاتی کام اگرچہ نماز نفل یا دوسرے شخص کے کام میں صرف کیا کہ اُس سے بھی تسلیم منتقض ہوگئی، یونہی اگر آتا اور خالی باتیں کرتا چلا جاتا ہے، طلبہ حاضر ہیں اور پڑھاتا نہیں کہ اگرچہ اجرت کام کی نہیں، تسلیمِ نفس کی ہے مگر یہ منعِ نفس ہے نہ کہ تسلیم۔ بہرحال جس قدر تسلیمِ نفس میں کمی کی ہے، اتنی تنخواہ وضع ہوگی۔''

(فتاویٰ رضویہ، مطبوعہ کراچی) مشمولہ: شیخ فرید (جولائی ۲۰۰۸ء)، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سرکاری عہدوں کے تقرر کے لیے شرائط، ماہنامہ فیضانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد نمبر۶، شمارہ۱، صفحات: ۲۳۔۳۲، واہ کینٹ

Marfat.com

تعلیمی افکارِ رضا: تاثرات

امام احمد رضا خان بریلوی کا علمی نظم

''جب ہم اعلیحضرت کے فقہی کارناموں کی مجتہدانہ تحقیقات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ اس ایک شخصیت میں درجنوں علوم کے سمندر سمائے ہوئے ہیں۔ ساری زندگی پڑھنے پڑھانے میں گزار دینا، بیشمار علمی و تحقیقی کتابیں تصنیف کرنا اور علوم متداولہ عقلیہ نقلیہ وجدیدہ پر کمال کی حد تک عبور حاصل کر لینا آپ کے علم کے نظم وضبط کی غماز ہے یہ کمال علم میں نظم وضبط کے بغیر ممکن ہی نہیں''۔........(صفحہ:۱۶)

''میں جب اصول فقہ کی کتب کا مطالعہ کرتا تھا تو ان میں مندرجہ احکام کو پڑھ کر ہمیشہ محسوس کرتا تھا کہ ایک طرف پانچ مدارج ہیں اور دوسری طرف مقابلے میں محض تین۔ جبکہ ادھر بھی پانچ ہونے چاہیں تھے.....اعلحضرت وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے اس اشکال کو دور کر دیا اور اس سقم کو مرتفع کر کے امر کے مدارج خمسہ کے مقابلے میں نہی کے مدارج خمسہ بیان کئے اور اس طرح احکام شرعیہ کی درجہ بندی کا یہ سفر جو نو (۹) پر آکر رک چکا تھا اسے گیارہ تک پہنچا کر اس سفر کی تکمیل کا اعزاز اعلحضرت شاہ احمد رضا خان کا مقدر بنا۔ آپ نے امر و نہی کے تمام درجات کو سامنے رکھ کر ہر ایک کا باہم دگر موازنہ کیا از روئے شرع ہر ایک کی حیثیت کو جدا جدا کر کے واضح کر دیا۔ یہ اپنی جگہ نظم فقہی اور ضبط علمی کا عظیم نمونہ ہے'' (صفحات ۲۰-۲۱)

[پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری (دسمبر ۱۹۹۰ء) حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی نظم، لاہور: ادارہ منہاج القرآن]

Marfat.com

امام احمد رضا خان کی تعلیمی فکر کی افادیت

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے استاد و شاگرد دونوں کو پڑھنے پڑھانے کا سلیقہ بتایا۔ استاد وشاگرد کے حسیں رشتہ کو اور حسین بنایا۔ وقت کی قدر کرنا سکھایا۔ کامیاب زندگی کا ایک عظیم راز بتایا۔ آپ نے استاد شاگرد اور نصاب تینوں کو اہمیت دی اور ہر ایک کو اس کے مقام پر رکھا۔ امام احمد رضا خان نے سب کو عمارت کی نذر نہیں کیا۔ آپ نے سُنت رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے شاندار انسان بنائے۔ انسان سازی دورِ جدید کا اہم مسئلہ ہے۔ ہمارے ہاں آرٹس اور سائنس کو الگ الگ کیا گیا ہے آرٹس انسان؛ بناتا ہے سائنس مشین بناتی ہے امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے دونوں کو حیرت انگیز طور پر یک جا کر دیا۔ اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر پیرزادہ سید محمد قاسم صاحب نے یہ اہم قدم اٹھایا اور جدید نظام تعلیم میں پہلی بار آرٹس/ سائنس کی تفریق کو ختم کر دیا اور امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی آواز پر لبیک کہا۔ انسان سازی کیلئے یہ انقلابی تبدیلی ضروری تھی.......

انسان بن گیا، جہان بن گیا، انسان بگڑ بن گیا، جہان بگڑ گیا.... اگر ہم امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے دیئے ہوئے نظام تعلیم کو اپنائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ترقی نہ کر سکیں ان کے نظام تعلیم میں کفایت ہی کفایت ہے۔

(پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (۲ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ/ ۵ اپریل ۲۰۰۳ء) پیغام برائے مجلّہ انوارِ رضا تاجدار بریلی نمبر ۲۰۰۳ء (صفحات، ۱۷۔۱۸،) جوہر آباد)

امام احمد رضا خان کے ساتھ یونیورسٹی، کالج اور اسکول کے اساتذہ کی ربط و مراسلت

''فتاویٰ رضویہ (جدید) جلد ۱، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور میں ہندوستان کے اُس دور کے ۵۴ علماء مشائخ اور اسکالرز کے اسم گرامی کی فہرس ہے جو اعلحضرت کے مستفتیوں میں سے ہیں ان

Marfat.com

کے علاوہ آپ کے مستفتیوں میں یونیورسٹی، کالج، سکول کے بے شمار اساتذہ بھی شامل ہیں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے پاکستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے اس دور کے علماء واساتذہ کرام پر تحقیقی کام کیا ہے جن کی اعلحضرت سے کسی نہ کسی اعتبار سے روابط یا مراسلت تھی"۔

سیّد وجاہت رسول قادری (ستمبر۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء) امام احمد رضا کا اسلوب تحقیق وتحریر، ماہنامہ نوائے اساتذہ امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس خصوصی نمبر، صفحات ۱۱۔۲۲، لاہور

مسلم مفکّرین تعلیم کے افکار کی تشہیر کی ضرورت واہمیت

"دنیا کے کسی بھی معاشرے میں مذہب کو وہاں کے نظام تعلیم سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سربلندی کا راز بھی اس کے اسلامی نظام تعلیم کے احیاء اور استحکام میں ہی مضمر ہے۔ برصغیر پاک وہند اور عالم اسلام کے مسلم مفکّرین تعلیم کے نظریات کی اشاعت، تشہیر اور اس پر عمل درآمد کیلئے قابل عمل لائحہ عمل کی دستیابی سے ہی اس مقصد کا حصول سہل بن سکتا ہے"۔

پروفیسر ڈاکٹر مہر محمد سعید اختر مشمولہ سلیم اللہ جندران (جولائی ۲۰۰۵ء) امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام کا اجمالی مطالعہ، جرنل آف دی ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان، جلد نمبر XXXXII، شمارہ نمبر ۱، صفحات ۲۲۷۔۲۸۱، یونیورسٹی آف دی پنجاب نیو کیمپس لاہور

Imam Ahmed Raza's Concept of Teacher

"Like Imam Ghazali ,Ibn-e-Khaldoon and Allama Muhammed Iqbal, Imam Ahmed Raza wants the teacher to internalize Islamic idealogy and reflect it through his

Marfat.com

words and action. In line with the classical philosophers such as Plato,Kant and Hegal, intellectual development of the teacher is emphasized by Imam Ahmed Raza. The pedagogical principles projected by the modren educationists such as Pestallozi, Frobel and John Dewy reverberate into Imam Ahmed Raza's educational thoughts .It is strongly suggested that Imam's concept of teacher should be kept in view while selecting and trainig teachers at all levels of education"(P.13)

[Rana Muhammad Dilshad. (2002). *Imam Ahmed Raza's Concept of A Teacher.* Karachi:Idara Tahqeeqat-e-Imam Ahmed Raza International.]

امام احمد رضا خان کے دس تعلیمی نکات

امام احمد رضا خان نے ۱۸۹۴ء میں ایک دس نکاتی جدید تعلیمی منصوبہ پیش فرمایا جو عصر موجودہ کے مسلمانان کے لئے خصوصی اہمیت کا حامل ہے:۔

(۱) تعلیم خواہ انفرادی طور پر دی جا رہی ہو یا اجتماعی طور پر، ہر ایک کا مرکز اسلام ہو۔ (۲) تعلیمی درسگاہوں سے سچے مسلمانوں فارغ التحصیل کئے جائیں (۳) نظام تعلیم خاص طور پر محبت رسول

Marfat.com

پیدا کرے۔ساتھ ہی ساتھ صحابہ،اہل بیت،اولیاءعلماء کی صحبت درسگاہوں کے درسِ اوّل میں شامل ہو(۴)نظام تعلیم حقانیت اسلامی کا داعی ہو(۵)طلبہ اسلام کو ایسی تعلیم دی جائے جو دینوی واخروی فلاح و بہبود کی ضامن ہو۔فضول مضامین کو خارج از نصاب کیا جائے (۶)اساتذہ کو صرف استاذ ہونا چاہیے اور انہیں امت مسلمہ کی تعلیم وتربیت کا آفاقی تصور ذہن نشین ہونا چاہیے (۷)طلبۂ اسلام کو دوران تعلیم خوداعتمادی اور مسلم قومیت کی اصلاح کو مدنظر رکھنا چاہیئے (۸) طلبہ کے دل میں علم اور متعلقات تعلیم کا احترام پیدا کیا جانا چاہیئے (۹) درسگاہوں میں تعلیم پانے والے طلبہ کے اخلاق وعادات اور کردار اعلیٰ ہوں اور ذہنی قابلیت کے ساتھ ساتھ انہیں جسمانی طور پر بھی صحت مند ہونا چاہیئے (۱۰) درسگاہوں کو طلبہ کیلئے ایسا ماحول مہیاء کرنا چاہیئے جو ان کیلئے تعلیم میں دلچسپی اور مقصد میں کامیابی کی راہ ہموار کرے۔

[ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی (۲۰۰۶ء)امام احمد رضا کے جدید تعلیمی نظریات، ماہنامہ <u>کنزالایمان</u> دہلی انڈیا جلد۹،شمارہ۹،صفحات:۔۲۸۔۳۱]

اندھیرے اجالے کا فرق

جس وقت غیر منقسم ہندوستان میں میکالے کے نظریات تعلیم کو عام کیا جارہا تھا جس کا مقصد ہند میں تعلیم کے نام پر کلرک پیدا کرنا اور سند کے نام پر ذہنوں کو حاکموں کا غلام بنانا تھا اس وقت بھی جو آواز اندھیرے اجالے کا فرق بتا رہی تھی وہ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بریلوی کی آواز تھی۔ وہ فرما رہے تھے ’علوم عقلیہ، سائنس، فلسفہ، منطق، نجوم، ہیئت وغیرہ کی تعلیم کے بارے میں نظریہ یہ ہے کہ ان علوم کو آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں پرکھا جائے نہ کہ آیات وحدیث کو سائنسی اصولوں اور

Marfat.com

فلسفہ منطق وغیرہ کے وہمی نظریات کی روشنی میں ۔ معیارِ حق وصداقت اللہ اور رسول ﷺ کے فرامین ہیں' ۔

(پروفیسر انوار احمد زئی، (اکتوبر ۲۰۰۲ء)، منصب تعلیم : تعلیمات احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں، تعلیمی زاویے، جلد نمبر ۱۳، شمارہ نمبر ۳، ۵۵۔۶۰)

علامہ احمد رضا خان: اُستاد کامل

''وہ اُستاد کامل اور جامع معقول ومنقول ہیں وہ ابرِ باراں کی طرح فیض رساں ہیں انہوں نے بندگانِ خدا کو فائدے پہنچائے اور اُن کو راہ دکھلائی ۔ انہوں نے شہروں کو روشن کیا ۔ یہ اُن کے شرف و بزرگی اور حُسنِ سیرت کی دلیل ہے اور اُن کے اخلاص، پاکیزگی، طبعی ذکاوت اور آگہی کا روشن ثبوت، وہ معقول ومنقول اور اصول وفروع کے میدانوں میں گویا سبقت لے گئے ہیں اللہ مسلمانوں میں اُن جیسے اور بہت سے پیدا کرے، آمین!''

(تقریظ از مصطفےٰ ابن التارزی بن عزوز التونسی، مدرّس حرم نبوی، مدینہ منورہ، محررہ ۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء ترجمہ شدہ از مولانا عبدالرحمٰن تتوی مشمولہ:

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (۲۰۰۰ء) امام احمد رضا اور عالمِ اسلام، (ص:۱۷۱) کراچی: ادارہ مسعودیہ)

امام احمد رضا کی تعلیمات پر غور وفکر کی ضرورت:

''مسلمانوں کے تعلیمی نظام اور تشخص کو اُس وقت زبردست دھچکا لگا جب آج سے سو سال قبل انگریزوں نے ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہند کی معیشت پر قبضہ کرلیا تھا ۔ اُس پر آشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا، آپ کی تصانیف اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری

Marfat.com

انقلاب برپا کردیا۔ آج کا منتشر ماحول بھی ہم سے تعلیمات امام احمد رضا پر غور وفکر کا متقاضی ہے۔''

ڈاکٹر ظفر حسین زیدی (۲۰۰۱ء) مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تعلیمات اور عصر حاضر، معارفِ رضا، کراچی

مشمولہ: پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری (مرتب) (۲۰۰۴ء) اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی، امام ابوحنفیہ اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ پاکستان، کراچی، ص:۳۱

مولانا احمد رضا خان بریلوی بحیثیت ماہر تعلیم:

''راقم الحروف مولانا موصوف کی متعدد کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد اِس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ آپ کے یہاں تعلیم، استاد، کتاب، کاغذ، مکتب وغیرہ بڑی اہمیت کے حامل ہیں آج کی مروجہ تعلیم میں اُستاد کو صرف تنخواہ دار ملازم سمجھ لیا گیا ہے اور کتاب کو صرف حروف کا مجموعہ تصور کرلیا گیا ہے۔ کتاب اور استاد کا ادب ہماری درسگاہوں سے غائب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مدارس، کلیات اور جامعات میں اُستاد اور شاگرد کے درمیان امتیاز مٹ چکا ہے۔ استاد کے احسانات ِعلمیہ کو فراموش کردینا ایک معمولی بات ہے اکثر اوقات استاد کی پگڑی شاگردوں کے ہاتھوں اُچھلتی نظر آتی ہے۔ یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا جواب مولانا احمد رضا خان بریلوی کے پاس یہ ہے کہ ہمارے نظریۂ تعلیم میں سے ان مقدس واعلیٰ اقدار کا فقدان ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

''استاد کے احسانات کو مدنظر رکھا جائے۔ کاغذ وکتاب ومکتب کی حرمت کا خیال رکھا جائے تو یہ صورت بھی پیش نہ آئے۔''

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر ملک (۱۹۸۸ء) پیغام مشمولہ مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی، ص:۲۳

Marfat.com

امام احمد رضا خاں کی تعلیمی فکر کا امتیازی وصف:

''اگر ہمیں اپنے تعلیمی اداروں سے ایسے طلبہ و اساتذہ تیار کرنا مطلوب ہوں جو کہ حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے والہانہ محبت اور وارفتگی کے جذبہ سے سرشار ہوں اور جنہیں اپنے جان و مال، اولاد غرض دنیا کی ہر شے سے بڑھ کر معلمِ کائنات ﷺ کی ذاتِ مبارکہ اور سنّتِ مطہرہ عزیز ہو تو پھر اس کے لیے امام احمد رضا خان کی تعلیمی فکر کا مطالعہ و استفادہ نہایت اثر آفریں اور تیر بہدف نسخہ کی حیثیت رکھتا ہے۔''

(ڈاکٹر محمد صدیق، مرکزی ڈائریکٹر ایجوکیشن، مصطفائی تحریک، پاکستان، ۱۰ر جنوری ۲۰۰۸ء)

امام احمد رضا کا طرزِ نگارش:

حضور اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی کا طرزِ نگارش کیسا تھا؟ لکھتے کس طرح تھے؟ لکھاتے کس طرح تھے؟ نگارش میں رفتار کیسی ہوتی تھی؟

''آپ کے طرزِ نگارش کے بارے میں کیا بتاؤں۔ ایسا لگتا تھا آپ نہیں لکھ رہے۔ ہاتفِ غیبی لکھوا رہا ہے۔ آپ نے مسئلہ پوچھا تو جواب دے دیا۔ میں نے پوچھا تو جواب سے نواز دیا۔ چھ آدمیوں نے اکٹھا ہی پوچھ لیا تو جواب دیدیا۔ پوچھنے والوں کی رفتار بڑھتی گئی، مختصر مختصر جواب دیتے گئے۔ معاً خیال آیا کہ اس پر تو تفصیل کی ضرورت ہے، فوراً قلم اٹھایا اور لکھنا شروع کر دیا۔ کتنا لکھا ہے، یہ آپ ہی جانتے ہیں۔ اس قدر تیزی سے لکھتے رہے اور حوالہ جات بھی کثرت سے دیتے رہے مگر کوئی کتاب نہیں اٹھائی۔ رسالہ مکمل ہو گیا۔ حوالہ جات کے لیے کتب کی جانب رجوع کیا تو ہر حوالہ ایسے تھا جیسے انگشتری میں نگینہ جڑا ہوا ہو۔ کسی غلطی یا تساہل کی مجال ہی نہیں تھی۔

Marfat.com

بعض اوقات عنوانات اور مضامین الگ الگ ہوتے تھے۔ چھ چھ موضوعات ہوتے تھے مگر ہر موضوع کے ساتھ انصاف ہو رہا ہے۔ کئی بار ایک پر لکھنا چھوڑ دیا پھر چوتھے پر قلم اٹھایا، پھر پہلے کی باری آئی مگر ربط کہیں ٹوٹا ہی نہیں تھا۔ کئی بار ایسا ہوتا تھا کہ آپ کے تربیت یافتہ چھ چھ علمائے کرام اپنے اپنے قلم اٹھائے آپ کی جانب متوجہ ہوتے تھے۔ آپ نے سب کو علیحدہ علیحدہ لکھوانا شروع کر دیا۔ کسی لکھنے والے سے یہ نہیں پوچھا کہ تُو نے کہاں تک لکھا ہے؟ اور کیا کچھ لکھا ہے؟ بس لکھواتے چلے جا رہے ہیں۔ صاف نظر آتا تھا کہ بہ اشارۂ کتابت تقدیر علم و ادب اور فکر و فضیلت کی داستان رقم ہو رہی ہے۔ قرآن حکیم کا ترجمہ لکھوایا تو ایسے ہی۔ ہم خاموش بیٹھے دیکھا کیے کہ غیب سے مضامین خیال میں آ رہے ہیں اور آپ انہیں ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر دبستانِ فکر کی نذر کر رہے ہیں۔"

[امام احمد رضا خان کے شاگردِ رشید پیر سید محمد اصغر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے امام احمد رضا خان کی ذات اور شخصیت کے حوالہ سے لیے گئے ایک انٹرویو سے ماخوذ] مشمولہ: پروفیسر محمد اکرم رضا (۲۰۰۸ء)، ایک تاریخی انٹرویو۔ ایک یادگار دستاویز، ماہنامہ معارفِ رضا، ستمبر تا نومبر ۲۰۰۸ء، جلد نمبر: ۲۸، شمارہ: ۹ تا ۱۱، صفحات: ۶۴ تا ۷۵

Marfat.com

حوالہ جات (References)

احمد، محمد مسعود (۱۹۹۳ء)، **آئینہ رضویات** حصہ دوم، کراچی: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

احمد، محمد مسعود (۲۰۰۰ء)، وقت کی پکار، ماہنامہ **معارف رضا**، مارچ ۲۰۰۰ء، صفحات ۱۲-۱۶، کراچی: ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

احمد، محمد مسعود (۲۰۰۱ء)، امام احمد رضا پر کام کی رفتار، ماہنامہ **معارف رضا**، جون ۲۰۰۱ء، صفحات ۵-۸، کراچی: ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

اختر، مہر محمد سعید (۱۱ ستمبر، ۲۰۰۳ء)، ملاقات/ غیر رسمی انٹرویو بمقام ادارہ تعلیم و تحقیق، جامعہ پنجاب، لاہور

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، (۱۹۹۴ء)، **مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۴ء**، کراچی: مجلس عاملہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

اظہر، ظہور احمد (۲۰۰۳ء)، خطاب/ مقالہ برائے امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ ۱۰ جون ۲۰۰۳ء، بمقام لاہور میوزیم لاہور

Marfat.com

افضل، محمد و چوہدری، عبدالقیوم (۱۹۹۱ء)، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیمی نظریات و افکار، (تھیسس ایم اے)، لاہور: ادارہ تعلیم و تحقیق، جامعہ پنجاب

امین، محمد (۲۰۰۱ء)، ہمارا تعلیمی بحران اور اس کا حل، **تعلیمی زاویے**، اکتوبر ۲۰۰۱ء، صفحات ۲۱۔۳۴، جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۳، اسلام آباد: پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن

اوج، حافظ محمد شکیل (۱۹۹۷ء)، **رضا کوئز بک**، لاہور: مسلم کتابوی

بریلوی، امام احمد رضا خان (۱۹۸۸ء)، **اَلْعَطَایَا النَّبوِیہ فی الفتاوی الرَّضویۃ** (جلد دہم مکمل) کراچی: ادارہ تصنیفاتِ امام احمد رضا

بریلوی، امام احمد رضا خان (۲۰۰۲ء)، **اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفےٰ والآل والاصحاب** (عقائد اہل محبت)، (سانده) لاہور: فکرِ رضا لائبریری

بریلوی، سید مصطفیٰ علی (۲۰۰۲ء)، اداریہ **العلم**، شمارہ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۲ء، اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ، آل پاکستان ایجوکیشن کانفرنس کراچی

Marfat.com

ٹرک، ولی محمد (۲۰۰۳ء)، انٹرویو بمقام ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی، ۱۸ جون ۲۰۰۳ء، بسلسلہ تبصرہ و جائزہ مقالہ ایم ایڈ، امام احمد رضا بریلوی اور ان کے تعلیمی افکار و نظریات، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن کراچی

جنجوعہ، محمد امین (۱۹۹۸ء)، احمد رضا خان بریلوی کے افکار کی روشنی میں تصورِ تعلیم، مقالہ ایم ایڈ ثانوی، لاہور: گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن

جندران، سلیم اللہ (۲۰۰۲ء)، تعمیرِ شخصیت اور تربیتِ اولاد کا اسلامی نفسیاتی ماڈل: تعلیماتِ امام احمد رضا کی روشنی میں، **مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۲ء**، کراچی: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، صفحات ۲۶۔۳۳

خان، دلاور (نومبر ۲۰۰۶ء)، رضا ہائر ایجوکیشنل ریسرچ پراجیکٹ: علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کے افکار میں ذہنی روابط کا تحقیقی مطالعہ، ماہنامہ **معارف رضا**، نومبر ۲۰۰۶ء، شوال ۱۴۲۷ھ، شمارہ ۱۱، جلد ۲۶، (صفحات: ۴۳۔۴۶)، کراچی: ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

رحمانی، محمد اسحاق (۱۹۹۵ء)، خدمت اساتذہ کا تصور اور امام احمد رضا، ماہنامہ **کنز الایمان**، لاہور کینٹ: جولائی ۱۹۹۵ء

Marfat.com

رضوی، مولانا محمد حنیف خان (مرتب) (۲۰۰۳ء)، **جامع الاحادیث** مع افاداتِ امام احمد رضا خان محدث بریلوی، لاہور: شبیر برادرز، اردو بازار

سعیدی، محمد اعظم، (۲۰۰۳ء)، امام احمد رضا اور علوم طبیعات و کیمیا، **معارف رضا** جنوری ۲۰۰۳ء، شمارہ نمبر ۵۶، صفحات ۱۸۔۲۱، کراچی: ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

قادری، سید ریاست علی (۱۹۹۱ء)، امام احمد رضا کی جدید علوم پر دسترس، **معارف رضا** سالانہ ایڈیشن ۱۹۹۱ء، جلد ۱۱، (صفحات ۲۳۱۔۲۴۰)، کراچی: ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

قادری، وجاہت رسول (۲۰۰۳ء)، دائرہ معارفِ رضا۔ رضویات پر کام کی رفتار، **معارف رضا** سالنامہ ۲۰۰۳ء، شمارہ ۲۳، اپریل تا جون ۲۰۰۳ء/۱۴۲۴ھ (صفحات ۱۴۰۔۱۵۹)، کراچی: ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

قادری، وجاہت رسول (ستمبر/اکتوبر ۲۰۰۳ء)، امام احمد رضا کا اسلوبِ تحریر (مقالہ امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس)، ماہنامہ **نوائے اساتذہ**، لاہور: امام احمد رضا ایجوکیشنل کانفرنس نمبر (صفحات ۱۱۔۲۲)

Marfat.com

قادری، وجاہت رسول (مارچ ۲۰۰۷ء)، ملاقات، غیر رسمی انٹرویو، بمقام ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی

قلندر، محمد جمیل (۲۰۰۰ء)، مقالہ امام احمد رضا کانفرنس منعقدہ ۱۵ نومبر ۲۰۰۰ء بمقام ہوٹل انوائے کانٹی نینٹل اسلام آباد

کشمیری، پیر محمد الیاس، (مرتب) (۲۰۰۵ء)، **امام احمد رضا خان کے جدید اسلامی تعلیمی نظریات**، یو۔ کے: رضا اکیڈمی انٹرنیشنل، اسٹاکپورٹ

مالک، محمد (۲۰۰۰ء)، بیسویں صدی کا عظیم انسان، ماہنامہ **معارف رضا** فروری ۲۰۰۰ء، (صفحات ۱۵۔۱۸)، کراچی: ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

مصباحی، محمد احمد بھیروی (۲۰۰۴ء) پیش لفظ برائے حقوق والدین از امام احمد رضا خان، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز

Haroon: Muhammad (1997). The Importance of Imam Ahmed Raza's Ten points for Modern Muslim Education. *Ma'arif-e-Raza Annual Edition 1997, Vol. XVII.* (pp.22-29).

Hussain, A. (2005 March). Islamic Education System. *The Islamic Times, 20 (5)*, 10-17.

Marfat.com

ضمیمہ

مصنف مذکور کی دیگر تصنیفات

۱۔ مطالعۂ رضویات سے متعلقہ شائع شدہ اردو مضامین ومقالات

۲۔ مطالعۂ رضویات سے متعلقہ شائع شدہ انگلش آرٹیکلز

۳۔ دیگر تعلیمی موضوعات پر شائع شدہ اردو مضامین ومقالات

۴۔ دیگر تعلیمی موضوعات پر شائع شدہ انگلش آرٹیکلز

۵۔ بطور شریک مصنف شائع شدہ اردو/انگلش آرٹیکلز

۶۔ مطبوعہ انگریزی نظموں کی فہرست

۷۔ تحقیقی مقالات برائے جزوی تکمیل شرائط سند (غیر مطبوعہ)

۸۔ مطبوعہ کتب

۹۔ نمایاں اعزازات واسنادِ فضیلت

Marfat.com

مطالعۂ رضویات سے متعلقہ شائع شدہ اردو مضامین و مقالات

۱۔ ملی تشخص کی بیداری میں حضرت امام احمد رضا کا عہد ساز کردار، (۹۸_۱۹۹۷)،

الاستاذ (ص:۸۲_۸۹) گولڈن جوبلی نمبر گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد

۲۔ امام احمد رضا خان کا تجویز کردہ ابتدائی تعلیم کا نصابِ تربیت، (جنوری ۱۹۹۹ء)،

نوائے اساتذہ (ص:۲۰) ماہنامہ لاہور

۳۔ امام احمد رضا خان کے نظریہ تعلیم کی چیدہ چیدہ خصوصیات

(I) (جولائی ۱۹۹۹ء)،

تعلیمی زاویے (ص:۹۱_۹۸) سہ ماہی، جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۲، مجلّہ پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد

(II) (مئی ۲۰۰۰ء)،

ماہنامہ **آموزگار** (ص ۴_۱۱)، جلد نمبر، شمارہ نمبر، جلگاؤں، مہاراشٹر، (انڈیا)

(III) (جنوری تا جون ۲۰۰۰ء/ رمضان المبارک تا صفر المظفر ۱۴۲۳ھ)،

Marfat.com

افکار رضا (سہ ماہی)، ص: ۳۰-۳۶، ممبئی جلد ۸، شمارہ ۳۱ تحریک فکرِ رضا، ممبئی (انڈیا-۴۰۰۰۰۸)

(IV)　(اگست ۲۰۰۱ء)

ماہنامہ **ضیائے حرم** (ص: ۶۹-۷۵)، جلد نمبر ۳۱، شمارہ نمبر ۱۱، لاہور

۴۔ امام احمد رضا (اکتوبر ۱۹۹۹ء)، *ماہنامہ* **کنز الایمان** (ص: ۷-۱۳)، جلد: ۹، شمارہ ۱۰، لاہور کینٹ، پاکستان۔

۵۔ فاضل بریلوی کے نظریہ تعلیم کی خصوصیات، (۱۹۹۹ء)،

مجلہ امام احمد رضا کانفرنس (ص: ۶۹-۷۱) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی

۶۔ مقاصد تعلیم امام احمد رضا کی نظر میں، (۱۹۹۹ء)،

معارف رضا (ص: ۱۳۶-۱۴۶) شمارہ نمبر ۱۹، سالانہ انٹرنیشنل ایڈیشن ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی

۷۔ دوقومی نظریہ اور امام احمد رضا خان محدث بریلوی کا کردار، (شعبان ۱۴۲۰ھ نومبر دسمبر ۱۹۹۹ء)،

الجامعہ (ص: ۵۴) ماہنامہ جلد نمبر ۱۵، شمارہ نمبر ۸ جامعہ محمدی شریف جھنگ

Marfat.com

۸۔ درس نظامی کے نصاب میں شامل عقلی علوم مثل فلسفہ، منطق، حکمت پر امام احمد رضا خان کا تبصرہ وتنقید، (رمضان المبارک/۱۴۲۰ھ دسمبر ۱۹۹۹ء)،

الجامعہ (ص:۳۶) ،جلد نمبر ۵۱،شمارہ نمبر ۹، ماہنامہ جامعہ محمدی شریف جھنگ

۹۔ اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں امام احمد رضا کا کردار، (مئی/ جون ۲۰۰۰ء)،

ماہنامہ **معارف رضا** (ص:۴۰۔۴۷) خصوصی شمارہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۰ء ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

۱۰۔ امام احمد رضا خان اور ردّ بدعات ومنکرات، (جولائی ۲۰۰۰ء)،

ماہنامہ **کنزالایمان** (ص:۱۷۔۲۸)، جلد ۱۰، شمارہ ۱، لاہور کینٹ

۱۱۔ امام احمد رضا خان کا طریقہ تدریس

i- (جولائی ۲۰۰۰ء)،

تعلیمی زاویے (ص:۷۰۔۷۶)، جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۲، تعلیمی وتحقیقی جریدہ (سہ ماہی) پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد

ii- (اپریل تا جون ۲۰۰۴ء/۱۴۲۵ھ)

سالنامہ **معارف رضا** (صفحات ۱۲۷۔۱۳۳)، شمارہ نمبر ۲۴، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان کراچی)

Marfat.com

۱۲۔علمیات: امام احمد رضا خان کی نظر میں، (دسمبر ۲۰۰۰ء)،

علم کی روشنی (ص:۳۲۔۴۵)، جلد ۲، شمارہ ۲، ششماہی جریدہ علامہ اقبال یونیورسٹی اسلام آباد

۱۳۔ منظر اسلام کا تاریخی تناظر میں آغاز وارتقا اور ہمہ جہت کردار کا جائزہ (جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱ء)،

معارف رضا (ص ۸۰تا ۹۷)، شمارہ نمبر ۳۸ تا ۴۰، صد سالہ جشن دار العلوم منظر اسلام بریلی نمبر، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی

۱۴۔ تعمیرِ شخصیت اور تربیتِ اولاد کا اسلامی نفسیاتی ماڈل: فکرِ رضا کی روشنی میں (۲۰۰۲ء)،

سالانہ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۲ء، ص:۲۶۔۳۳، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی (پاکستان)

۱۵۔ امام احمد رضا بریلوی، (جنوری ۲۰۰۲ء)،

ماہنامہ **کنز الایمان** (ص ۴۳۔۴۶)، جلد ۱۲، شمارہ ۱، لاہور کینٹ

۱۶۔ دو قومی نظریہ کے احیاء اور تحریک پاکستان میں امام احمد رضا کا کردار (قسط اول) (جنوری ۲۰۰۲ء)،

Marfat.com

ماہنامہ **معارف رضا** (ص ۱۶۔۲۰)، شمارہ نمبر ۴۴، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی

۱۷۔ دو قومی نظریہ کے احیاء اور تحریک پاکستان میں امام احمد رضا کا کردار، (قسط دوم) (فروری ۲۰۰۲ء)۔

ماہنامہ **معارف رضا** (ص ۱۷۔۲۲)، شمارہ نمبر ۴۵، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی

۱۸۔ (i) امام احمد رضا اور ردِ بدعات و منکرات، (مئی ۲۰۰۲ء)۔

مجلہ النظامیہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۱۲

(ii) بدعات و منکرات کے سدِ باب کے لیے امام احمد رضا کی مساعی (۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء)۔

مجلہ یادگار رضا (صفحات: ۵۶۔۷۳)، رضا اکیڈمی، ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی (انڈیا)

۱۹۔ امام احمد رضا خان بریلوی کا تجویز کردہ ابتدائی تعلیم کا نصاب تربیت (نومبر ۲۰۰۵ء)

ماہنامہ **ضیائے حرم** (ص: ۴۱۔۴۳)، جلد نمبر ۳۶، شمارہ نمبر ۲، لاہور

Marfat.com

۲۰۔ امام احمد رضا خان کے تعلیمی افکار پر تحقیقی کام کا اجمالی مطالعہ، (۲۰۰۵ء جولائی)
جرنل آف دی ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان، جلد نمبر XXXII، شمارہ نمبر ۱، ص: ۲۲۷۔۲۸۱، یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور

۲۱۔ عالمی جامعہ احمد رضا: وقت کی اہم ضرورت (۲۰۰۵ء)
سالنامہ معارف رضا، صفحات: ۲۸۰۔۲۸۳، جلد نمبر ۲۵، شمارہ نمبر ۳، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی (پاکستان)

۲۲۔ دور و نزدیک سے: تاثرات امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس، (۲۰۰۶ء جون)
ماہنامہ معارف رضا (ص: ۵۴۔۵۵)، جلد نمبر ۲۶، شمارہ نمبر ۶، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی (پاکستان)

۲۳۔ مستقبل کی ضروریات کے پیش نظر مطالعۂ رضویات کیلئے چند اہم موضوعات کا تعین (اگست ۲۰۰۶ء) ماہنامہ **معارف رضا** (ص: ۳۰۔۳۱)، جلد ۲۶، شمارہ ۸، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی (پاکستان)

۲۴۔ (i) تھیسس ریویو (۲۰۰۸ء)،
سالنامہ **معارف رضا** (ص: ۲۴۵۔۲۴۷)، جلد ۲۸، شمارہ ۱ تا ۳، ادارۂ تحقیقاتِ

Marfat.com

امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی (پاکستان)

(ii) تھیس ریویو (۲۰۰۸ء)، اعلیٰ حضرت کے تعلیمی افکار پر ایم۔ایڈ کے لیے لکھے گئے مقالہ پر ایک تبصرہ

سالنامہ **یادگار رضا** (ص:۱۵۱۔۱۵۴)، مجلّہ رضا اکیڈمی، ممبئی (بھارت)

۲۵۔ ریویو برائے ایم۔ایڈ تھیس بعنوان جدید ماہرینِ تعلیم اور احمد رضا حنفی کے تعلیمی نظریات کا تقابلی مطالعہ (جولائی/اگست ۲۰۰۸ء)

ماہنامہ **معارفِ رضا** (ص:۱۱۷۔۱۱۹)، ماہرِ رضویات نمبر، جلد نمبر:۲۸، شمارہ: ۷۔۸، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی

Marfat.com

مطالعۂ رضویات سے متعلقہ شائع شدہ انگلش آرٹیکلز

1. New Vistas of Research in the Realm of Rizviyyat: Some Current Topics. (2006). *Ma'arif-e-Raza, Vol. XXVI,* 126-128

2. Imam Ahmad Raza Khan's Relflections upon Education & its Relevence Today.(2007). *Ma'arif-e-Raza Vol. XXVII,* (70-79)

3. The Scope of Rizviyyat for National Curriculum (2008). *Ma'arif-e-Raza, Vol XXVIII-2008,* (4-6).

4. Thesis Review (2008). *Ma'arif-e-Raza, Vol. XXVIII,* (127-133).

Marfat.com

دیگر تعلیمی موضوعات پر شائع شدہ اردو مضامین و مقالات

۱۔ اقبال اور عشق رسول ﷺ، (جنوری ۱۹۸۹ء)

خبر و نظر (ص:۱۰) ماہنامہ گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ، شمارہ نمبر ۷۵

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (فروری ۱۹۸۹ء)

خبر و نظر (ص:۶) ماہنامہ گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ، شمارہ نمبر ۷۶

۳۔ ہماری اسلامی تہذیب اور ہم (دسمبر ۱۹۸۹ء)

خبر و نظر (ص:۱۴) ماہنامہ گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ، شمارہ نمبر ۸۳

۴۔ امت کے غمخوار نبی ﷺ (۹۱۔۱۹۹۲ء)

مہک (ص:۳۸۔۴۳) سالانہ ادبی مجلّہ گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

۵۔ نظریۂ پاکستان (۱۹۹۱۔۱۹۹۲ء)،

مہک (ص:۱۷۷۔۱۷۹) گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

Marfat.com

۶۔ محمد و احمد نام رکھنے کے فضائل (مئی،۱۹۹۳ء)

ماہنامہ **کنز الایمان** لاہور چھاؤنی (پاکستان) جلد نمبر ۳،شمارہ نمبر ۴،صفحہ نمبر ۱۱،۲۶

۷۔ موجودہ عورت کو تقدس چاہیے یا تشہیر (مئی ۱۹۹۲ء)

المکتب (ص:۱۳۔۱۶) ماہنامہ گوجرانوالہ،جلد نمبر ۱،شمارہ نمبر ۱۰

۸۔ انگریزی لازمی کی نصابی کتب میں حمد و نعت کی ضرورت و اہمیت

(i) (۲۶ جولائی ۱۹۹۹ء)

پاکستان روزنامہ تعلیمی ایڈیشن لاہور

(ii) (۱۹۹۹ء)

ماہنامہ **ضیائے حرم** (ص:۷۷۔۸۰) لاہور،جلد ۲۹،شمارہ نمبر ۱۲

(iii) (اکتوبر ۱۹۹۹ء)

ماہنامہ **افکار معلّم** (ص:۴۵۔۴۸) لاہور،جلد ۱۲،شمارہ ۱۰

(iv) (جون ۲۰۰۰ء)

ماہنامہ **لا نبی بعدی** (ص:۸) لاہور جلد ۱،شمارہ ۶

(v) (جنوری ۲۰۰۱ء)

تعلیمی زاویے سہ ماہی (ص:۱۷۔۲۳)،جلد نمبر ۱۱،شمارہ نمبر ۴، پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن،اسلام آباد

Marfat.com

۹۔ مقاصد تعلیم، (ستمبر۔اکتوبر ۱۹۹۹ء)

الجامعہ (ص: ۳۴۔۳۹) جلد نمبر ۱۵، شمارہ نمبر ۶، ماہنامہ جامعہ محمدی شریف جھنگ

۱۰۔ مسئلہ یہ ہے! گورنمنٹ ملازمین اور سرکاری سکول، (یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء)

خبریں روزنامہ لاہور

۱۱۔ تعلیم میں لادینیت اور بدمذہبیت کی مدافعتی تدابیر (جون ۲۰۰۰ء)

ماہنامہ **کنز الایمان** (ص: ۲۹۔۳۰۔۳۲) لاہور

۱۲۔ معیاری درسی کتب کی تیاری کیلئے تجاویز (اکتوبر ۲۰۰۰ء)

تعلیمی زاویے (ص: ۸۱۔۸۷)، جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۳، پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد

۱۳۔ تصورِ سزا کا تنقیدی جائزہ (نومبر ۲۰۰۰ء)

ماہنامہ **ضیائے حرم** (ص: ۳۵۔۴۴)، شمارہ ۲، جلد نمبر ۳۱، لاہور

۱۴۔ تربیتِ اولاد کا اسلامی نفسیاتی ماڈل

i- (اپریل ۲۰۰۱، محرم الحرام ۱۴۲۲ھ)

Marfat.com

ماہنامہ **دعوۃ** (ص:۲۶۔۳۶)، جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۱۱، دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی۔ اسلام آباد

ii- (اپریل تا جون ۲۰۰۳ء / ۱۴۲۴ھ)

معارفِ رضا (ص ۷۷۔۸۳)، ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی، جلد ۲۳، شمارہ ۲۳

۱۵۔ سربراہ ادارہ اور عملہ کے باہم تعلقات کا چارٹر، جولائی ۲۰۰۱ء،

تعلیمی زاویے (ص:۷۰۔۷۲) پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد جلد نمبر ۱۲، شمارہ ۲

۱۶۔ مولانا عبدالستار خان نیازی کی تاریخ ساز خدمات کی حکومتی سطح پر اشاعت کی ضرورت، (اکتوبر ۲۰۰۱ء)

ماہنامہ **ضیائے حرم** (ص:۸۳۔۸۶) جلد ۳۲ شمارہ ۱، لاہور

۱۷۔ انگریزی واوَل ساؤنڈز کا اردو میں صوتی و علامتی تقابل و توازن، (جنوری ۲۰۰۲ء) سہ ماہی **تعلیمی زاویے** (ص:۳۶۔۴۵)، جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۴، پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن، اسلام آباد

Marfat.com

۱۸۔ معلم کائنات، معلم اعظم۔ نبی مکرم ﷺ، (جون ۲۰۰۲ء)،

ماہنامہ **نوائے اساتذہ** (ص ۳۔۷)، جلد ۱۳، شمارہ ۵۔۶، لاہور، فیصل آباد

۱۹۔ عہدِ برطانیہ میں پنجاب کے مسلمانوں کی تعلیمی کوششیں (جولائی ۲۰۰۲ء)

تعلیمی زاویئے (ص ۲۴۔۳۸)، شمارہ نمبر ۲، جلد نمبر ۱۳، پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن، اسلام آباد

۲۰۔ عالمی سطح پر اسلامی ثقافت کی ترویج و اشاعت کیلئے انگریزی زبان کا کردار

(i) (دسمبر ۲۰۰۲ء)

ماہنامہ **ضیائے حرم** لاہور

(ii) (جنوری۔فروری ۲۰۰۳ء)

ماہنامہ **نوائے اساتذہ** (ص ۲۱۔۳۰) لاہور، جلد نمبر ۱۴، شمارہ نمبر ۱۔۲

(iii) (اپریل ۲۰۰۳ء/ ص ۱۴۲۴ھ)، (pp 30-32)

The Minaret Monthly International, Vol. 40, Issue 4

(حصہ اردو)

ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز، اسلامک سنٹر، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔

(iv) (۲۰۰۳ء)

علم کی روشنی (صفحات ۸۰۔۸۵) جلد نمبر ۵، شمارہ نمبر ۱، شعبہ تحقیق و جائزہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

Marfat.com

۲۱۔ تعلیم پہلی ترجیح مگر کیسے؟

(i) (۸ دسمبر ۲۰۰۳ء)

روزنامہ **نوائے وقت** لاہور (ایجوکیشن اینڈ ہیلتھ ایڈیشن)

(ii) (جولائی ۲۰۰۳ء)

تعلیمی زاویے سہ ماہی (ص: ۶۷۔۸۱)، جلد نمبر ۱۴، شمارہ نمبر ۲، پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن، اسلام آباد

۲۲۔ طلباء کے اخلاق و کردار کی تربیت کا جائزہ و پیمائش: تعلیمی نقطہ نظر سے نہایت اہم مگر امتحانی نقطہ نظر سے نظرانداز پہلو

(i) (قسط اول) ۲۱ مارچ ۲۰۰۵ء

تعلیمی ایڈیشن روزنامہ **انصاف** لاہور

(قسط دوم) ۲۸ مارچ ۲۰۰۵ء

تعلیمی ایڈیشن روزنامہ **انصاف** لاہور

(قسط سوم) ۴ اپریل ۲۰۰۵ء

تعلیمی ایڈیشن روزنامہ **انصاف** لاہور

(قسط چہارم) ۲۵ اپریل ۲۰۰۵ء

سپیشل ایڈیشن روزنامہ **انصاف** لاہور

(ii) (جنوری ۲۰۰۵ء)

تعلیمی زاویے سہ ماہی (ص: ۲۱۔۲۷)، جلد نمبر ۱۵، شمارہ نمبر ۴، پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن، لاہور

Marfat.com

(iii) (جون ۲۰۰۵ء)

ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، (ص:۶۱۔۷۲)، جلد نمبر ۳۵، شمارہ نمبر ۸

(iv) (۲۰۰۵ء)

علم کی روشنی (صفحات:۲۱۔۳۲)، جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۱

ششماہی جریدہ، شعبہ تحقیق وجائزہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

۲۳۔ اعلیٰ تعلیم کمیشن اور صوبائی تعلیمی اتھارٹیز کے مابین باقاعدہ رابطے کی ضرورت (دسمبر ۲۰۰۵ء)

روزنامہ علاقہ منڈی بہاؤالدین، ۲۲ر دسمبر ۲۰۰۵ء (صفحہ:۲،۳)

۲۴۔ استاد کے بہتر مقام کیلئے عملی اقدامات کی ضرورت (۲۰۰۶ء)

علم کی روشنی (صفحات:۵۱۔۵۶)، جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲،

ششماہی جریدہ شعبہ تحقیق وجائزہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

۲۵۔ ٹیچنگ کیریئر کا مقام اور معیار (جولائی ۲۰۰۶ء)

تعلیمی زاویے (۳۶۔۳۸)، جلد ۱۷، شمارہ ۲، پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن، اسلام آباد

Marfat.com

دیگر تعلیمی موضوعات پر شائع شدہ انگلش آرٹیکلز

1. Our Great Leader Quaid-e-Azam (1991). *Fragrance* Golden Jubilee Number Magazine, pp. 42-44, Govt. College Gujranwala.

2. The First Caliph of Islam (1991-92). *Pot Pourri*, p. 4, The Magazine of Postgraduate English Deptt. G.C. Gujranwala.

3. The Poetry of English Text Books Lacking Na'at (1997-98). *The Teacher*, pp. 22-25, Journal of Govt. College of Education Faisalabad.

4. Reporting about two-days Educational Conference held at Government College of Education Hall Faisalabad (1998). *The Teacher*, PP. 106-112, Journal of Govt. College of Education, Faislabad.

5. Worthy class Teachers Pieces of Advice and Suggestions. (1998). *The Teacher*, P. 113, Journal of Govt. College of Education, Faisalabad.

6. Effective Teaching Strategies and the Design of Instruction (2001). *Journal of Elementary Education*, pp. 88-99, *Vol. 11*, No. 1-2, Department of Elementary Education. Institute of Education and Research. University of the Punjab. Lahore (Pakistan).

7. Research on Teacher Education in Developed and Developing Countries: Status. Classification and Problems (2002). *Journal of*

Marfat.com

Elementary Education, pp. 86-106, *Vol. 12*, No. 1-2, Institute of Education and Research, University of the Punjab, Lahore (Pakistan).

8. Non-Participant Observation as a Research Technique: Design Options and Preferable Concerns (2003). *Journal of Education and Research*. pp. 59-72. *Vol. 6*. No. 1. Institute of Education and Research, Faculty of Education. University of Peshawer (Pakistan).

9. The Case-Study of Government Muslim Model High School, Lahore (2004). *Pakistan Journal of Education*. pp. 189-209, *Vol. XXI*, Issue-I, Allama Iqbal University, Islamabad (Pakistan).

10. CRER Model for Teacher Motivation and Morale in Pakistan. (2005). *Pakistan Journal of Education*. *Vol. XXII*, Issue-II, PP. 51-72, Allama Iqbal Open University Islamabad.

11. The Case for Teacher as a Researcher: Barrier and Benefits (2006). *The Islamic Culture*, *Vol. VIII*, pp. 52-69. Research Journal of Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi.

Marfat.com

مطبوعہ انگریزی نظموں کی فہرست

1. Lest We Should Forget (1991-92, p. 17). *Fragrance*, Journal of Govt. College, Gujranwala.

2. Prayer (April 1992. p. 2). Monthly *Al-Maktab*, Gujranwal, Vol.1, No.9

3. Break Idols of Colour and Race (April 1992, p. 30). Monthly *Al-Maktab*, Gujranwala, Vol. 1, No. 9

4. May My Resort Be Madina (1992). Monthly *Al-Maktab*, Gujranwala, Vol. 1, No. 10, P. 34

5. My Resort Be Madina (June, 1992). Monthly *Kanz-ul-Iman*. Lahore Cantt (Pakistan). Vol. 2, No. 3, p.2.

6. Owing to the Holy Na'at, Present Place I have Got (March. 1992). Monthly *Kanz-ul-Iman*. Lahore Cantt. Pakistan. Vol. 2. No. 1 (p.1).

7. My Most beloved Prophet. You Hear (Sep-Oct. 1992). Monthly *Al-Maktab*, Vol. 2. No. 2-3. P. 4. Gujranwala.

8. Darood-o-Salam (January. 1993). Monthly *Kanz-ul-Iman*. Lahore Cantt (Pakistan). Vol. 2, No. II. pp. 1-2.

9. Beloved Prophet's Love Sallallah-o-Alaih-i-Wasallam (May, 1993). Monthly *Kanz-ul-Iman*. Lahore Cantt (Pakistan). Vol. 3. No 4. p.1

Marfat.com

10. The Powerful Beacon of God's Light (July, 1994). Monthly *Kanz-ul-Iman*. Lahore Cantt (Pakistan). Vol. 5. No. 4, p.6.

11. Holy Na'at (Jun, 1994, P.05). Monthly *Zia-i-Haram*. Lahore. Vol. 24. No. 9

12. Prayer (June, 1994, P.16). Monthly *Zia-i-Haram*. Lahore. Vol.24, No.9

13. Your Bounty Showers Upon Everyone (May-June 1994, P.17). *The Message International*, Vol. XV, No. 159-160. World Islamic Mission Pakistan (Trust) Karachi-Pakistan.

14. The Beloved Messenger of His Creator (May-June 1994, pp.17, 18). *The Message International*. Vol. XV, No. 159-160. World Islamic Mission Pakistan (Trust) Karachi-Pakistan.

15. The Beloved Prophet's Love (Sallallah-o-Alaih-i-Wasallum) (Aug 1994, p.15). Monthly *Zia-i-Haram*. Lahore. Vol. 24, No.11.

16. Milad-un-Nabi (Sallallah-o-Alaih-i-Wasallum) (Aug 1994, P.16) Monthly *Zia-i-Haram*. Lahore, Vol. 24. No. 11.

17. Hymn (Hamd-i-Pak). (September 1995, p. 5). Monthly *Nawa-i-Asatizah*. Lahore. Vol. 7. No. 1.

18. Holy Na'at (Sep. 1995, P. 5). Monthly *Nawa-i-Asalizah*, Vol.7, No. 1. Lahore.

19. Prayer (May - June 1996, p. 20). Monthly *Nawa-i-Asatizah*. Lahore

Marfat.com

20. In Respect of worthy Heads of Institutions (February, 1997). Monthly *Knowledge Inn*, Vol. 1, No. 12, P. 36, Faisalabad.

21. Allah is One (1997, p. 6). *Ta'limee Gazzette*, Board of Intermediate and Secondary Education, Gujranwala.

22. The Only Man (Sallallah-o-Alaih-i-Wasallum) (1997, pp. 7-8). *Ta'limee Gazzette*, Board of Intermediate and Secondary Education, Gujranwala.

23. Glorify The Name of Your Sustainer (1997-98, p. 5). *The Teacher,* Journal of Govt. College of Education, Faisalabad.

24. The Beloved Prophet's Birth (Sallallah-o-Alaih-i-Wasallum) (1997-98, p.6). *The Teacher,* Journal of Govt. College of Education, Faisalabad.

25. Upon The Auspicious Occasion of Eid Milan Party (1997-98, pp.104-105), *The Teacher,* Journal of Govt. College of Education, Faisalabad.

26. A Weeping Child. Monthly *Kanz-ul-Iman,* Lahore Cantt.

27. Upon Terrorism. Monthly Kanz-ul-Iman, Lahore Cantt.

28. The King of Na'at Kingdom (1999, p.5). *Ma'arif-i-Raza*, International Edition, Idara Tehqeeqat-e-Imam Ahamed Raze, Karachi.

29. Salaam (June 2000, pp. 1-2). Monthly *Kanz-ul-Iman*. Lahore Cantt.

Marfat.com

30. The True Redeemer (June 2000, pp.2-3). Monthly *Kanz-ul-Iman*, Lahore Cantt.

31. The Fragrant Breath of Breeze (June 2000. pp.2-3). Monthly *Kanz-ul-Iman*. Lahore Cantt.

32. Salutation to The Ummah's Emancipator (Dec. 2000: p.39). *Voice of Rights, 1st English Cultural Periodical, Vol. 3*. Issue 4. Musawat Publications, Lahore (Pakistan).

33. The Unequalled Beloved (Sallallah-o-Alaih-i-Wasallam) (November, 2000: pp. 42-43). Monthly *Al-Jamiah*. Jamia Muhammadi Sharif, Jhang. Vol. 52, No. 8.

33. The Unequalled Beloved (Peace Be Upon Him). (December, 2001, pp. 6-7). *Gujranwala Board Educational Gazzette*, Vol. 3. No. 3, Board of Intermediate & Secondary Education, Gujranwala.

34. Imam Ahmad Raza in Politics. (2001). *Mujalla Imam Ahmad Raza Conference 2001* (P. 04). Imam Ahmad Raza International Research Institute, Karachi (Pakistan).

35. Royal Way to Bliss and Blessedness (October. 2002: p. 47). *Voice of Rights, 1st English Cultural Periodical, Vol.3*, Issue No. 2. Musawat Publications, Lahore. (Pakistan).

36. Royal Way to Bliss and Blessedness (2002). Mujallah *Imam Ahmad Raza Conference* (P.72). Imam Ahmad Raza International Research Institute, Karachi (Pakistan).

Marfat.com

37. Teacher (October, 2002: p. 47). *Voice of Rights. 1st English Cultural Periodical. Vol.3.* Issue No. 2. Musawat Publications Lahore (Pakistan)

38. At A Glance (October, 2002: p. 45). *Voice of Rights. 1st English Cultural Periodical. Vol. 3.* Issue No. 2. Musawat Publication, Lahore (Pakistan).

39. Grand Occasion of IER Welcome Party (2002-2003: p. 74). *Taleem-o-Tehqeeq*, Annual Magazine of Institute of Education and Research, University of the Punjab, Lahore.

40. Hazrat Imam Hussain (May Allah Almighty be Pleased with Him) (2007). *Image*, p. 39, Annual Magazine of Institute of Communication Studies, University of the Punjab, Lahore.

41. Mustafai School Anthem (April, 2008). *The Islamic Times.* Vol. 23, No. 06 (Rabi-ul-Awwal/ Rabi-us-Thani, 1429 A.H).
P. 28, Journal of Raza Academy, 138 Northgate Road, Stockport, England.

42. God's Geandneur (November, 2008). *The Islamic Times.* Vol.24, No. 1, P. 28, Journal of Raza Academy. Stockport. England.

Marfat.com

بطور شریک مُصنّف شائع شدہ اُردو/انگلش آرٹیکلز

۱۔ قرآنِ حکیم اور تدریسی اختراعات،(اپریل ۲۰۰۲ء)
تعلیمی زاویے (ص ۶۷۔۷۲)، پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن، اسلام آباد، جلد نمبر ۱۳، شمارہ نمبر ۱

[Joint Authorship with Asstt. Prof. Muhammad Arshad Bandhesha]

2. The Need of Na'at in the Poetry Section of English Text Books (1996: 175-180). *Journal of Elementary Education, Vol. 1,* No. 6, Institute of Education and Research, University of the Punjab, Lahore (Pakistan).
[Joint Authorship with Asstt. Prof. Muhammad Arshad Bandhesha]

3. Organizational Tasks of Educational Administration (1998: 108-115). *Journal of Elementary Education, Vol. 8,* No.1-2, Department of Elementary Education, Institute of Education and Research. University of the Punjab, Lahore (Pakistan).
[Joint Authorship with Asstt. Prof. Muhammad Arshad Bandhesha]

4. (i) Individuals' Preferences and Responsibilities Towards Society: Sayed Ali Hujweri's View - An Important Aspect of Educational Philosophy (2003: pp. 25-35) *Mujallah Ma'arif-e-Aulia (Quarterly) Vol.1*, No.3, June 2003/ Rabi'-us-Sani 1424 A.H., Markaz Ma'arif-i-Aulia. Darbar Hazrat Data Gunj Bukhsh, Auqaf Department Punjab, Lahore (Pakistan).
(ii) Individuals' Preferences and Responsibilities Towards the Society: Sayyed Ali Hujweri's View - An Important Issue of

Marfat.com

Educational Philosophy (July, 2003: 27-40). *Journal of Research (Humanities), Vol. XXXVIII*, No. 2, University of the Punjab, Lahore (Pakistan).
[Joint-Authorship with Dr. Mahr Muhammad Saeed Akhtar]

5. The Concept of Ultimate Reality: Sayyed Ali Hujweri's (Rehmat Ullah Alaih)'s View - An Important Question of Philosophy. (2006). *Journal of the Research Society of Pakistan, Vol. XXXXII*, No. 2, pp. 23-42. (Joint authorship with Dr. Mahr Muhammad Saeed Akhtar)

6. Integration of Vernacular Culture and Religion into the Foreign Language Curriculum of Compulsory English: Possibilities and Prospects in the Local and Global Scenario. (2006). *The Islamic Culture, Vol. IX*, pp. 71-111. Research Journal of Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi.
[Joint Authorship with Dr. Muhammad Saeed Shahid]

7. Building Learners Language and Character through Poetry Lesson in EFL Classroom. (2006). *Journal of Research in Education, Vol. I*, No. 1, pp.49-74. Journal of the Faculty of Education, University of the Punjab, Lahore (Pakistan).
[Joint Authorship with Dr. Muhammad Saeed Shahid]

8. Organizational Conflict: Reasons, Resolution and Implications for the Educational Organizations. (2006). *Journal of Research in Education, Vol. I*, No. 2, pp. 7-34. Journal of the Faculty of Education, University of the Punjab, Lahore (Pakistan).
[Joint Authorship with Dr. Nayyar Raza Zaidi]

Marfat.com

9. Belief in the Concept of God's Oneness: Significance and Significant spread through Tasawwuf (2006). *Journal of Elementary Education*, Vol. 16, No. 1, PP. 17-30, Department of Elementary Education, Institute of Education and Research, University of the Punjab, Qauid-i-Azam, Campus, Lahore (Pakistan).
[Joint Authorship with Dr. Muhammad Saeed Shahid]

10. Assessment of the Readbility of Poetry included into Compulsory English Curriculum Grade Six to Ten (2007). *Journal of Elementary Education*, Vol. 17, No. 1, PP. 37-58, Department of Elementary Education, Institute of Education and Research, University of the Punjab, Qauid-i-Azam, Campus, Lahore (Pakistan).
[Joint Authorship with Dr. Muhammad Saeed Shahid]

11. Role of Parents in supporting Early childhood Department Programme (2007). *Journal of Elementary Education, Vol. 17*. No. 2, PP. 27-38. Department of Elementary Education, Institute of Education and Research, University of the Punjab, Qauid-i-Azam, Campus, Lahore (Pakistan).
[Joint Authorship with Dr. Muhammad Saeed Shahid]

Marfat.com

تحقیقی مقالات برائے جزوی تکمیل شرائط سند (غیر مطبوعہ)

1. Na'at: Need and Scope in English Curriculum in Pakistan. (1999). M.Ed thesis, Govt. College of Education. Faisalabad.

2. Development of Hamd and Na'at material for English class I to X: A Case study. (2003). Unpublished Master's thesis. Allama Iqbal Open Univeristy Islamabad: Department of English and Applied Linguistics.

مطبوعہ کتب

1. MY TENSES. (1997). Ghausia Book Depot Bhea Hassan (M. B. Din) Punjab (Pakistan).

2. NA'AT: Need and Scope in English Curriculum (1999).Islamabad: National Book Foundation (Pakistan).
[Book Review Published in Pakistan Journal of Education. Vol XXI, Issue- I, PP. 211-212]

Marfat.com

نمایاں اعزازات و اسنادِ فضیلت

1. Merit Certificate (1987) awarded by the Principal. Govt. Zamindara College Gujrat for standing First in District level Inter Collegiate Speech Contest held upon the Advice of Directorate of Education (Colleges) Gujranwala Division Gujranwala in connection with Iqbal Day Celebration.

2. Merit Certificate awarded by the Director of Education (Colleges) Gujranwala Division Gujranwala for Standing Second in Divisional Inter Collegiate Essay Writing Contest on 06-08-1988.

3. Merit Certificate awarded by the Controller of Examination, University of the Punjab for standing THIRD in aggregate order of merit in the B.A. First Annual Examination 1987, amongst boys candidates.

4. Roll of Honour awarded by the Principal Govt. College of Education Faisalabad for standing FIRST in M.Ed. (Secondary) Examination 1998 with the credit of A+ grade.

5. National Best Teacher Award 2000 awarded by Chairman Better Pakistan Foundation/Ex Deputy Chairman Planning Commission Pakistan for distinguished performance in the area of teaching and administration.

6. Certificate of Commendation awarded by the Govt. of Pakistan, Ministry of Education. National Book Foundation. Islamabad in recognition of academic contribution producing outstanding and creative work entitled "SOURCE OF LIGHT"

Marfat.com

under the project "Promotion of Children Literature" (1999-2000).

7. Certificate of Commendation awarded by the Govt. of Pakistan, Ministry of Education, National Book Foundation, Islamabad in recognition of academic contribution producing creative work entitled "ISLAMIC RHYMES" under the project "Promotion of Children Literature"(1999-2000).

8. Certificate of Appreciation (2001) awarded by the Chairman, Punjab Text Book Board, Lahore for suggestions to up-date and standardize the current text-books of school curriculum.

9. Certificate of Merit (2003): Awarded by the Chairman Department of Staff Development, University of Education, Lahore for standing First in two week training of Heads of Secondary & Higher Secondary Schools.

10. Appreciation of Good Results (2006): Awarded by Executive District Officer Education M.B.DIN upon 100% pass result in SSC Exam 2006.

11. Certificate of Appreciation (2008): Issued by Executive District Officer M.B.DIN upon showing 100% pass result in SSC Exam 2008.

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com